

دری برکت اللہ ہے اللہ سب سے بہتر مہربان والا ہے اے اس میں برکت ہے کہ یہ نقصان دہ پتہ خجلے

مُسْلِمَانُوا!

حق و باطل کو پہچانو

اہلسنت پر اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتاب

سُنی ریاضی

تأليف:

انیس احمد نورمی

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ دکنویہ یارکٹ سیکٹر

By Anis Ahmed Noori

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

نوری تحفہ

اہلسنت پر اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتاب

مسلمانو!

حق باطل کو پہچانو

تالیف
انیس احمد نوری

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سیکٹر

By Anis Ahmed Noori

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: _____ سُنی بیاض نوری تحفہ
 تصنیف: _____ انیس احمد نوری سکھر مراد آباد حسنی پوری
 بقیض روحانی: _____ مفتی اعظم عالم اسلام آل حمن مصطفیٰ مناخان
 کاتب: _____ محمد عرف نور محمد نور مسلم سکھر
 حسن ترغیب: _____ انیس احمد نوری
 ناشر: _____ مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر
 یوسف عمر پٹنڈا

بی / 12 - اندرون بھائی گیت لالہ
 نوٹ: ہر قسم کی غلطی کی نشاندہی مکتبہ کے پتہ پر ارسال فرمائیے شکریہ
 بے وجہ تو نہیں ہیں چین کی تباہیاں
 کچھ باغباں ہیں برق و سر سے ملے ہوئے
 تری زد میں اگر ظالم کی گردن آئیں سکتی
 قلم کی بجلیوں سے چھونکے اُسکے نشیمن کو
 اسکول کالج اور جلسوں میں کتاب تقسیم کنندہ کو مکتبہ مذکور خصوصی عایت گاہ

محمد بن ابي نصر علي بن ابي بكر الكرمي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو قابل تھے دارورسن کے ہاتھ میں ان کے دارورسن ہے (قیامت کی نشانی)

جو گستاخان رسول ۱۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم کو نہڑی نہڑی گالیوں پر عقیدہ رکھنے کے جرم پر پھانسی اور پھانسی کے تختہ کے قابل ہیں۔ ہر شہر تحصیل دیہات۔ گلی کوچے بازار حتیٰ کہ نس اور ریل کے سفر تک میں وہ اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کی غرض سے سیدھے سادے سُنیوں پر سوالات کی باتیں برساتے ہیں۔ کوئی اذان سے قبل دُرود کو اضافہ بتاتا ہے۔ تو کوئی درودِ ابراہیمی کی فرمائش۔ کوئی یا والدُ درودِ سلام صرف مدینہ میں پڑھنے کو کہتا ہے تو کوئی یانہ پیکار نے سے روکتا ہے کوئی غیر اللہ کو پیکار نے کو شرک کہتا ہے تو کوئی مُردہ کو پیکار نہا شرک بتاتا ہے۔ کوئی مدد لینے کو شرک الایٹل ہے تو کوئی مُردہ سے مدد کو شرک بتاتا ہے۔ کوئی بیٹا بیٹی مانگنا شرک کہتا ہے تو کوئی حصّہ پور علیہ السلام کو حاضر ناظر کہنے پر شرک اُگلتا ہے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کی غلطی سے بھی علمِ غیب کے انکاری کا ڈھول پیٹتا ہے۔ تو کوئی نور کی ضد بجائے ظلمتِ اندھیرے کے بشرطِ اہر کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور سُنیوں کو اختلافی مسائل پر عام فہم اور آسان زبان میں مختصر جواب پر مشتمل کتب کی نایابی۔

دوسری وجہ اہلسنت کی مساجد پر نہ صرف قبضہ بلکہ گرفتار کر کے سٹیوں کا استحصال اوقاف اہلسنت کا نگر حکمران وہابی۔ اسکول کالج یونیورسٹیوں کے سٹی !

طلباء پر بد مذہبوں کی بلیغار۔ گستاخانہ رسول وہابی دہلوی ہندی اشتعال انگیز لٹریچر کی نہ صرف بھرمار بلکہ عید میلاد النبی تک کے پروگراموں پر بھی ٹیلی ویژن پر سٹیوں کو محروم اور ہر قسم کے ذرائع ابلاغ سے سٹیوں کا استحصال۔ اہلسنت کا ہر ہر طرح سے سیاسی استحصال نہ صرف اندون ملک بلکہ عالمی پیمانے پر امریکہ برطانیہ کا سعودیہ کے ذریعہ علی الاعلان اور زمین دوز اہلسنت کے استحصال کی سازشوں میں تیزی۔ افغانستان کی طرح پاکستان کو بھی امریکی وہابی کانگریسی اسٹیٹ بنانے کی جدوجہد۔ اور اہلسنت کا تماشانی بن کر دیکھنا اِنَّا لِلّٰہِ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ سٹیوں کی مشکل کشائی فرمائے اور مزید مسئلہ اہلسنت کی غ

عطا کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب کے دشمنوں کو اپنے دشمن سے بدتر جہان میں آئیں بجاہد سید المرسلین

أنس، أبو كلاب

نوری تحفہ فہرست مضامین قبل اذان و درود شریف

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴	قبل بھی درود۔	۲	کوائف۔
	اذان سے قبل دعا، اور اذان کے بعد درود پر	۳	وجہ تصنیف
۱۴	مشکوٰۃ شریف، البدوٰۃ شریف کی دو عبارات	۴	فہرست مضامین قبل اذان و درود شریف۔
۱۵	سورہ احزاب کی آیت سے درود پر ۲۲ نکات	۱۳	انتساب
۱۷	ہر اچھے کام سے قبل درود پڑھنا مستحب ہے۔	۱۳	کیا درود شریف قبل اذان اضافہ ہے۔
۱۸	مولوی عبدالرزاق کی تحریر۔	۱۳	رکوع آیات کے اقل اَعُوْذِ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ۔
۱۸	بدعتِ قبیحہ۔	۱۳	رکوع آیات کے آخر صَلَّی اللّٰهُ الْعَظِیْمُ۔
	خلفائے راشدین کے بعد کی ایجادات کا۔		رکوع آیات کے اقل آخر اَعُوْذِ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ
۱۸	استعمال کیا بدعتِ قبیحہ ہے۔		اور صدق اللہ اگر اضافہ نہیں۔ تو پھر۔
۱۸	دین میں نئی بات اگر بدعتِ قبیحہ۔	۱۳	درود بھی اضافہ نہیں۔
	دینی پکی مساجد دینی مدارس، دینی کورس اور		درود شریف کی طرز۔ لہجہ۔ آواز۔ اذان سے
۱۹	لے کر پڑھانے کی ماہواری اُجرت وغیرہ ہے۔	۱۳	مختلف اور۔ فاصلہ بھی۔
	اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَ كُمْ كُمْ کے بعد بھی ہزاروں		آیت اور صدق اللہ ایک سانس میں اضافہ
۱۹	نئے افعال پر عمل کیا بدعتِ قبیحہ ہے۔		نہیں۔ تو درود شریف باوجود مختلف قسم
۱۹	بدعتِ سیئہ، نظم۔	۱۴	کی علامات کے کیوں اضافہ ہے۔
	جو کام حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے	۱۴	درود شریف۔ بسم اللہ کا ایک حکم
۲۰	کئے کیا صرف وہی جائز ہے۔		جس کی بسم اللہ کے وظیفہ سے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹	حضرت بلالؓ کے پیچاس درودوں سے	۲۹	حضرت بلالؓ کی دیگر صحابہ نے آج کی
۳۰	چند درود	۳۰	ایجادات کیا استعمال کیں۔ ۱۔
۳۱	علیہ السلام اور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود میں۔	۳۱	حضرت بلالؓ نے کیا ماہانہ تنخواہ لی۔ ۱۔
۳۱	درود کی چڑکیوں ڈالی۔ ۱۔	۳۱	ماتھے پر قنٹھے تک، گاکو کشتی بند کردو کانگریس
۳۱	حضرت علیؓ رحمہ اللہ تعالیٰ وجہ کا قول۔	۳۱	وغیرہ تحریکیں کیا حضرت بلالؓ نے چلائیں ۱۔
۳۲	بلند آواز سے درود پڑھنے پر دلائل۔	۳۲	کیا تمام گستاخان رسول کو شرک و بدعت کی
۳۳	شریعت کے چار اصول درود پر اجماع اُمت۔	۳۳	اجازت ہے۔ ۱۔
۳۴	بلند آواز سے درود پڑھنے پر حدیث پاک۔	۳۴	چار احادیث سے۔ قبل اذان درود کا
۳۴	بلند آواز سے درود پڑھنا نفاق کو مٹاتا ہے۔	۳۴	جواز اور عظیم بشارتیں۔
۳۵	اشرف علی تھانوی نے یا رسول اللہ والا درود پڑھا	۳۵	اہم نکات۔
۳۵	حضرت علیہ السلام کا ذکر بلند کرنے پر قرآنی دلیل۔	۳۵	اِکبار درود پر حدیث یا دلیل چاہیے۔
۳۶	جہی حالت میں درود سُننا عیب نہیں۔	۳۶	حدیث دوم میں حاجت روائی پر بشارت
۳۶	اگر عیب ہے تو پھر اذان قرأت سُننا بھی منع۔	۳۶	پانچ اہم نکات۔
۳۶	اہم مسائل۔	۳۶	اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت۔ فرشتوں کی
۳۷	یا رسول اللہ کے گھر میں اللہ کا نام بے ادبی نہیں	۳۷	طرف سے استغفار۔ انسانوں کی طرف سے
۳۷	در نہ کلمہ طیبہ وغیرہ میں بھی بے ادبی۔	۳۷	دُعا کو درود کہتے ہیں۔
۳۸	معتزضین کے ناموں کے گھر میں عبد اللہ تعالیٰ اللہ	۳۸	صلوٰۃ کے معنی درود۔ نماز۔ دُعا۔
۳۸	سُنی رسول کو خدائے نہیں بلاتے بلکہ، اذان،	۳۸	حاشیہ ایک اور اعتراض کا جواب۔
۳۸	اقامت کلمہ وغیرہ میں رسول کو خدائے اسلام	۳۸	معتزضین اذان سے قبل درود براہمی ہی
۳۸	نے ملایا۔	۳۸	پڑھیں۔
۳۹	خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ	۳۹	اذان سے قبل سلام بھی نماز والا ہی پڑھیں
۳۹	میں کس نے ملایا ۱۔	۳۹	مروجہ درود سلام پڑھنے کی وجہ۔
۳۹	رسول اللہ کا کام ہی خدائے بلانا ہے۔	۳۹	شہنشاہ گستاخ رسول کون ۱۔ کا جواب۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۷	(سلامتی ہو تم پر) کیوں لکھتے ہو؟۔	۳۹	معراج میں خدائے کیا سُنَّیوں نے بلایا؟۔
۳۷	جس دُرودِ سلام کے قاصد فرشتے ہوں پھر	۴۰	اللہ کا اپنے محبوب کو علم غیب فرمانا آیات۔
۴۷	وہ ناجائز کیوں؟۔	۴۱	مسلمان کا مقصد عبادت قربِ خدا ہے۔
۴۸	جن احادیث میں یَا رَسُولَ اللہ ہے کیا	۴۱	اگر تم خدائے بلاتے ہیں تو تم خدائے دور کرتے ہو؟
۴۸	وہ احادیث بھی صرف مدینے میں ہی پڑھیں؟	۴۱	گستاخانِ رسول کی غیر اسلامی تحریکیں۔
۴۸	تم نے روضہ انور کی حاضری کی تیت سے	۴۲	رسول کو خدائے بڑھلنے کا الزام۔ اور
۴۸	بھی سفرِ شریک لکھ دیا۔	۴۲	امام اہلسنت کا جواب۔
۴۸	تراجم میں خیانت۔	۴۲	دیرینہ بند یوں نے قل کے ترجمہ میں بڑھایا۔
۴۹	کتب احادیث سے یَا رَسُولَ اللہ کس طرح	۴۳	یَا رَسُولَ اللہ سے مخاطب۔
۴۹	غائب کرو گے؟۔	۴۳	جہاد کے دوران حضرت خالد بن ولید نے
۵۰	یَا اَيُّهَا النَّبِیُّ، یَا ذَاوُدُّ، وغیرہ سے یا قرآن	۴۳	یَا مُحَمَّدًا کا نعرہ لگایا۔
۵۰	پاک سے کس طرح غائب کرو گے؟۔	۴۳	یا کے مخالف اذان سے قبل بغیر یا واللہی
۵۱	حاضر و ناظر	۴۳	دُرود پڑھ لیں۔
۵۱	حضور کو حضور بھی کہیں اور حاضر بنانے کو شریک لیں	۴۳	نمازیں السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ۔
۵۱	حضور کے معنی کی مثالیں۔	۴۳	جو چیز نمازیں جائزہ نماز کے باہر بھی جائز
۵۱	یَا رَسُولَ اللہ کہنے پر قتل	۴۵	ہوا، غم، ترس نمازیں کھا سکتے ہیں۔
۵۲	حاضر ناظر کی جگہ دلیل البصیرہ موجود کیوں؟	۴۵	تم نماز والا دُرودِ سلام اذان سے قبل پڑھ لو۔
۵۲	قرآن وحدیث اسماء الحسنی میں اللہ تعالیٰ کے	۴۵	گناہوں کے سبب اگر تم دُور ہیں، مگر
۵۲	لئے حاضر ناظر کیوں نہیں؟۔	۴۵	آقا دُور تو ہم سے قریب ہیں۔
۵۲	وہابیہ کے مُنہ بولے شریک فی الصفات۔	۴۶	قلبِ مؤمن مصطفیٰ آباد ہے۔
۵۲	جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں وہ وہابیوں کے	۴۶	دُور والوں کو صرف مدینہ میں سلام پڑھنے کو
۵۳	لئے کیا شریک؟۔	۴۶	کہنا غلط ہے۔
۵۳	مُغالطے کا ازالہ۔	۴۶	دُور ہوتے ہوئے خط وغیرہ میں السَّلَامُ عَلَیْکُم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۳	رزاق، خالق اللہ تعالیٰ، پھر رازقین اور خالقین جمع کیوں ہا۔	۵۳	کیا سمیع بصیر کبیر کوئی وہابی نہیں ہا۔
۶۴	عقیدہ اہلسنت۔	۵۴	خبر یعنی جاننے والا کوئی وہابی نہیں سب جاہل ہا۔
۶۵	عبادت نفلی۔	۵۴	کیا کوئی وہابی عزیز علم والا حلیم نہیں ہا۔
۶۵	عبادت شیطانی۔	۵۴	قرآن میں حضور کو رؤف رحیم کیا شرک فی الصفات ہا۔
۶۶	عبادت رحمانی۔	۵۵	کیا وہابی حکیموں کو حکیم کہنا بھی شرک ہا۔
۶۶	وہابیہ کا کلمہ طیبہ میں صرف حرف لام پر ایمان۔	۵۵	عرش کو، حضور کے مخلوق کو عظیم کہنا کیا شرک ہا۔
۶۷	مردہ کی نماز جنازہ پڑھنے والے وہابی کیا شرک ہا۔	۵۶	شہید نام اللہ کا، خلیج میں اتحادیوں شہید کہنا کیا شرک فی الصفات ہا۔
۶۸	کیا وہابی دیوبندی ہی اعمال کر کے مشرک ہا۔	۵۷	اللہ کا اسم شاہد۔ وہابیوں کو شاہد کہنا کیا شرک ہا۔
۷۰	قبر پر تختے چٹائی نمی چڑھانا بھی کیا شرک ہا۔	۵۷	قوی ولی اللہ کے اسم کیا غیر اللہ کو کہنا شرک ہا۔
۷۰	نام اور شکل کُشائی۔ نظم	۵۷	اسلامی اور شیطانی توحید میں فرق۔
۷۱	حاجت روانی۔ نظم	۵۷	مخلوق میں امر کیے سوا کو ولی کہنا کیا شرک ہا۔
۷۱	قبر پر چڑھانا۔ نظم	۵۸	وکیل اللہ، کیا وہابیوں کو وکیل کہنا شرک ہا۔
۷۱	نذر منت۔ اور عذاب الہی۔ نظم	۵۸	حق اللہ۔ کیا سب وہابی مردہ ہا۔
۷۲	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَظَلَمُوا عَظِيمًا وہابیہ کے شرک اور اشعار کی مختصر شرح۔	۵۹	نافع نام اللہ کا۔ وہابیوں کے عمل کو نافع کہنا کیا شرک ہا۔
۷۳	ہندوانہ نام۔ تھانوی جی۔ گنگوہی جی۔	۵۹	اللہ کے سوا کیا کسی کو غنی کہنا شرک ہا۔
۷۳	جی سے محبت شریف سے چڑ۔	۶۰	غنی پر مفید مضمون۔
۷۳	ضیاء الحق اور شرک اکبر۔	۶۱	مؤمن پر ایم اور مفید مضمون۔
۷۴	شرعی عدالت۔ کیا شرک کا حکم ہا۔	۶۲	ہادی وہابی اللہ۔ وہابیوں میں کوئی ہادی باقی نہیں ہا۔
۷۵	ضیاء الحق کی نماز جنازہ دیکھنے سے مغفرت!	۶۲	محبت اللہ کی صفت پھر حج موت کی سزا کیوں ہا۔
۷۵	امیر فیصل نجدی نے سماء دھڑ پھول چڑھائے		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۰	دہابیہ کا اصول جو نظر نہ آئے اس کے وجود کا ہی انکار۔	۷۶	فہد بن سعود نجدی نے قبر پر پھول چڑھائے
۹۱	نماز میں حضور علیہ السلام کو امام بنانا۔	۷۶	شاہ ابن سعود نجدی نے لوگ ناج دیکھا۔
۹۲	ما فوق الاسباب معجزات شریک نہیں۔	۷۷	نبوی تبرکات اور نجدی برتناؤ۔
۹۲	اسباب کے تحت کرشمے مداری بھی دکھاتے ہیں۔	۷۸	پانی بجلی وغیرہ کا کنٹرول نجد میں تاکہ لغات کو کچلا جاسکے۔
۹۳	تعجب کی بات بغیر اسباب کے فعل پر کفار و مشرکین تو اسلام قبول کریں اور وہابی شریک نہیں۔	۷۸	نجدی قذاقوں کے کھنڈرات بطور تبرک۔
۹۳	ایمان افروز اصول۔	۷۹	حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور خارجی۔
۹۵	گستاخانِ رسول کے چند من گھڑت شریک۔	۷۹	فلسطین میں اسرائیل آباد کریں بعد العزیز نجدی کی تحریری اجازت کا عکس۔
۹۵	شرک کے مادے صرف دو ہیں۔	۸۰	اسماء الحسنیٰ میں حاضر و ناظر نہ ہونے کی وجہ۔
۹۵	غیر اللہ کو پکارنا۔	۸۱	حاضر و ناظر کس کی صفت ہو سکتی ہے؟
۹۵	امداد مانگنا۔	۸۲	منظر کسے کہتے ہیں؟
۹۶	مددگار۔	۸۲	شرک کب ہو گا؟
۹۷	روزِ محشر امر کی نواز کام نہ آئے گا۔	۸۳	صفتِ حاضر پر دہابیہ کی رو بند یہ سوال۔
۹۷	غیر اللہ سے مانگنا۔	۸۳	اگر حاضر صفت اللہ کی ہو تب نماز جنازہ میں حاضر کے لئے دعا کیوں؟
۹۸	ایسا بھی کوئی ہے جس نے نہ مانگا ہو؟	۸۴	دہابیہ کا عقیدہ خدا کے لئے جھوٹ ممکن۔
۹۹	جو چیز جس کے پاس نہ ہو یا دینے کا اختیار نہ رکھتا ہو اس سے مانگنا شرک نہیں۔	۸۵	شاہد اور حاضر و ناظر۔
۱۰۰	مرد سے مانگنا۔	۸۶	اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی بغیر دیکھے گواہی حضور علیہ السلام کے مشاہدہ پر ایمان نہیں تو کلمہ شہادت پر ایمان کیسا؟
۱۰۰	بیٹا بیٹی مانگنا۔	۸۷	حاضر و ناظر۔ نظم
۱۰۰	ڈیرہ فٹ یا پانچ فٹ کا بچہ مانگنا کیا شرک؟	۸۸	حضور علیہ السلام کے نظر نہ آنے کی وجہ
۱۰۱	کیا امر کی فوج کسی کی بیٹا بیٹی نہ تھی؟	۹۰	کیا حرام خوری بیٹیاں مانگنا شرک نہیں؟

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۲	دیہات کا مناظرہ۔	۱۰۱	بیٹا بیٹی بچنے پر قرآنی دلیل۔
۱۱۳	نور ہونے پر آیت قرآنی۔	۱۰۲	مردہ سے بیٹی بیٹا مانگنا۔
۱۱۴	اقرار بھی ہے انکار بھی ہے۔	۱۰۳	زندہ سے سات طرح سے مانگتے ہیں۔
۱۱۵	آیات قرآنی حضور علیہ السلام مومنین کے قریب	۱۰۴	مردہ سے مانگنا کیا خدا کی مخصوص صفت ہے؟
۱۱۷	قیامت تک کی امت کو یا عباد کہہ کر پکارا۔		وہابیہ دیوبندیہ کی عادت اپنی سنا اور
۱۱۷	حضور علیہ السلام ہماری جانوں سے بھی قریب تر۔	۱۰۴	دوسرے کی نہ سنا۔
۱۱۹	مدینہ منورہ میں درود اسلام پڑھنے پر وہابیہ	۱۰۵	بیٹی بیٹا مانگنا نظم
	کا جبروت شد	۱۰۶	دیوبند کی بند یو، کیا دُعائے مغفرت بھی منع؟
۱۲۰	یہاں کے وہابی مدینے میں پڑھنے کو کہیں۔		اگر ایک دُعائے بعد دوسری دعا جانیں
۱۲۰	مدینے کے نجدی اذت شرک بکھیں۔	۱۰۶	تو ہر رکعت میں الحمد بھی وہابیہ نزدیک جاز نہیں
	یہاں کے وہابی شکایت کر کے نجدیوں سے		اگر ہم اپنے رب سے بھی دُعا نہ مانگیں تو
۱۲۱	شیعوں پر ظلم کرتے ہیں	۱۰۷	کیا امریکہ سے مانگیں؟
۱۲۱	سنی حضرات کی صبر آمیز سوچ۔	۱۰۸	نماز جنازہ کی دُعا سے ہی ہمارا پر عار کا جواب۔
۱۲۱	۱۹۹۰ء میں ایک سنی کا نجدی امام کو جواب	۱۰۹	حضور علیہ السلام نور ہیں یا بشر؟
۱۲۲	وہابیہ کی تمام تر رعایتیں غیر مسلموں سے۔	۱۰۹	یہ سوال ہی احمقانہ ہے۔
۱۲۲	یا امریکہ اللہ، یا اللہ دیکھانے کا سبب۔		حضور ظلمت کے مقابل نور۔ اور فرشتے
	مسلمانوں کو مٹانے کیلئے وہابیوں نے اپنی	۱۰۹	کے مقابل بشر ہیں۔
۱۲۳	فوج کی لغام یہودی جنرل کے ہاتھ میں یہودی	۱۱۰	وہابیہ دیوبندیہ کی جرات۔
۱۲۳	امریکی نواز کے کارناموں کی چند جھلکیاں	۱۱۰	بشر نوری کیسے ہو سکتا ہے؟ کا جواب۔
	مجاہد اسلام سید صدیق حسین نے منافقین	۱۱۱	قرآن سے فرشتے نوری ثابت کرو۔؟
۱۲۴	کے چہروں سے نقاب الٹ دی۔	۱۱۱	ثبوت قرآنی صورت ظاہر میں مثل بشر کے۔
	پاکستانی امداد کے پہلے عراق میں فوج اور	۱۱۱	ایک گھڑ مثلی تم میں کون ہے میری مثل؟
۱۲۵	اسلحہ گیا پھر دولاکھ عراقی عوام کو شہید کیا۔	۱۱۱	کسی نبی نے حضور علیہ السلام کو اپنی مثل نہیں کہا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۹	یہودیوں سے حضور کے معاہدہ کی نوعیت۔	۱۳۵	عراق نے کویت سے فوج ہٹا کر مقابلہ کیا
۱۴۰	خلیج کی جنگ سے منافع ظاہر ہو گئے۔	۱۳۵	اٹن سانپ کے کارناموں کی چند جھلکیاں
۱۴۰	مسلم نے مسلمانوں کو کیا کیا دیا۔	۱۳۶	پاکستان اور کانگریسی۔
۱۴۰	اتحادی تین کام صدام سے نہ کرا سکے۔	۱۳۶	اجتماعی گناہ کا اجتماعی عذاب (علاج توبہ)
۱۴۱	کانگریسی فنانی الامریکی۔	۱۳۷	وہابی اتحادی کیا ہر غلط کام میں اتحادی ہا
۱۴۱	حقیقت میں ہمارا اتحادیوں کی ہوئی۔	۱۳۷	سور کا گوشت۔ شراب کا دریا۔
۱۴۱	اگر اتحادی حق پر تھے تو دُعا کریں۔	۱۳۸	احکام و عقائد کیا وہابیہ کے تابع ہا۔
۱۴۲	لیبیا پر جان میجر کا الزام۔	۱۳۹	امریکی اتحادی کی سرپرستی میں ہانی کارنامے
۱۴۲	اگر دوسری معاہدہ نہیں تب تعمیری معاہدہ کریں	۱۳۰	پسند اپنی اپنی۔
۱۴۵	نوراکشی کی چند اخباری سرخیاں۔	۱۳۱	یہودیوں سے دوستی۔
۱۴۶	حق گوئی کی مثال مفتی محمد حسین قادری جی	۱۳۲	حاجیوں کے ساتھ وہابیوں کا غلط رویہ۔
۱۴۶	مکہ غلام اسحاق خان سے گفتگو۔	۱۳۲	وہابی نجدی حکومت میں انصاف۔
۱۴۷	ذرائع ابلاغ کی ایک طرفہ ٹریفک۔	۱۳۲	حجاز مقدس میں یہود و نصاریٰ کے تہوار۔
۱۴۸	امریکی اتحادی اسلامی ائمہ اور آیات قرآنی۔	۱۳۳	نجد کے قتل
۱۵۰	جنگ اخبار کا ادارہ اور خلافتی وزیر کا بیان	۱۳۳	نجدی بادشاہوں نے روضہ بر حاضری اور
۱۵۲	ملک ہمارا اور سیاست امریکی۔	۱۳۳	دُرو اسلام کیوں نہیں پڑھا ہا۔
۱۵۲	قطعا۔ امریکہ میں جا آئے	۱۳۵	روضہ کی حالی کی تحریر سے لفظی انصاف
۱۵۳	عراق کی آبادی پر مسلسل بم برسانے کے وجوہات	۱۳۵	وہابیہ کی دوہری پالیسی۔
۱۵۳	اتحادی۔ وہابی۔ امریکی۔ یہودی نظر	۱۳۶	کانگریسی یہودی ایجنٹوں کو پیشگی جواب۔
۱۵۶	غیر اللہ کو پکارنا۔	۱۳۷	کانگریسی امریکی ایجنٹوں کا آخری حربہ۔
۱۵۶	غیر اللہ کو نہ پکارنے والا کوئی ہے ہا۔	۱۳۷	خلیج میں امریکیوں کی دہشت گردی پر
۱۵۷	نام کس لئے رکھا جاتا ہے ہا۔	۱۳۸	دہشت گردیوں کے کئی مہاتک خوشی کے جشن۔
۱۵۷	الف لام ہ حروف کیا مخلوق نہیں ہا	۱۳۸	امریکی کی بندگی میں بھلا نہ ہوا (اشلاہ حقانی)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۶	محبوبانِ خدا کا سننا بیکھنا پکڑنا چلنا "اللہ شہیدی"	۱۵۸	میا تم نے کبھی دور والے کو نہیں پکارا ہا
۱۷۷	اَنَا اَعْطَيْتُكَ الْكَوْشَرَ	۱۵۸	مُردہ کو پکارنا ہا
۱۷۸	کوشر کے مختصر معنی	۱۵۸	شرک کے معنی
۱۷۹	مشکل کشائی نو قرآنی آیات۔	۱۵۹	مُردہ کو پکارنا اللہ کی مخصوص صفت کہاں ہا
۱۸۱	دُور مقفل اور وزنی تختِ بلقیس کا لانا	۱۶۰	كُلُّ نَفْسٍ ذَا اَلْفَاةٍ الْمَوْتِ کا مختصر وقت
۱۸۲	انبیائے کرام وصال کے بعد	۱۶۱	چار پرندوں کا مکس قیمہ دور کی پکار سُن
۱۸۳	۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے محاذ پر	۱۶۳	بغیر گردن کے دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔
۱۸۴	عقل پر پتھر، (پتھر نفع بخش)	۱۶۳	کالے رنگ پر کوئی اور رنگ نہیں چڑھتا۔
۱۸۵	پتھر اور لکڑی نفع بخش مگر اللہ کے محبوب اعظم ہا	۱۶۵	میا زندہ کو پکارنا شرک ہا
۱۸۵	لحہ بہ لمحہ ساعت بہ ساعت ترقی	۱۶۶	تبلیغی نصاب کی عبارت
۱۸۶	عشاقِ مصطفیٰ کا اپنا انداز	۱۶۷	قُلْ يَا عِبَادِی
۱۸۶	شرک کا وظیفہ تب بند کر دے	۱۶۹	وہابیت کے دَا اِبنِ تیمیہ کی عبارت
۱۸۸	وصال کے بعد۔ رَبِّ اَهْتَدِ	۱۷۱	حاجی امداد اللہ کا یا رسول اللہ کہنا۔
۱۸۹	قذافی قانون امر کی نواز	۱۷۲	دُور سے آواز سننے کی قوت
۱۸۹	ڈاکٹر علامہ اقبال بھی کیا وہابی نظریہ میں مشرک ہا	۱۷۲	زمین سے کھانسنے کی آسمان پر آواز سننا
۱۹۰	حاجی امداد اللہ اور فریاد نبی سے	۱۷۲	تین میل دُور سے چیونٹی کی آواز سننا۔
۱۹۰	علی مشکل کشار اور دلچسپ بند	۱۷۳	سُن کر مشکل دُور کرنا
۱۹۰	المعیلِ ہلوی رجال الغیب (رجال آدمی)	۱۷۳	چار قرآنی دلیلیں دل کی ہیئت پر مطلع ہونا
۱۹۱	يَا عِبَادِ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ	۱۷۴	مُردہ پرندوں کا سننا
۱۹۱	ارشاداتِ مجدد (امام احمد رضا خان)	۱۷۴	قبر میں مُردہ کا سننا اور جواب بھی دینا۔
۱۹۳	الحاصل۔	۱۷۵	بغیر پکارے حضور علیہ السلام کا قبر میں تشریف لانا
		۱۷۵	منافق کی دُور خِمنوں کی قبر جنت بنانے کو آیا
		۱۷۶	جہل کی لعش کا سننا

انتساب

● اُس عاشق کے نام۔ جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم سے سچا عشق کرتا ہو۔ اہل بیتِ عظام۔ صحابہ کرام۔ اولیائے کاملین سے محبت کرتا ہو۔ اور یہود و نصاریٰ کو مشککہ شاربِ حاجت روا ماننے اور اُن کو پکارنے والوں کا سچا دشمن ہو اسلام اور پاکستان دشمن امریکیوں کا نگریسیوں سے بغض رکھتا ہو۔

● اُس کے نام۔ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے حبیب۔ و اولیائے کرام۔ اسلام اور پاکستان کی نفی نہ ہو۔

● اُس کے نام۔ جس کا شبِ روز ملک اور بیرونِ ملک اسلام کی خدمت اور تبلیغ میں سرف ہو۔

● اُس کے نام۔ جو اسلام کے دشمن سے اسلحہ حربی کے ذریعے۔ واعظ و نصیحت کے ذریعے۔ تحریر و تقریر کے ذریعے۔ تبلیغ و اشاعت کے ذریعے جہاد میں مصروفِ عمل ہو۔

● اُس مناظر کے نام۔ جو گستاخانِ رسول۔ گستاخانِ اولیائے مقلبہ کیلئے ہر وقت زیورِ علم سے خود کو مسلح رکھتا ہو۔

انیس احمد نوری مصطفوی

مَحَمَّدٌ ﷺ عَلَى رَسُوْلِ الْكَرِيْمِ ﷺ

کیا درود شریف قبل اذان اضافہ ہے؟

بائیس اعتراضات کے ایک سو نو جوابات

دیگر اعتراضات کے اہم جوابات

مسلمانوں کو مشترک کہنے والے گستاخان رسول کی مختلف ٹولیوں کا یہ سوال کہ

درود شریف جو اذان سے قبل پڑھا جاتا ہے وہ اذان میں اضافہ ہے۔

جواب: اس سوال کے جواب میں جب سنی علماء جواباً کہتے ہیں کہ جب آپ حضرات کوئی بھی آیت یا رکوع تلاوت کرتے ہیں تب۔ اول میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللّٰہ اور قرآنی آیت کے آخر میں صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ تلاوت کرتے ہیں۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعوذ۔ تسمیہ اور آیت قرآنی ایک ہی سانس میں تلاوت کرتے ہیں۔ یا اگر آیت پر ہی سانس لیا۔ تو دوسرے سانس میں صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ تلاوت کرتے ہیں جس کی وجہ سے عام مسلمان۔ یا وہ جو قرآن پڑھے نہیں ہوتے۔ اس کو بھی قرآن کریم کی آیت کا ہی آخری جملہ سمجھتے ہیں۔ تو کیا یہ عمل قرآنی آیات میں اضافہ نہیں ہے۔ جبکہ قرآن یا قرآن کی کسی آیت میں بھی قصداً اضافہ یا کمی کفر ہے۔ اگر حقیقت میں اضافہ نہیں ہے۔ پھر درود پاک اذان سے قبل پڑھنا۔ اذان میں اضافہ کیوں کہا جاتا ہے؟

مکر ۲: اس پر گستاخ رسول بکتے ہیں کہ۔ جناب ہم آیت کے اندر نہیں بلکہ رکوع یا آیت کے اول اور آخر تلاوت کرتے ہیں۔ اور اس طرح کا عمل اضافہ نہیں۔ **جواب:** اس پر جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اس طرح تو درود شریف بھی اذان سے پہلے پڑھنا اذان میں اضافہ نہ ہوگا۔ اور نہ ہے۔ جبکہ درود شریف پڑھنے کی طرز۔ لہجہ۔ آواز۔ اذان کی آواز سے مختلف بھی ہوتی ہے۔ آیت

اور صدق اللہ العظیم ایک سانس۔ ایک لہجہ میں پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ دُرود اور اذان کے درمیان کچھ فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ پھر دُرود شریف اذان میں اضافہ کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ مگر ۱:۔ عوام میں ایک محاورہ عام طور پر بولا جاتا ہے وہ یہ کہ۔۔۔

”جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا سُخ کھرتا ہے“۔ چنانچہ گستاخانِ رسول اپنی خفقت دُور کرنے کی خاطر کہتے ہیں کہ جناب تعوذ پڑھنے کا قرآنی حکم ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ کوئی اچھا کام شروع کرنے سے قبل بِسم اللہ پڑھنا بہتر ہے۔

جواب ۱:۔ جب ان سے صدق اللہ العظیم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے متعلق بھی کوئی ایسا ہی حکم سنائیں یا۔ تب چہرے کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ اور ہکالانے لگتے ہیں۔

جواب ۲:۔ قارئین!۔ اگر ذرا انکو دُعا بانی الحامد الغابہ جیسا دیکھنا مقصود ہو تو مجھ کو بھی کہ جناب تعوذ اور بسم اللہ، ایت یا رکوع کے اوّل پڑھنے پر جو اللہ و رسول کا حکم سنایا۔ کیا اس سے بھی یہ ثابت نہ ہوا کہ اس طرح کا عمل اضافہ نہیں یا۔ جب کہ کلمہ طیبہ، دُرود شریف اور بسم اللہ شریف کا ایک ہی حکم ہے۔ کہ ان میں سے جو بھی برکت اور خیر کیلئے تلاوت کیا جائے ثواب حاصل ہوگا۔ پھر بھی اعتراض سے کسی بھی طرح دستبردار نہیں ہوتے۔ ممکن ہے گستاخانِ رسول برائے مکر یہ کہیں کہ اذان سے قبل بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں دُرود نہیں۔ تب پیارے سلامی بھائیو!۔ آپ اُن سے کہیں کہ یہ بھی عجیب منطق ہے کہ اسلامی تمام اور دُعاؤں کے اوّل آخر تو دُرود شریف پڑھا جائے۔ حتیٰ کہ خود بسم اللہ شریف کے وظیفہ سے قبل اور وظیفہ کے آخر بھی دُرود شریف منتمل ہو۔ مگر پھر وہی دُرود اذان سے قبل ناجائز بدعت۔ یا شرک کیوں یا۔

جواب ۳:۔ یہاں مشکوٰۃ شریف اور ابوداؤد شریف سے دو عبارات پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ منکرین کو اصلاح کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

العلماء في الجواب عن هذه المسئلة

نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی یہ کیا کرو۔
 سوالے درود شریف کے — ۲: یہ کہ تمام فرشتے بغیر تخصیص کے ہمیشہ حضور پر نور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں — ۳: یہ کہ حضور انور پر رحمت الہی کا نزول ہمارے
 دُعا پر موقوف نہیں — ۴: جب کچھ نہ بنا تھا تب بھی رب کریم ہمارے آقا و مولیٰ پر بیشمار
 رحمتیں بھیج رہا تھا — ۵: ہمارا درود شریف پڑھنا رب سے بھیگ مانگنے کیلئے ہے
 — جیسے فقیر دانا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیگ مانگتا ہے — ہم حضور کی خیر مانگ
 کر بھیگ مانگیں — ۶: یہ کہ حضور علیہ السلام ہمیشہ حیاۃ النبی ہیں — ۷: اور سب کا
 درود و سلام سنتے ہیں — ۸: جواب دیتے ہیں — کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اُسے
 سلام کرنا منع ہے، جیسے نمازی کو — سونے والے کو — مگر ہم نماز تک میں جو خاص اللہ
 تعالیٰ کی عبادت ہے اُس میں بھی السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہیں — ۹: یہ کہ تمام
 مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہیے — ۱۰: یوں بھی کہ اللہ تعالیٰ اور
 اُس کے فرشتے ہمیشہ ہی درود بھیجتے ہیں — درود شریف عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے
 ہر اُس مجلس ذکر میں جہاں بار بار حضور علیہ السلام کا نام آتا ہے — ایک بار پڑھنا واجب ہے
 نماز میں التحیات کے بعد پڑھنا سنت ہے — ہمیشہ جمعہ کو کثرت سے درود پڑھنے کی
 احادیث مبارکہ میں فضیلت ہیں — درود پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دُعا سے مغفرت
 کرتے ہیں — ایک بار درود پڑھنے پر دس گناہ مٹتے ہیں — دس نیکیاں ملتی ہیں — اور
 دس درجہ بلند ہوتے ہیں — ۱۱: ہم کو صلوٰۃ والسلام دونوں کا حکم دیا — ۱۲: یہ کہ
 درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں — ۱۳: نماز میں درود ابراہیمی میں
 سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التحیات میں ہو چکا — اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں
 — ۱۴: مگر نماز کے باہر وہ درود پڑھو جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں —

۱۵: نماز کا ہر درود ابراہیمی پڑھنے پر آدمی حکم پر عمل ہوگا۔ ۱۶: دلائل الخیرات، درود تاج۔ اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ پڑھنا کامل حکم پر عمل کرنا ہوگا۔ ۱۷: لہذا اذان سے قبل۔ ۱۸: اور اذان کے بعد۔ ۱۹: اور ہر اچھے موقع پر درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں صلوٰۃ والسلام کا حکم دیا ہے۔ ۲۰: اور مطلق دیا ہے۔ ۲۱: اور کسی وقت زمان و مکان کے تخصیص نہیں کی۔ ۲۲: اور نہ ہی آہستہ یا بلند آواز کی پابندی لگائی گئی۔ لہذا ہر وقت یہ ذکر جائز و مستحب ہے۔

جواب ۵: حضور علیہ السلام نے فرمایا مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنی جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ جواب ۶: ————— و مستحبۃ فی کل اوقات الامکان — ہر وقت کہ مانع نہ ہو مستحب ہے۔ ————— در مختار مطبوعہ مصر جلد اول ص ۴۸۳ □

حيث الامان و بين يدي سائر الامور المهمة — اور ہر کام سے قبل — ”شامی جلد اول ص ۴۸۳“

دُرود اذان سے پہلے پڑھنا	اضافہ اذان میں بتاتے ہیں
تسمیہ، تَعُوذ، صدق اللہ کو	رکوع، آیت میں پڑھاتے ہیں

عالم کا پندرہ سال میں کورس مکمل کر نیوالے مولوی عبدالرزاق دیوبندی کی مناظرہ کیلئے قلمی تحریر جو دستخط شدہ ہے۔ اُس میں بلند یا آہستہ آواز کا بھی ذکر نہیں۔ وہ تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

”اذان سے پہلے درود حضور سے ثابت نہیں ہے۔ بدعتِ قبیحہ ہے۔“

مکر ۴: گستاخانِ رسول بدعتِ قبیحہ کی وضاحت یہ کرتے ہیں کہ جو عمل فرض بھی نہ ہو۔ واجب بھی نہ ہو۔ اور سنت بھی نہ ہو۔ بس وہ عمل بدعتِ قبیحہ ہے۔ اور بدعتِ قبیحہ کے بارے میں دلیل یہ دیتے ہیں کہ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ترجمہ: جو بھی بدعت ہے وہ گمراہی ہے اور جو بھی گمراہی ہے وہ جہنم میں لے جاتی ہے۔ اور اہم بات یہ ہے کہ بدعت کے تمام اُصول بھی بیان نہیں کرتے۔

جواب: اگر درود اذان سے پہلے پڑھنا حضور علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے جس کی وجہ سے درود پڑھنا بدعتِ قبیحہ ہے۔ تب سائیکل۔ موٹر سائیکل۔ رکشہ۔ سوزوکی۔ ٹیکسی۔ کار۔ بس۔ ریل گاڑی۔ اور ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے۔ اسی طرح آج کے مٹیس ریل سے تیار کردہ عمارات کو۔ اور کلائی پر گھڑی باندھنے۔ اور چشم پر کالا یا سفید چشمہ استعمال کر نیوالے وغیرہ سب فی النار ہوں گے۔

مکر ۵: تب چونک کر کہتے ہیں۔ ”جناب دین میں نئی بات ایجاد کرنے والے فی النار ہیں۔“

جواب ۱: اور جب ان سے دریافت کیا جائے کہ یہ جو دین میں نئی بات کی شرط لگائی ہے۔ اُس کا۔ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ میں تو ہمیں ذکر نہیں۔ ۵۔

جواب ۲: اور اگر بالفرض دین میں نئی بات کی شرط سے ایجاد فی النار ہو تو

پہن مساجد۔ مینار۔ محراب۔ مدارس۔ اور درس نظامی کی کتب۔ نصاب پڑھنا اور پڑھانے کی ماہواری اجرت (تخواہ)۔ امامت کی ماہواری تخواہ۔ قرآن شریف کے حروف پر زبر۔ زیر۔ پیش۔ جزم۔ شد۔ مد۔ قرآن شریف کو سات منزلوں میں تقسیم۔ علامات رکوع۔ قرآن شریف کو کاغذ پر چھاپنا۔ جلد بندی وغیرہ۔ وغیرہ۔ یہ سب دین کے کام سمجھ کر کرنا۔ گویا ان گستاخانِ رسول کے اپنے اعمال بدعتِ قبیحہ ہوئے۔ اور تمام گستاخانِ رسول ہی ان سے فائدہ اٹھا کر فی النار بھی ہوئے۔

جس کو کہیں یہ شرک، بدعت
اُس کو کیوں اپناتے یہ بیٹھے!

مکر ۶:۔ اور جس دلیل پر یہ گستاخانِ رسول بہت اترتے ہیں۔ وہ

”سَبَّ كَامَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَ كُمْ كَيْ بَعْدَ كَيْ هِيَ“۔

جواب:۔ یہ مانا کہ گستاخانِ رسول بہت بہانے باز۔ اور مکر کرنے

والے ہوتے ہیں۔ مگر تعجب یہ ہے کہ ان گستاخانِ رسول کے تمام حصّہ

جیوں کا اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَ كُمْ کے بعد بھی ہزاروں دیگر افعال کے علاوہ۔

سیکڑوں انجمنوں۔ کمیٹیوں۔ جماعتوں۔ کے نام پر سالانہ۔ اور ماہواری،

امداد پر گزارا کرنا!۔ اور سب بغیر حیلہ بہانے کے، مضمم فرما کر کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ قَوْلُ

ضَلَالَةٌ۔ کے آخری لفظ فی النار ہونا گوارا کرتے ہیں۔ ۴

بدعتِ سیّہ

خاص وہی اپناتے یہ ہیں	جس جس عمل کو کہیں بدعت
باقی بدعت گاتے یہ ہیں	جو کچھ نبی سے ثابت ”سنت“
گویا بدعت بتاتے یہ ہیں	درس نظامی، اعراب و قرآن

پھر انہی بدعت کو سینے لگاتے، پلے جاتے یہ ہیں
پھر گل ضلالت فی السار سُناتے کیوں اپناتے یہ ہیں
سُنئی ہی پر شرک بدعت کے گوئے، ہم برساتے یہ ہیں
جائز شرک ہو۔ شرک ہو جائز
کیا کیا رنگ۔ دکھاتے یہ ہیں
انہی احمد نوری

مکر:

کیا اذان سے قبل کبھی حضرت بلال نے بھی دُرود پڑھا تھا۔

جواب ۱: اَوَّل جواب تو وہی جو تمام سُنئی دیتے آتے ہیں کہ — حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سے پہلے کبھی دُرود نہیں پڑھا — تم اس کا ثبوت دکھاؤ کہ نہیں پڑھا۔

جواب ۲: دوم یہ کہ کیا شریعتِ مطہرہ کا یہ کلیہ — قاعدہ — اصول ہے کہ جو کام حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے بس وہی جائز ہے، اور بقیہ تمام نیک اعمال بدعتِ قبیحہ ہوں گے۔

جواب ۳: سوم یہ کہ ہم تمہیں دوسرے صحابیوں کی بھی رعایت دیتے ہوئے دریافت کرتے ہیں کہ جناب — کلائی پر گھڑی باندھنے یا چشم پر کالا یا سفید چشمہ پہننے یا سائیکل، رکشہ، سُوڑو کی ٹیکسی، یا کار، بس، یا ریل گاڑی، ہوائی اور بحری جہاز پر — سواری کرنے — اور آج کی طرح کی عمارات کو حضرت بلال یا کسی صحابی رسولؐ نے استعمال کیا۔

جواب ۴: چہارم یہ کہ اگر گستاخانِ رسولؐ پھر وہی بہانہ بنائیں کہ — تَحَمَّلْتُ لَكُمْ دِينَ كُمْ — کے بعد دین میں — دین کے نام سے بدعتِ قبیحہ ہے۔

تب ہم اُن سے دریافت کرتے ہیں کہ، کچھ مساجد، مینار، محراب، مدارس، اور اُن کا نقصا مقرر کرنا، اُن کا پڑھنا، پڑھانا، اُن کے پڑھانے کی ماہانہ تنخواہ، امامت کی ماہانہ تنخواہ، قرآن پاک پڑھانے کی ماہانہ تنخواہ، قرآن شریف پر—زبر، زیر، پیش، جزم، مد، شد، قرآن شریف کی سات منازل، تیس پاروں کی تقسیم، رکوع کی علامت، روضہ، نصف، الثلث، علامت، آج کی طرح قرآن! کا چھاپنا، کاغذ پر ہی چھاپنا، جلد بندی کرنا۔ کیا کبھی حضرت بلال یا کسی دوسرے صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی یہ کام کئے تھے؟

جواب ۵: اور یہ بھی بتادیں کہ، ماتھے پر قشقہ، تلک کی تحریک—گائے کے گوشت کے ذبیحہ بند کرو کی تحریک—بند و مسلم بھائی بھائی کے نعروں کی تحریک—گانگھی ٹوپی، اور کھڈر کا بند انا لباس پہننے کی مسلمانوں میں تحریک—تقسیم ہند سے پہلے—ہندوؤں کے اشائے پر ہندوستان سے مسلمانوں کو دارالحرب سے نفرت دلا کر کسی دوسرے ملک اپنا ساز و سامان اور جائیداد چھوڑ کر ہجرت کرانے کے یہاں نے مسلمان نما کانگریسیوں کا مسلمانوں کو پاکستان کا خطہ حاصل کرنے کے مطالبہ سے دستبردار کرانے کی تحریک—گستاخ رسول سلمان رشدی کے خلاف تحریک کا رخ اُس عورت کی طرف (جس کو پہلے فوٹ دیا اور ایم آر ڈی میں اُس کی سربراہی میں رہے) کیا کہ عورت سربراہ مملکت نہیں ہو سکتی جبکہ اُس عورت کی وزارت کے دوران اُس کے بعد کی دو حکومتوں میں بھی—سربراہ مملکت صدر اسحاق ہی تھے—پہلی عالمگیری جنگ میں کویت کا دنیا میں نام و نشان! تک نہیں تھا عراق سے چھین کر انگریزوں کی چھاؤنی بنانے کی غرض سے نیا ملک بنایا تاکہ خلیج میں تخریب کاری آسانی سے کی جاسکے—جب عراق نے اپنا علاقہ واپس لیا اس شرط پر کہ تم فلسطین سے یہودیوں کو نکالو—میں نام نہاد کویت خالی کر دوں گا—تب

چند احادیث

۱۱

لیونندی، ہندی، مودودی، تبلیغی، اسرائیلی، یہودی، امریکہ نوازی کی جیسی کیا کبھی —
 حضرت بلال یا کسی دوسرے صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی تحریکیں چلائی تھیں۔ ہا
جواب ۶: — اگر اس طرح کے کارنامے دین کے نام سے اُن صحابہ نے نہیں کئے
 تھے۔ پھر تم اپنے اصول — کُلُّ يَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ — کے تحت
 فی النار کیوں ہوتے رہے۔ ہا۔ اور اب بھی ہزاروں بدعات اپنا کر کیوں فی النار
 ہو رہے ہو۔ ہا۔ اور اگر فی النار نہیں ہوئے تو پھر کیا یہ تمام اصول! اللہ تعالیٰ کے
 محبوبِ اعظم کے ذکر کو بلند کرنے سے روکنے کیلئے تم نے دل سے گھڑے ہیں۔ ہا۔
 جبکہ خود خالق کائنات اپنے محبوب کیلئے — وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ ذَكَرْتُ سُوْرَةَ نَشْرِئِہِ
 ارشاد فرمائے۔ ترجمہ: اور ہم نے تمہارے ذکر بلند کر دیا۔ کیا تمام گستاخانِ رسول کو
 ہر قسم کے شرک بدعتِ قبیحہ کی پھوٹ اور اجازت دے۔ ہا۔ اگر ایسی اجازت نہیں۔ تب
 حضرت بلال کا رُٹا آپ حضرات کی زبان پر کیوں جاری کرتا ہے ہا۔

جواب ۷: احادیث کی روشنی میں | کیا تم یا تمہارے بڑوں نے حضرت بلال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنا یا دوسرے صحابی
 جتنا درود بھی پڑھا۔ ہا۔ جب جو صحابی! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دُور ہوتا، یا
 اپنے دیگر مشاغل میں مصروف رہتا۔ یا جس صحابی کو علم نہ ہوتا کہ درود کس قدر پڑھنا چاہئے
 تب نیارت حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوران اپنے آقا و مولیٰ سے اس طرح سوال کر کے
 ساری عمر کیلئے نماز وغیرہ کے علاوہ بقیہ اوقات درود پڑھنے کا عہد کرتا۔
حدیث ۱: درود بڑھا دو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔

حدیث ۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اب درود پڑھتا ہوں، تو کتنا درود مقرر کروں۔ ہا۔

فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا، چہارم۔ ہا۔ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر دُرود بڑھا دو تو تمھارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا۔ کیا آدھا۔ ہا۔ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر دُرود بڑھا دو تو تمھارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا۔ دو تہائی (۲/۳)۔ ہا۔ فرمایا جتنا چاہو۔ لیکن اگر دُرود بڑھا دو تو تمھارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا۔ میں سارا دُرود ہی پڑھوں گا۔ فرمایا۔ تب تمھارے غموں کو کافی ہوگا۔ اور تمھارے گناہ مٹ جائیں گے۔ — ترمذی، مشکوٰۃ، اشعۃ الممعات —

ثابت ہوا کہ کل وقت دُرود پڑھنے کے عہد پر حضور علیہ السلام خوش ہوئے
اور دنیا و مافیہا کی نعمتوں بشارتوں سے نوازا۔ **کل وقت میں اذان سے پہلے کا۔**
وقت اور اذان کے بعد کا وقت بھی دُرود شریف پڑھنا صحابی رسول کے وظائف میں شامل ہوا۔ اور بار بار دُرود کیلئے اضافہ کرنے کا حکم فرمانا خود اذان سے قبل دُرود پڑھنا جائز ہونا بھی بتا رہا ہے۔ بلکہ اس حدیث پاک میں حضور علیہ السلام کا بار بار یہ فرمانا کہ اگر دُرود بڑھا دو تو تمھارے لئے بہتر ہے۔ — کھیلوں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ دُرود اذان سے قبل تک پڑھنا ہمارے ہی لئے بہتر ہے۔ ورنہ آقا و مولیٰ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اُن کا رب اور فرشتوں کا دُرود پڑھنا ہی کافی تھا ہے۔

اب اگر دُرود شریف اذان سے قبل پڑھنے کو منع کرنا ہی عبادت جانتا ہے اور کوئی پڑھنے کو بدعت قبیحہ یا حرام کہتا ہے۔ تو وہ دلیل دکھائے یا اذان سے قبل دُرود نہ پڑھنے پر حدیث سنائے۔

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن تین شخص عرش الہی کے سایہ میں ہونگے جس دن کہ اُس کے سایہ

حدیث ۲: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ ظِلِّ الْأَفْلاَةِ قِيلَ مَنْ هُمْ

یَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنِّي
مَكْرُوبٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَحَى
سُنَّتِي وَآكُثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ
کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا محرابہ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص
نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے

میرے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دور کی۔ دوم وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔
تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔ (القول البدیع ص ۱۲۳، سعادۃ الدارین ص ۶۳)

۱:۔ قیامت کے دن عرش الہی کے نیچے یعنی سایہ میں رہنے کی غرض سے اگر کوئی اذان سے
پہلے بھی درود شریف پڑھتا ہے تو کب اس حدیث کے خلاف ٹھہرے گا؟۔ بلکہ

حدیث کے عین مطابق عمل ہوگا۔ تاوقت کہ انکار کی حدیث نہ ملے۔ □ ایضاً، ایضاً □

۲:۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ۔ مسلمان کی حاجت روائی۔ اور
مشکل کشائی یعنی پریشانی دور کرنے کا عمل سنت کے ساتھ ساتھ انعام و اکرام حاصل ہونے

کا باعث ہے۔ لہذا۔ پریشانی دور کرنا یعنی حاجت روائی کرنے۔ اور

مشکل کشائی کرنے۔ کے عمل کو شرک کہنے والے براہ راست حضور علیہ السلام کو مشرک

کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور جو نبی کے کسی فعل یا حکم کو شرک کہے وہ

خود۔ کافر۔ مرتد۔ اور واجب القتل ٹھہرتا ہے۔

حاجت روائی رب کے سوا سے شرک ہے شرک ہی گاتے یہ ہیں

ان کی لٹکے غیور اللہ سے حاجت روائی کراتے یہ ہیں

حملہ سے ڈر کر یا امریکہ کہہ کر کیوں چلاتے یہ ہیں

خود بھی دن میں کئی بار حاجت رفع فرماتے یہ ہیں

سُنّی ہی پہ شرک بدعت کے

گورکھ رات ۲۴

احمد نورانی

۳:۔ اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دُرود کثرت سے پڑھنا بحکم رسولِ سنت ہے

لہٰذا۔۔۔ آج کے دور میں جبکہ دُرود کی کثرت تو کیا۔۔۔ قلت بھی نہیں رہی۔۔۔ اذان سے قبل یا بعد بھی دُرود پڑھتے رہنا۔۔۔ سنت کو زندہ کرنا اور سنت کو زندہ رکھنا ہی۔۔۔

۴:۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قیامت کے دن جب سورج گویا سروں پر رکھا ہوگا۔ اس عمل سے عرشِ الہی کے سایہ میں پناہ حاصل ہوگی۔۔۔ جب کہ عرشِ الہی بھی غیر اللہ ہے۔۔۔

۵:۔ اور اس عمل سے محروم کر نیوالا!۔۔۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبِ عظیم کی محبت و شفقت سے محروم کر نیوالا۔۔۔ قیامت کے روز عرشِ الہی کے سایہ سے محروم کر نیوالا۔۔۔

شیطان مشن کو طاقت بخشے والا۔۔۔ شیطان کو خوش کر نیوالا ہی کہلائے گا۔ اللہ کی پناہ

حدیث ۳: عَنْ عَامِرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ

مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ لَمْ تَذَلِ الْمَلَائِكَةُ

يُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلَّيْتُ عَلَى فُلَيْقِل

عَبْدٌ مِنْكُمْ أَوْ لَيْكُتِرُ

القول البدیع ص ۱۱۴

حضرت عامر بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبے

کے دوران خطبہ فرماتے سنا، بندہ جب تک مجھ

پر دُرود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے

فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔

اب تمھاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر دُرود پاک

کم پڑھو یا زیادہ۔۔۔

اب اگر کوئی حضور علیہ السَّلَام کا غلام اپنے پیارے نبی حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زیادہ رحمتیں۔۔۔ ہر وقت رحمتیں۔۔۔ بلکہ

اذان سے قبل اور اذان کے بعد رحمتیں حاصل کرنا چاہے تو کب بدعتِ قبیحہ پر عامل

ٹھہرے گا۔۔۔ البتہ آقا نے اپنے غلاموں کو اختیار دیدیا کہ چاہے کم رحمتیں

اصا کر۔۔۔ یا زیادہ رحمتیں۔۔۔ اصا کر۔۔۔ آقا کرنا ان کو رحمتیں۔۔۔ اصا

رنے کی سوجھ بھج نہیں سکتے۔ سوائے گستاخانِ رسول و ہابیوں و یوہندیوں کے۔
 کہ خود بھی درودِ سلام کی رحمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی بدعت یا شرک کا ہتھوڑا
 مار کر رحمتوں سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اور خالی چاہتے نہیں بلکہ اسی کوشش میں دن
 رات لگے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے مکروں سے اور شیطان کے شر سے مسلمانوں کو بچائے، آمین
حدیث ۴: ابو داؤد شریف میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک
 عورت سے روایت کی کہ مدینہ میں میرا گھر بلند ترین مکانوں میں سے تھا۔ حضرت بلال رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے قبل چند کلمات دعائیہ کہہ کر پھر اذان دیتے تھے وہ کلمات دعائیہ یہ ہیں۔
 اللَّهُمَّ ارْنِي أَحْمَدَكَ وَاسْتَعِينَكَ
 عَلَى فُرْشِشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِيْنَكَ
 (الحیث ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۸۲ مطبع مکتبہ المدینہ)

جواب ۸: درود فارسی لفظ ہے۔ عربی میں صلوٰۃ۔ یہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے ہو تو رحمت۔ فرشتوں کی طرف سے ہو تو استغفار۔ انسانوں کی طرف سے ہو تو
 دُعا۔ حیوانوں کی طرف سے ہو تو تسبیح۔ فیروز اللغات فارسی
 مذکورہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اذان سے قبل دُعا پڑھنا حضرت
 بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔ جب اذان سے پہلے دُعا پڑھنا جائز ہوا
 تو حضور علیہ السلام پر درودِ سلام پڑھنا کس وجہ سے ناجائز و بدعتِ قبیح ہوگا۔
جبکہ صلوٰۃ کے معنی دُعا۔ درود۔ نماز کے ہیں۔ اور ان تینوں میں دُعا
شامل بھی ہر شخص جانتا ہے۔ تب بجائے اپنے حق میں دُعا کرنے کے اگر اللہ
نے اس کے ہی محبوبِ اعظم کیلئے دُعا کی جائے۔ تو اللہ عزوجل کو یہ عمل کس قدر محبوب

ہوگا۔ جبکہ دُود میں دُعا آقا و مولا کیلئے تو بظاہر ہوتی ہی ہے مگر اس میں بھی ہمارے ہی حق میں مکر ۳ کے جواب ۴ میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حقیقت میں دُعا ایسی ہی پوشیدہ ہے جیسے پھول میں خوشبو۔ جڑی بوٹیوں میں تاثیر۔ اور دل میں محبوب کی محبت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور جس طرح شعرا کی اصطلاح میں بادشاہ یا دنیا دار کی شان میں نظم کو قصیدہ اور ولیوں کی شان میں نظم کو منقبت اور حضور علیہ السّلام کی شان میں نظم کو نعت کہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کسی کیلئے اپنے رب سے التجا عرض و معروض کو دُعا کہتے ہیں مگر آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے، التجا عرض و معروض کو دُود کہتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا حدیث سے اذان سے قبل دُعا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے پھر آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دُعا جس کو قرآنی اصطلاح میں سلوٰۃ کہتے ہیں اسی ابوداؤد شریف کی حدیث سے اذان سے قبل دُعا درود بھی ثابت۔ ط

میرے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو دل چاہتا ہے کہ دُود شریف سے

۱۔ اس روایت پر ابوداؤد علیہ الرحمہ نے سکوت فرمایا۔ اور بہت سے آثار حدیث نے لکھا ہے کہ جس حدیث کو ابوداؤد علیہ الرحمہ ذکر فرما کر اس پر جرح سے سکوت فرمائیں تو یہ اس حدیث کی حجت ہونے کی دلیل ہے۔ جیسا کہ خلیل احمد دیوبندی ابنہ ٹھوی، ابوداؤد کی شرح بذل المجہود میں ایک مقام پر لکھتے ہیں، وقد سکت ابوداؤد منذری من الکلاہ علی حدیث ابن عمر و حدیث ارقیس منہما صالحان الاحتجاج بہما کما صرح بہ جماعت من الامۃ الخ

۲۔ بذل المجہود شرح ابی داؤد جلد دوم ص ۱۲۹ مطبوعہ بیروت

ایک اور اعتراض کا جواب زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوگی۔ اور حدیث ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق حجت ہے جیسا کہ بی خلیل احمد دیوبندی ایک مقام پر لکھتے ہیں۔ ضعف الحدیث المسیح لا یدفع لما تقرران الضعیف ججۃ فی الفضائل اتفاقاً۔ انتہی

۳۔ بذل المجہود جلد ۲ ص ۳

متعلق سونچا اس احادیث مزید پیش کی جائیں۔ اور احادیث پر عمل کر کے دُرود شریف کے عمل سے صحابہ تابعین طبع تابعین کے اللہ رب العزت نے جو درجات بلند فرمائے۔ وہ دو چار توحکایات و واقعات بھی بیان کئے جائیں مگر یہاں حضرت بلال سے متعلق مضمون پر اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مزید مطالعہ القول البدیع، آب کوشر

کیا اذان سے قبل دُرودِ ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے؟

مکر ۸:۔۔۔ جب گستاخانِ رسول کو اپنا اعتراض خاک میں ملتا نظر آتا ہے تب دل کا مرض زبان پر اُبھر کر آتا ہے۔ پھر بات بنانے کی غرض سے کہتے ہیں۔ کہ اذان سے قبل جو دُرود پڑھا جاتا ہے وہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ بلکہ دُرودِ ابراہیمی۔ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے وہی پڑھنا چاہیے۔

جواب ۱:۔۔۔ قارئین! اگر آپ کو گستاخانِ رسول کی منافقانہ چال سے پردہ اٹھانا مقصود ہو تو ان کی تائید کرتے ہوئے، انہی سے کہیں کہ جس دُرودِ ابراہیمی کا آپ ہمیں درس دے رہے ہیں۔ پھر وہی دُرود پاک اذان سے قبل پڑھنا آپ حاری فرمائیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ۔ دُرود پڑھنے پر ہم آپ کی طرح۔ آپ کی مخالفت نہیں کریں گے۔ قارئین! یہ مشورہ دیتے ہی یقیناً آپ پر روشن ہو جائیگا کہ وہابی، دلچسپی، تھانوی، مودودی، غیر مقلدین، وغیرہ۔ دُرودِ ابراہیمی کے کتنے چاہنے والے ہیں۔

جواب ۲:۔۔۔ اور اگر مزید گستاخانِ رسول منافقوں کی عیاری، مکاری کا پردہ چاک کرنا مقصود ہو تو ان سے کہہ دیجیے کہ قرآنی فرمان یہ کہ۔ "یشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو"

چنانچہ درود کے ساتھ سلام بھی کثرت سے پڑھنا قرآنی حکم ہے۔ پھر سلام بھی پڑھا کریں۔ اور یہ بھی کہہ سکیں کہ اگر گھٹیس اپنے کہے کی لاج رکھتی ہے تو۔ اذان سے قبل سلام بھی دی پڑھیں جو اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت نماز میں پڑھنا واجب ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ جس کے آخری الفاظ اَيْتُهَا النَّبِيُّ کو شروع میں لگانے سے یا نبی سَلَامُ عَلَيْكَ بن جاتاہے۔ تم کو وہی پڑھنا چاہیے۔ پھر ان منافقوں کو دیکھو کہ وہ اپنے بنائے ہوئے اصول پر عمل کرتے ہیں، یا پھر کوئی اور عیاری، مکاری، حیلے، بہانے، بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہا۔۔۔

مر وجہ درود پڑھنے کی وجہ | الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ والا درود ہم سنی اس وجہ سے پڑھتے ہیں کہ اس چھوٹے درود میں سلام بھی ہے۔ گویا پوری آیت پر عمل کرتے ہیں۔

مکرم ۴: ان وہابیہ، دیوبندیہ کی، انجمن سپاہ صحابہ نے ایک اشتہار بعنوان۔ **گستاخ رسول کون**۔ ہا چھاپ کر نماز میں پڑھ جانے والے مخصوص درود راہمی کی حدیث سے ثابت کیا ہے کہ۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ایجاد کرنے سے کیا نبی علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بتائے ہوئے حقیقی صَلَوة و سلام کی توہین نہیں۔ ہا۔ **جواب ۱:** جناب لاکھوں کتب و رسائل میں احادیث کی تمام کتب میں بلکہ وہابیہ کی اپنی کتب میں۔ وہابیہ دیوبندیہ اور انجمن سپاہ صحابہ کے اسی اشتہار میں۔ صَلَّی اللہ علیہ وسلم و حضور علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام۔ درج ہے۔ کیا تم اپنے بنائے ہوئے اصول کے تحت گستاخ رسول ہی ہو۔ ہا۔ کیا یہ دونوں درود حضور پر نور صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھے۔ ہا۔ پھر تم خود کیا ہوئے۔ ہا۔۔۔ **جواب ۲:** حضور علیہ السلام کے زمانے مبارک میں تقریباً چاس صیغوں سے

دُرود شریف مُرتب ہوئے — اور حضورِ اکرمؐ نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے خوش ہوئے جنہیں سے مندرجہ ذیل دُرود شریف تحریر کئے جاتے ہیں —

۱: — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دُرود پڑھے ہمارے گھرانے پر تو ان الفاظ سے دُرود پڑھا کرے — **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَرُتَبَاتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ**

□ رواہ ابو داؤد □

۲: — ایک اور مقام پر سی صحابی نے عرض کیا — یا رسول اللہ دُرود کس طرح پڑھا جائے — حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا — **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ** —

۳: — حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے — **الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** — □ مدارج النبوة عبدالحی محمدت دہلوی □

۴: — حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے — **صَلُّوْا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** —

جواب ۳: اسی طرح دیگر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین اولیاء کاملین، اغواث، اقطاب، ابدال، اوتاد، نجباء — وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مختلف دُرود سلام کے صیغے کتابوں میں درج ہیں — وہ سب شریعتِ حقہ، قرآن مجید اور احادیثِ پاک کے عین مطابق اور ارشادِ الہی کی تعمیل کیلئے ہیں — اب وہابیوں، ولوں بندوں! بتاؤ کہ نماز کے دُرود ابراہیمی کے علاوہ، تمام

برنگوں کے درود۔ خود صحابہ کے بنائے ہوئے درود۔ خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے تعلیم کردہ درود۔ کیا سب گستاخ نبی پر بنے ہوئے ہیں۔ ہا۔
اور صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ والا درود تم نے
خود اشتہار میں لکھا پھر تم اپنے بنائے ہوئے اصول کے تحت کیا تم۔
گستاخ رسول ہوئے۔ ہا۔ اشتہار کا عکس ہفت روزہ احوال کراچی ۲۴ جنوری ۹۱ء
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کو مشرک و کافر بدعتی کہنے والوں سے سوال ہے کہ شیخ محقق
عبدالحق محدث دہلوی اور مذکورہ درود بلال کے بارے میں اب کیا فتویٰ ہے۔ ہا "والہ منہ ببالہ"
مکر ۹:۔ مئی حضرات جو درود اذان سے قبل پڑھتے ہیں وہ دیوبندیوں
و بابیوں کو حیرانے کی غرض سے پڑھتے ہیں۔

دہائیوں کو پیر کے دن رات پرستش کرتے رہے۔
جواب ۱: — اَوّل جواب تو یہ ہے کہ تم بغیر حُرّطانے کی غرض سے پڑھنا شروع کرو۔
جواب ۲: — دوم یہ کہ تم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے اور تقویّت الایمان میں لکھتے ہو کہ ”حضور صلعم کو اللہ صاحب نے علمِ غیب نہیں دیا“ — پھر کیا تم کو اللہ صاحب نے علمِ غیب دیدیا جو جان لیا کہ سُنّیوں کی نیت چرٹا نا ہے۔ ہا۔۔۔۔۔
جواب ۳: — سوم یہ کہ تم نے اپنی چرٹر و رد وسلام سُنانے کی کیوں ڈالی۔ ہا۔۔۔۔۔
کانگریسی کھلوانے کی ڈالتے — مگر تم تو اس لقب سے بہت خوش ہوتے ہو۔۔۔۔۔
خاص کر ہندوستان میں تمہارے بڑے اپنے آپ کو کانگریسی کھلو اگر بہت ہی مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ ہر عمل کارِ رحمت ہو تا ہے۔ لہذا تم کم از کم اپنا بھرم رکھنے کیلئے ہی۔۔۔۔۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔۔۔۔۔ اذان سے پہلے پڑھنا شروع کرو۔۔۔۔۔ مگر تم ایسا نہیں کرو گے کہ شیطان تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا۔

تَكْبِيرٌ مَعَ الْمُتَكَبِّرِينَ عِبَادَةً — ترجمہ: خاص متکبرین کے ساتھ خاص تکبر سے پیش
 عبادت ہے — مسلمانوں سے غور کے ساتھ پیش آنا حرام ہے — مگر
 متکبرین کے ساتھ خاص تکبر سے پیش آنا عبادت ہو گیا — پھر گستاخانِ رسول جو کہ
 مرتد واجب القتل ہوں ان کو جملانے کی غرض سے دُرود شریف بالاعلان پڑھنا کس قدر
 عبادت ہو گا —

مکر ۱۰: — بعض گستاخانِ رسول بات بنانے کی غرض سے برائے مکرو فریب
 کہتے ہیں کہ — ہم دُرود سے تو نہیں روکتے، البتہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دُرود آہستہ
 پڑھو — بلند آواز سے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے —

جواب ۱: — اول جواب یہ ہے کہ فقہی اصول مسائل! قرآن و حدیث کی روشنی
 میں بنائے جاتے ہیں — اکثر فقہی اصول میں چاروں فقہاء کا اتفاق ہے — انہی میں سے ایک
 اصول ہے کہ جو نیک کام اس طرح کیا جائے، جس سے دوسرے مسلمان بھی اس نیک کام میں
 شامل ہوں تو بخلوص و محبت کے درجات کے مطابق جتنا ثواب اللہ رب العزت عنایت فرمائے
 گا — اور ان سب کے برابر مُسْتَبَب یعنی جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں نے نیک عمل کیا، اُسکو
 اللہ رب العزت ثواب عنایت فرمائے گا — اسی طرح اجتماعی کھانے کی محفل میں کھانے
 سے قبل اگر کسی وجہ سے لوگ بسم اللہ پڑھنا بھول گئے — تب جو شخص بھی بلند آواز سے
 بسم اللہ شریف اس نیت سے پڑھے گا کہ جو مسلمان بھائی بسم اللہ شریف پڑھنا بھول گیا ہے وہ
 بھی بسم اللہ پڑھے تب تمام پڑھنے والوں کو ثواب ملے گا ہی مگر ان سب کے برابر ٹوٹل
 جتنا بلند آواز والے کو بھی ثواب جدا حاصل ہو گا — بالکل اسی طرح بلند آواز سے دُرود شریف
 پڑھنے والے کا دُرود سن کر دُرود پڑھنے والوں کے ٹوٹل جتنا بلند آواز والے کو بھی ثواب جدا
 حاصل ہو گا — آج کے پُر فتن دور میں جب کہ ہر شخص کسی نہ کسی خلافِ شرع فعل میں مصروف

ہے۔ اگر کوئی نیک کام کرے۔ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ دوسرے کو بھی نیک کام یاد دلانے۔ اور وہ بھی اس قدر اہم کہ۔ خود خالق کائنات۔ اور اُس کے مضموم فرشتے جس فعل میں ہر آن مشغول ہوں۔ اُس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ ہا۔ ایسے فعل سے روکنے کی جرأت کون مسلمان کر سکتا ہے۔ ہا۔ ایسے عظیم فعل اور بلند آواز سے دُرود کے روکنے کی جرأت تو کیا۔ ہا۔ کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ البتہ وہ جس کا دل اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت سے خالی۔ یا خود گستاخِ رسولِ فرقے کے کسی بھی ٹوٹے یا گڑھے سے تعلق رکھتا ہو۔ جس کی وجہ سے اُس کا اختلاف شرعی اختلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ گستاخانِ رسول کے مکروں سے ہر مسلمان کو بچائے آمین۔

بلند آواز سے دُرود پڑھنے پر قرآن و حدیث کے دلائل

جس اصول کو گستاخانِ رسول رات دن ہر مجلس میں بیان کرتے ہیں۔ مگر جب اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان۔ یا اُن سے محبت و عشق سے متعلق بات ہو۔ وہاں وہی اصول ملنے سے انکار گستاخانِ رسول کی عادت و خصلت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسے موقعوں پر وہ کہتے ہیں کہ جناب ہمیں حدیث دکھائیں کہ جس سے دُرود شریف بلند آواز سے پڑھنے کا مفہوم نکلتا ہو۔ ہا۔

جواب ۲: لہذا اُن کی یہ آرزو بھی پوری کی جاتی ہے۔ جبکہ ہر کام کا جواز و عدم جواز یا ثبوت!۔ شرع شریف میں ذیل کے چار اصول پر منحصر و موقوف ہے۔

① کتاب اللہ ② حدیثِ رسول ③ اجماعِ اُمت ④ قیاسِ مجتہد
جب بفضلہ تعالیٰ دُرود شریف آذان سے قبل بلند آواز سے پڑھنے پر اجماعِ اُمت لگا۔ اور سیکڑوں سال ہا سال سے عرب میں جاری رہا۔ ڈیڑھ سو سال سے

یہودیوں عیسائیوں نے ترکی کا ذور توڑنے کی خاطر وہابیوں نجدیوں کو قہم اور اسلحہ کی مدد دیکر عرب پر قبضہ کرایا تب انہوں نے ایک ایک مسجد سے دُرود اذان سے قبل پڑھنا ختم کرایا۔ بعض مساجد کے مینار پر اذان سے قبل دُرود شریف پڑھنے پر ایک کے بعد ایک اس طرح سات مؤذنوں کو لگانا گولی سے شہید کیا۔ جہاں وہابیوں کا تسلط نہیں ہے ان ممالک میں اب بھی اذان سے قبل دُرود شریف پڑھا جاتا ہے۔ غرضیکہ سوائے گستاخانِ رسول کے۔ کہ گستاخی کے سبب مُرتد کا اختلاف!۔ اختلاف نہیں۔ اور کوئی مسلمان اہل علم اس عظیم عمل کو بُرا نہیں جانتا۔ بلکہ باعثِ خیرِ کثیر سمجھتا ہے۔ اور آبادی پر برکات کا باعث جانتا ہے۔ پھر بھی گستاخانِ رسول کے مکارانہ سوال! مثلاً اجماعِ اُمت سے انکار کر کے حدیث طلب کرنا۔

اب دیکھتے ہیں کہ حدیث کے بعد کیا یہاں بنا تے ہیں۔ ۹۔

جواب ۳: حدیث قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى قَائِمَاتٍ ذُهِبُ بِالنِّفَاقِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”مجھ پر بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنا نفاق کو
دور کرتا ہے۔“ (مقام الاخلاق ص ۱۱۶ مطبوعہ مصر)۔

اس میں شک نہیں کہ بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنے سے مسلمانوں میں یقیناً نفاق ختم ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں لڑائی کے وقت ترشی، سرد پڑ جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ جن گستاخانِ رسول نے سیکڑوں ہٹری ہٹری گالیاں حضور علیہ السلام کی شانِ پاک میں لکھ کر مسلمانوں میں اختلاف پیدا کئے۔ مذکورہ حدیث پر اگر وہ بھی عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ دُرود کی برکت سے گستاخانہ عقائد سے بھی توبہ کر لیں۔

جواب ۴: قارئینِ کرام! اگر ان کی ڈبل پالیسی سے آگاہی حاصل کرنی ہو

رجہ ذیل عبارات پڑھیں جس میں بلند آواز سے ذکر کے مضمون پر کتاب لکھی گئی

یا رسول اللہ والادُور و شریف — حاجت روائی، دستگیری وغیرہ پر بھی تحریر ہے۔
 یوں جی چاہتا ہے کہ دُور و شریف زیادہ پڑھوں۔ وہ بھی ان الفاظ سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
 عَلَیْكَ یا رَسُوْلَ اللہ“ — تصنیف: اشرف علی تھانوی، کتاب ”شکر النعمۃ بذكر رحمة الرحمن ص ۱۸“
 یہی تھانوی جی اپنی تصنیف نشر الطیب فی ذکر النبی الحَبِیب کے ص ۱۹ پر لکھتے ہیں —

یا شفیع العباد خذ بیدی انت فی الاضطرار معتمدی
 دستگیری کیجئے میری نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
 آگے کہتے ہیں —

جواب ۵: — قارئین کرام! — یہ تھا اللہ تعالیٰ کے محبوب نے ہی اپنا ذکر بلند آواز سے
 کرنے کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ — اے رب نے بھی اپنے محبوب سے ان الفاظ میں
 ارشاد فرمایا — وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ — اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا
 سورۃ نثر آیت ۴، تمہارا ذکر بلند کر دیا — کا جملہ بتا رہا ہے کہ — ”ذکر بلند“ — خالی
 دل میں نہیں کہ خود کے سوا کوئی سُن بھی نہ سکے — کیونکہ اس کو ذکرِ خفی کہا جاتا ہے — بلکہ
 آیت مبارکہ میں ذکر کے ساتھ بلند کا لفظ بھی ہے — یعنی علی الاعلان ذکر کا مفہوم ہے —
 — اور خیال ہے کہ وَرَفَعْنَا — ماضی کا صیغہ ہے — یعنی عہدِ میثاق میں —
 انبیاء کے اجتماع میں — جنت، عرش و فرش پر — خطبوں میں — کلمہ میں —
 اذانوں میں — اچھے قابلوں سے — اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ ذکر بلند
 فرمایا — اب اگر کوئی بد نصیب اللہ کے محبوب کا ذکر بلند نہ کرنا چاہے تب
 وہ اپنی قسمت کو روئے — اور اگر مسلمانو! کو بھی ذکر بلند کرنے سے روکتا ہے —
 تو وہ آؤ اُمود! اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ — خود رب کائنات سے لڑتا

دل لیتا چاہتا ہے۔

ذکر بلند کر اُن کا کریں م شرک لے پھرتے ہیں

یعنی وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ شرک اکبر لگتے ہیں

مکر ۱۱: — مندرجہ بالا دلائل و حوالجات اگرچہ ہزار بھی ان دیوبندیوں وہابیوں، مودودیوں، تھانویوں، سلفیوں، روپڑیوں، غیر مقلدوں کو دیئے جائیں، پھر بھی کسی نہ کسی طرح نیکی سے روکنے کے یہاں بناتے ضرور ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ سوال عام مسلمانوں کو بہت پریشان کرتا ہے۔

”بعض لوگ علی الصبح جُنبی ہوتے ہیں۔ اس حالت میں دُرود شریف سُننا بے ادبی ہے“

جوابات:۔ اول جواب: تو یہ ہے کہ تم یعنی دیوبندی صبح کی اذان سے قبل

دُرود شریف بلند آواز سے نہ پڑھا کر و بقیہ عیاروں اذانوں سے قبل بلند آواز سے پڑھا کر۔

دوم جواب:۔ یہ کہ پہلے آپ صبح کی اذان بلند آواز سے پڑھنا بند کریں۔ کہ اس

میں بھی اللہ و رسول کے اسماء اور گواہی کے الفاظ ہوتے ہیں۔

سوم جواب:۔ یہ کہ یہ اعتراض ایسا ہی ہے جیسے کوئی دہریہ کہے کہ بعض لوگ صبح

بنی بنی سی کی خبریں وغیرہ سُننے کی غرض سے ریڈیو بجاتے ہیں۔ اور کوئی غیر ممالک کے صبح

ہی صبح گلنے سُنتے ہیں۔ لہذا اذان یا نماز بلند آواز سے لاؤڈ سپیکر پر نہ پڑھی

جائے۔ لاحول و لا قوۃ

چہارم جواب: یہ کہ مسئلہ: جُنبی پر دُرود سُننے سے کوئی گناہ نہیں۔

لبتہ بے غسلہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ قرآن پاک کو چھو نہیں سکتا۔

قرآن پاک پڑھ نہیں سکتا۔ قرآنی دعائیں صرف دُعا کی تیت سے پڑھ سکتا ہے۔ اور

منور بانی قرآن پاک پڑھ سکتا ہے مگر صرف ثواب میں کمی آئے گی۔ قرآن پاک پڑھنے

پیر حزان کے چھو نہیں سکتا۔ اور اگر ہاتھ پر کپڑا ہو، پھر ورق بھی پلٹ سکتا ہے۔
پنجم جواب: اگر سننا مکروہ یا بے ادبی ہو تو پہلے خود شبیہ قرآن صبح تک پڑھنا
 بند کر دو۔ اس عاجز کی اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ گستاخانِ رسول کی تمام ٹولیوں اور
 فرقوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ ورنہ ان کو اصحابِ فیل کی طرح نیست و نابود فرمائے آمین۔
مکر ۱۲: دیوبندی۔ وہابی۔ مودودی۔ تھانوی۔ غیر مقلدین
 سیدھے سادے سنیوں کو یہ کہہ کر بھی دُرُود شریف سے نفرت دلاتے ہیں کہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ میں۔ اللہ صاحبِ کائنات آخر میں مُنہ سے ادا کرتے ہیں۔

اس طرح رسول کو خدا سے بھی بڑھا کر مشرک ہو جاتے ہیں۔
جواب: اس طرح انبیاءِ کرام کے صفاتی ناموں سے پکارنا یا لکھنا بھی شرک
 ٹھہرے گا۔ مثلاً۔ آدم صلی اللہ علیہ وسلم۔ نوح بنی اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ
 موسیٰ کلیم اللہ۔ عیسیٰ روح اللہ۔ اللہ کے محبوب فرماتے ہیں کہ۔ انا حبیب اللہ،
 یعنی میں حبیب اللہ ہوں۔ تقریباً تمام انبیاءِ کرام نے خود کو ایسے ہی القابوں سے
 اپنی اُمت کو متعارف کیا۔ بتاؤ وہابیو، دیوبندیو، تمہارا شرک کہاں تک گیا، تم
 نے انبیاءِ کرام کو بھی مشرک بنا دیا۔ معاذ اللہ

جواب: یہ کہ اس طرح خود بھی گستاخانِ رسول مشرک ہوئے کہ ان کے
 خود کے نام بھی ان کے اپنے اصول سے شرکاً نہ ہیں۔ مثلاً۔ غلام اللہ، عبد اللہ
 عبید اللہ۔ اسی طرح ان کی خواتین بھی، بسم اللہ۔ سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ، وغیرہ
 بعض وہابی مرد اس طرح کے نام بھی رکھتے ہیں۔ نجیب اللہ، محیب اللہ، فضل اللہ، کرم الہی
 رحم الہی، نور الہی والے تو کئی اعتبار سے مشرک ہوئے۔ ہا۔
 اسی طرح اللہ کے صفاتی نام آخر میں ہوتے ہیں۔ عبدُ الکریم، عبدُ الرحیم

عَبْدُ الشُّكُورِ، عَبْدُ الْغُفُورِ، عَبْدُ الْمُجِیدِ، عَبْدُ الْحَمِیدِ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَبْدُ اللَّهِ، عَبْدُ الْقُدُّوسِ وغیرہ میں عَبْد پہلے اور خود اللہ تعالیٰ کا اسم خاص اور صفاتی نام آخر میں۔ اس طرح تم اپنے ہی ناموں کی وجہ سے مشرک ہوئے۔ ۱۔ دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ نام کے بارے میں کیا خیال ہے۔ ۲۔ کیا تمہارے اپنے اصول کے تحت نام اس طرح کے ہونے چاہئیں۔ یعنی اللہ آدم ۱۔ اللہ نوح ۲۔ اللہ ابراہیم ۳۔ اللہ موسیٰ ۴۔ اللہ عیسیٰ ۵۔ اللہ محمد ۶۔ معاذ اللہ ۷۔ علیہم السلام ۸۔ اور تمہارے کیا اس طرح بھی نام ہونے چاہئیں یعنی اللہ غلام ۹۔ اللہ عبد (اللہ بندے) ۱۰۔ کریم بندہ ۱۱۔ رحیم بندہ ۱۲۔ شکور بندہ ۱۳۔ غفور بندہ ۱۴۔ وغیرہ وغیرہ معاذ اللہ ۱۵۔

قارئین! اپنے دیکھا کہ اگر اللہ رب العزت کا اسم پاک آدم و نوح، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے شرع میں لکھنے یا کہنے سے کس قدر عظیم گناہ کا سبب بنتا ہے۔ اور قارئین! اپنے یہ بھی دیکھا کہ یا رسول اللہ کے آخر میں اسم باری تعالیٰ ہونے پر تو گستاخانِ رسول اعتراض کرتے ہیں مگر اپنے ناموں کے آخر میں خود باری تعالیٰ کا اسم لگاتے ہیں تو اس پر شرک کا دورہ نہیں پڑتا۔ انکا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ دُرُودِ سلام نہ پڑھا جائے۔ مکر ۱۳!۔ میرے پیارے اسلامی بھائیو! ان گستاخانِ رسول کی زبان پر بات بات پر یہ دو جملے بُہت رداں رہتے ہیں اور یہ اپنے مدارس میں چھوٹے سے بڑے تک شاگرد کو یہی درس دیتے ہیں کہ سُنّی رسول کو خدا سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ دوم یہ کہ سُنّی رسول کو خدا سے ملاتے ہیں۔

جواب اول: پہلی افواہ کا جواب تو ہم قارئین مکر نمبر ۱۲ کے جواب میں پیش کر چکے ہیں۔ اب دوسری افواہ کا جواب حاضر ہے۔ ”سُنّی رسول کو خدا سے ملاتے ہیں۔“ بے پڑھا شخص بھی جانتا ہے کہ کلمہ میں۔ اذان میں۔ اقامت میں۔ خطبوں میں۔ خصوصاً قرآن حکیم میں، اور تمام انبیاء کرام کے کلمات میں مثلاً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَدَمَ رَسُولُ اللَّهِ۔ اِسْحَاح

دیگر انبیاء کرام کے اسماء۔ اللہ تعالیٰ کے اسم خاص سے ملنے نظر آتے ہیں۔ اور اسی طرح انبیاء کرام ان القاب سے آج تک متعارف ہیں یعنی۔ صفی اللہ۔ نجی اللہ۔ خلیل اللہ۔ کلیم اللہ۔ روح اللہ۔ حبیب اللہ۔ رسول اللہ۔ نبی اللہ۔ ولی اللہ۔ ملنے کی حد تو یہ ہو گئی کہ نماز جیسی اللہ تعالیٰ کی عبادات تک میں آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اور سلام کے بعد دُرود بھی شامل اور ملا نظر آتا ہے۔ بلکہ دُرود و سلام نماز کا ہی حصہ ہے اے وہابیو!۔ یہ تیرہویں چودھویں صدی کے مجدد مولینا احمد رضا خان نے یا حضور علیہ السلام کو آج کے سُنّیوں نے تو نہیں ملایا۔ اب تم ہی بتاؤ ملائے والا تمہارے عقیدے میں کیا ہوا۔؟

جواب دوم: یہ کہ ہم سنی رسول کو خدا سے کیا ملائیں گے۔ رسول تو خود ہی خدا کے منحرف بندوں کو خدا سے ملانے تشریف لاتے ہیں۔ اور ہر نبی۔ ہر رسول۔ کا مقصد تشریف آوری ہی ہوتا ہے کہ۔ جو خدا سے دور ہوں ان کو خدا کے قریب کریں رسول اکرم حبیب حق نے تمام باطل مٹا کے چھوڑا دلوں سے نقشِ دوئی مٹا کر بشر کو حق سے ملا کے چھوڑا۔

جواب سوم: یہاں ملنے سے متعلق صرف ایک آیت کریمہ پیش کی جاتی ہے۔
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ ترجمہ: تو اُس جلوے اور اُس محبوب میں دو ہاتھ کا
— سورہ نغم آیت ۹ — فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم

صوفیا فرماتے ہیں کہ جب کسی کو آغوشِ محبت میں لینا ہوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کی کمانیں ملا کر دائرہ بنا لیتے ہیں اور بیچ میں محبوب کو لیکر گلے لگاتے ہیں۔ یعنی رحمتِ الہی نے اپنے محبوب کو اپنی آغوش میں لیکر ایسے گلے لگایا جیسے پیارا پیارے سے گلے ملتا ہے،
— تفسیر نور العرفان — وہابیو! جب کسی کو گلے لگانے کی غرض سے دونوں ہاتھوں کو کمان کی شکل میں کشادہ کرتے ہیں۔ اللہ ربُّ العزت تو۔ قوسین

یعنی دو کمانوں سے اُڑا دینی۔ گویا اُس سے بھی نزدیک تر ارشاد فرمائے۔ اور تم ملنے کو شرک ٹھہراتے ہو۔ اب تم اپنے رب پر کیا فتویٰ گڑھو گے۔ ہا۔ اے دیوبندیو!۔ اس سے بھی اور زیادہ ملنا کیا ہو گا؟۔ جس طرح کمر دائرہ کو اس طرح نور الہی، رحمت الہی گھیرے ہوئے۔ اس مضمون پر۔ اور ان کے اس خود ساختہ شرک پر ایک ضخیم کتاب لکھی جاسکتی تھی خصوصاً قرآن و حدیث سے اس مضمون پر کہ۔ جو لوگ اللہ عز و جل کے محبوب کو اللہ سے جدا کرتے۔ جدا سمجھتے۔ اور جدا جانتے ہیں۔ ان پر اللہ واحد قہار کیا کیا غضب فرماتا ہے۔ اور اس مضمون پر کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔ جس نے رسول کو ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی۔ جبکہ وہ ایذا سے پاک ہے۔ جس نے رسول کو صرف یہ کہا کہ ”محمد غیب کیا جانیں“۔ ہا۔ اُس نے اللہ۔ اور اُس کی آیتوں۔ اور اُس کے رسول سے ٹھٹھا کیا۔ سورۃ توبہ آیت ۶۵۔

يَخْلِقُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا
كَلِمَةً الْكُفْرُ وَكَفَرُوا بِعَدِ اسْلَامِهِمْ ط

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی، اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ سورۃ توبہ ۷۲۔
قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ سورۃ توبہ ۶۶۔
اور وہ آیات جن کو شیطان منافق گستاخانِ رسول نے جھٹلایا، منسی اڑائی۔ اور آج بھی جھٹلاتے۔ منسی اڑاتے ہیں مثلاً۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ پر بڑا فضل ہے۔ سورۃ نسا آیت ۱۱۳۔
عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ اَحَدًا غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں
اَلَا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورۃ جن ۲۷) کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورۃ تکویر ۲۳) اور یہ نبی غیب بتانے میں بخسبیل نہیں۔ وغیرہ وغیرہ

جواب چہارم: تمام وہابیوں۔ ندویوں۔ مودودیوں۔ دیوبندیوں۔ غیر مقلدوں سے سوال ہے کہ۔ ہر مسلمان۔ ولی۔ نبی۔ کا مقصد عبادت کیا ہوتا ہے۔ ہا اگر تم کہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا۔ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اور شیطان مردود کی کوشش کیا ہوتی ہے۔ ہا اگر کہو کہ مخلوق خدا۔ اللہ تعالیٰ سے دور رہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ کرے۔ اب اپنے اعتراض کہ ”سُنی رسول کو خدا سے ملاتے ہیں“ کو بار بار پڑھو۔ اور دماغ سے سوچو کہ شیعوں پر خدا سے دور کرنے کا الزام ہے یا نزدیک کرنے کا۔ ہا اور تمہارا اپنا مشن کیا ہے۔ ہا۔ اور تم اللہ سے دُوری پسند کرتے ہو یا نزدیکی۔ ہا۔

جواب پنجم: گائے کشی بندہ کی تحریک۔ ماتھے پر قشقہ، تلک کی تحریک۔ ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعروں کی تحریک۔ ہندوؤں کی وید۔ اور قرآن مجید کو ایک جھوٹے میں جھلانے کی تحریک۔ گاندھی کا ہندو لہجہ مسلمانوں میں اب تک ہندوستان میں پہنچنے کی تحریک۔ مسلمانوں کے قاتل نہرو کو اَمَنُ گَارَسُوْلُ اور رَسُوْلُ السَّلَامُ کہنے کی تحریک۔ پاکستان کے خلاف۔ کانگریس کو کامیاب کرانے کی تحریک۔ کمیونسٹ نظام کو۔ اسلامی سوشل ازم نام دیکر پاکستان میں لانے کی تحریک۔ ضیاء الحق کے ذریعہ۔ اہلسنت کے حلقہ انتخاب میں لسانی جماعت پیدا کر کے اُن کے نمائندوں کو اسمبلی میں لانے کی تحریک۔ مساجد اہلسنت پر قبضہ کرنے کی تحریک۔ اسلامی ممالک پر اسرائیل کی بالادستی کی خاطر مسلمان ملک کو بالکل تباہ کرنے کی غرض سے یا امریکہ المدد کہہ کر بلانے اور یہودیوں، عیسائیوں سے ڈیڑھ ماہ رات اور دن مسلم عوام پر لاکھوں ٹن بم برسانے۔ اور برسوانے کی تحریک۔ غرضیکہ تم نے اس طرح کی سینکڑوں تحریکیں چلا کر جس سے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کی سرتاپا رحمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دُور ہو کر جہنم کا لینڈ بن جائیں۔ کیا تم نے یہ سب تحریکیں اسی غرض سے چلائیں۔ ہا۔ ارشاد باری ہے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ ترجمہ: ہم اللہ کے مال ہیں۔ ہم کو اُسی کی طرف جانا ہے۔
 وہاں یو!۔ دلیو بند یو!۔ اُسی کی طرف کیوں جانا ہے! تمہارے نزدیک تو رسول تک
 کا خدا سے ملنا بھی شیرک ہے۔

جواب ۱ ایک بار امام اہلسنت سے کسی وہابی نے کہا کہ جناب تم حضور کو۔ اللہ سے
 بڑھا دیتے ہو۔ اُس پر امام احمد رضا خان صاحب قدس سرہ نے اُن کی طرف کاغذ
 قلم بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ ”اُس پر تم اللہ عزوجل کی حد مقرر کر دو تاکہ احتیاط کی جائے۔“
 قارئین کرام! اگر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی صفات عقل انسانی
 میں آجائیں تب صفات کو محدود کر نیوالا دماغ بڑا ہوا۔ اس طرح ذات و صفات
 باری تعالیٰ لا محدود نہ رہیں۔

جس طرح اردو میں چھوٹے کو تم۔ اور بڑے کو آپ۔ کہہ کر مخاطب
 کرتے ہیں۔ اور تقریباً ہر زبان میں یہ احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہے۔ وہابیہ دلیو بند یہ
 نے قرآن کریم میں لفظ قُلُّ کا۔ آپ فرمادیجئے۔ ترجمہ کیا ہے۔ جیسے کہ
 اللہ تعالیٰ سے معاذ اللہ حضور کا درجہ بلند ہو۔ جبکہ امام احمد رضا خان نے
 قُلُّ۔ تم فرماؤ۔ ترجمہ کیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کا خالق ہے۔ لہذا تم کہہ کر مخاطب فرما سکتے ہو۔ اسی طرح اُمّت
 کے حق میں حضور علیہ السلام کا ہر قول۔ فرمان عالیشان کی حیثیت رکھتا ہے۔
 لہذا تم فرماؤ۔ ترجمہ کیا۔ وہابیو! دلیو بند یو!۔ بتاؤ رسول کو کس نے بڑھایا یا
 ہماری دُعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے پیارے نبی نور مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ہر آن اپنا قرب خاص عطا فرمائے۔ اور جو مسلمان! گستاخانِ رسول
 کی مسلسل کوششوں اور اُن کی تحریکوں کے ذریعہ اسلام اور اللہ عزوجل و رسول خدا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دُور ہو گئے ہیں۔ وہ بھی قریب ہو جائیں۔ آمین۔

<http://fb.com/ranajabirabbas>

غور فرمائیں! — اس جنگ میں کُل صحابہ ہی تھے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ساتھ ہی یہ جنگ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ جنگ میں یا مُحَمَّدًا اکابرنا شعار صحابہ تھا۔ جبکہ تھے بھی مزارِ اقدس سے دُور — مزید معلومات کے لئے کتابِ راہِ حق — ندائے یارِ رسول اللہ — جابر الحق مفتی احمد یار خان شواہد الحق یوسف بن اسماعیل نبھانی مطالعہ فرمائیں —

کتنے بے وحدت میں نجدی۔ مدعی توحید کے
یابی منہ سے کہا۔ اور شرک اکبر ہو گیا

جواب دوم: اگر حقیقت میں اے دیوبندیو! آپ کا اعتراض برائے اعتراض نہیں ہے۔ اور اس اعتراض میں آپ غلط ہیں۔ تب آپ! اپنے بتائے ہوئے اصول پر ہی عمل شروع کر دیں۔ اور لفظِ یاء کے بغیر والا دُرود ہی اذان سے قبل پڑھا کریں۔ البتہ اُس میں سلام کے الفاظ بھی ہوں۔ مگر اُن کریم کی کامل آیت پر آپ عامل کہلائیں۔ جس طرح الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ میں دُرود اور سلام موجود ہے۔

جواب سوم: جب کہ رات دن دنیا کے کونے کونے میں خالص رب کی عبادت نماز تک میں التحیات شریف میں وہی یا والا سلام السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھا جاتا ہے بلکہ پڑھنا واجب ہے۔ پھر یا والا دُرود سلام اذان سے قبل پر کیوں اعتراض ہا

مکر ۱۵: — جناب یا والا سلام نماز کے اندر تو جائز ہے۔ اذان سے قبل جو دُرود یا والا پڑھا جاتا ہے۔ اُس وقت بھی پڑھنے والا کیا نماز میں ہی ہوتا ہے۔ ہا۔

جواب اول: دشمنانِ رسول کو اتنا بھی — علم نہیں — کہ جو چیز روزہ سے باہر کھانی جائز — یا نماز سے باہر جائز ہو۔ وہ ممکن ہے کہ روزہ نماز میں ناجائز و حرام ہو۔ مثلاً نماز یا روزہ میں پانی پینا۔ کھانا کھانا وغیرہ ناجائز — مگر جو چیز نماز یا روزہ میں بھی جائز ہو۔ وہ روزہ یا نماز کے باہر بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی مثلاً — ہوا کھانا۔

سخت سردی میں دھوپ کھانا — غم کھانا — غصہ پینا — رحم — ترس کھانا — روزہ میں بھی جائز — اور روزہ — نماز کے باہر بھی جائز — کیا ایسا بھی دنیا میں کوئی ہے جو سمجھے کہ ہوا کو ہمارے اندر تو کھا سکتے ہیں — مگر ہمارے باہر ہوا کھا ماسرا ہے یا بدعت ہے یا شرک ہے — ہا — یا روزہ کی حالت میں غصہ پی سکتے ہیں — مگر روزہ کے باہر غصہ پینا — بدعت ہے یا شرک ہے — ہا یا سردیوں میں برقیلے مقام پر نماز میں دھوپ کھا سکتے ہیں — مگر نماز کے باہر دھوپ کھانا بدعت ہے یا شرک ہے — ہا — یا روزہ کی حالت میں قسم کھا سکتے ہیں — رحم کھا سکتے ہیں — ترس بھی کھا سکتے ہیں — مگر روزہ کے باہر صحیح بات پر بھی قسم کھانا — رحم کھانا — ترس کھانا شرک ہے یا بدعت ہے — ہا — اگر اس طرح کہنے والا کوئی شخص ہے تو وہ قرآن حدیث سے اس کا ثبوت پیش کرے —

نوری بتاؤ اس کا نام — پینا حلال ہے کھانا حرام —
اگر اے دشمنانِ رسول! تمہارا اللہ ناقص ذہن نہیں ہے تو پھر تم اپنے نبی پر کم از کم دینی سلام جو نماز کے اندر پڑھتے ہو اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا اللّٰہی اذان سے قبل اور نماز سے قبل بھی پڑھ سکتے ہو — اور اگر پہلے لا علم تھے کہ جس کی وجہ سے چڑھتے تھے — مگر اب کیا علم ہونے پر اذان سے قبل یا الادا درود و سلام پڑھنا شروع کر دو گے — ہا — اگر کسی وجہ سے یا الادا درود و سلام اذان سے قبل نہ پڑھ سکو تب بغیر یا والا ہی درود و سلام اذان سے قبل پڑھنا شروع کر دو —

جواب دوم: اس میں شک نہیں کہ — یا — قریب کیلئے بولا جاتا ہے اور مخاطب کا صیغہ ہے — اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہم گناہوں کے سبب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت دُور بھی ہیں — مگر آقا و مولیٰ تو ہم سے قریب ہیں — جس طرح اللہ رب العزت اپنے بندوں کی شرے رگ سے قریب ہے — مگر جو جتنا گنہگار ہے — وہ اُس قدر ہی اپنے پیارے رب سے دُور ہے — اے دشمنانِ رسول! تم بھی تصور

کرتے ہوئے کہ ہم اُقاؤ مولیٰ سے دُور ہیں مگر اُقاؤ مولیٰ تو قریب ہیں۔ اسی تصور سے تم مخاطب کا صیغہ یا والدُ درود و سلام اذان سے قبل شروع کر دو۔

قلبِ مومن مصطفیٰ آباد ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی۔ نورانی قریبے متعلق آگے بھی

ایات پیش کی جائیں گی۔ **قطعاً**

عجب شان کا ہم بشر دیکھتے ہیں اُسی کے ہیں جلوے جدھر دیکھتے ہیں

لگاتے ہیں نعمہ رسالت کا جب ہم تو جلتا کسی کا جسگر دیکھتے ہیں

میرے پیلے اسلامی بھائیو!۔ ایسا کہنا یا کہنے والا کوئی مسلمان دنیا میں

نہیں ملے گا۔ اور یقیناً نہیں ملے گا کہ جو چیز نماز تک میں جائز ہو مگر نماز کی باہر

بدعت یا شرک ہو۔ مگر۔ دیوبندی۔ وہابی۔ نجدی۔ نماز میں اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ۔ تو بغیر چون چراپڑھ لیتے ہیں۔ مگر نماز کے باہر ہی سلام یا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللہ۔ بن خود پڑھتے ہیں۔ اور جو مسلمان

پڑھتے ہیں انکو طرح طرح سے بہانے بنا کر روکتے ہیں۔ بلکہ پڑھنا شرک

بدعت کہتے نہیں تھکتے۔ دیگر بہانوں سے ایک بہانہ یہ بھی ہے کہ۔

مکر ۱۶:۔ بات یہ ہے کہ مدینہ جا کر یابی۔ یا رسولُ والا سلام جائز ہے

اور دور سے یہ سلام۔ یہ دُرو پڑھنا شرک یا بدعت ہے۔

جواب اول: پھر تو نماز میں بھی روضہ انور کے قریب ہی پڑھنا جائز ہو گئی ہے۔

کیونکہ التحیات شریف میں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ جس کے معنی ہیں۔

يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ اگر دُرو و شریفین لفظ یا شرک بدعت ہے تب

نماز کے سلام میں بھی تمہارے نزدیک شرک بدعت ہو گا۔ ہا پھر تو دور رہ کر وہابی،

دیوبندی۔ نماز میں نہ پڑھ کر شرابی آیت جس کا ترجمہ: بیشک شرک ظلمِ عظیم ہے

دوری خطہ (۱۴) سیدیں درود

پر عمل کی غرض سے بے نمازی ہی ”مکر مٹی میں ملتے ہوں گے“ یا التحیات میں
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ قَصْدًا انہیں پڑھتے ہوں گے یا۔ جبکہ التحیات کا ہر ہر لفظ
نماز میں پڑھنا واجب ہے۔

جواب دوم: جو وہابی!۔ دیوبندی!۔ روضہ النور سے دُور رہ کر مکمل
التحیات نماز میں پڑھتے ہیں۔ وہ گستاخانِ رسول وہابیوں۔ دیوبندیوں کے
نزدیک مشرک ہوئے یا۔ یا بدعتی یا۔

جواب سوم: اے وہابیو!۔ دیوبندیو!۔ تم جس کو خط۔ لفافہ۔ رُقْعہ،
عرضی۔ لکھتے ہو کیا وہ تمہارے سامنے ہوتا ہے۔ یا اگر سامنے ہوتا ہے۔ تب
لکھتے ہی کیوں ہو۔ یا گفتگو کیا کرو۔ اور اگر اس وجہ سے لکھتے ہو کہ وہ دُور ہوتا ہے
پھر کافی دُور ہونے کے باوجود۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ یعنی سلامتی ہو تم پر۔ کیوں
لکھتے ہو۔ یا۔ اُس وقت شیطان کا پڑھنا یا سبق۔ کہ دُور سے مخاطبُ الاسلام
پڑھنا شرک ہے۔ بھول جاتے ہو۔ یا۔ اگر تم لوں کہو کہ ہمارا رُقْعہ صحیح سلام قاصد
پہنچائے گا جس کو رُقْعہ لکھا گیا جب وہ پڑھنا چاہے گا۔ تب وہ رُقْعہ اُس کے سامنے
ہوگا۔ تو جواباً عرض ہے کہ۔ رُقْعہ کا سلام تو قبول اور کوئی اختلاف نہیں کہ قاصد
نے پہنچایا ہے۔ اور جس دُروود سلام کا قاصد معصوم فرشتہ ہو اور وہ بھی آقا و مولیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نام اور ولدیت کیساتھ یوں عرض کرے کہ فلاں بن فلاں دُروود
سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ بس تمہارے نزدیک یہی ”شُرک بدعت“ ہے کہ مخاطبُ
کا صیغہ کیوں بول دیا۔ اے نادانو! تمہاری ڈاک تو گم ہونے کا بھی اندیشہ ہے
کہ انسان خطا کا پتلا ہے۔ گم ہونے کی صورت میں مخاطب کا صیغہ بے مقصد ہو گیا۔
اور دُروود سلام کے نذرانے کی ڈاک کو تو گم ہونے کا بھی اندیشہ نہیں کہ اس کا قاصد تو معصوم
فرشتہ ہے۔

جواب چہارم: میرے پیارے اسلامی بھائیو! — ان گستاخوں سے دریافت کرو کہ احادیث کی کتب میں لفظ **يَا رَسُولَ اللَّهِ** روضۃ النور سے دُور رہ کر کیوں پڑھتے ہو۔ ہا احادیث بھی وہیں جا کر پڑھا کر دو۔ گستاخانِ رسول اس مسئلہ میں ایسے پھنستے ہیں کہ اگر روضۃ النور پر حاضر ہو کر ہی یا رسول اللہ جس حدیث پاک میں ہے پڑھیں تب اپنے بنائے ہوئے من پسند شرک میں غوطہ لگاتے ہوئے نظر آئیں گے کہ ان بد بختوں کے نزدیک صرف تین مساجد کے ارادے سے ہی سفر جائز ہیں۔ اور بقیہ تمام سفر خصوصاً روضۃ النور کی حاضری کی نیت سے سفر شرک ہے۔

— لاحول ولا قوت —

پوچھو کیا سزا دیتے ہیں	کس کس شرک سے تم بچ پائے
جائز رکھتے — گاتے یہ ہیں	تین مساجد کے ہی سفر کو
قدس کا سفر گناتے یہ ہیں	مسجد نبوی — بیت اللہ کا
شرک سفر ٹھہراتے یہ ہیں	ان کے سوا — کہیں کی نیت سے
کرتے یہ ہیں — کراتے یہ ہیں	بغیر نیت کے کوئی سفر کب
نیت پر ثواب چلاتے یہ ہیں	ہفتوں پہلے — سفر انیونڈ کی

گویا سنی پر ہی شرک کی

کلاشن کوف چلاتے یہ ہیں

یہ ماننا کہ کتابوں کے تراجم میں طرح طرح کی خیانت کرنے کے گستاخانِ رسول وہابی — دیوبندی ماہر ہیں۔ اور مضمون تبدیل کرنا تو ان کے نزدیک کوئی بات ہی نہیں — اب دلیری اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ احادیث کی کتب سے جو حدیث زیادہ وہابی کش نظر آئی — بڑی مہارت سے اُس کتاب سے وہ عبارت غائب کر دی عیسیٰ تھانوی نے شرح الصدر کا ترجمہ کر کے نور الصدر میں نصف کتاب سے زائد

انیس احمد نوری

کتاب کی احادیث و واقعات غائب کر دیئے۔ اسی طرح میاں محمد طفیل مورودی نے حضرت
داتا صاحب کی کتاب کشف المحجوب کا ترجمہ کر کے خیانت کی۔ اور عربی کی ضخیم کتاب
مُصنّف عبد الرزاق میں تو پہلے ہی خرد بُرد کی گئی۔ اور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ جنوری
۱۹۹۱ء میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ کس کس طرح۔ تفسیر روح البیان۔ مسند امام احمد
اور غوثِ پاک کی تصنیف غنیۃ الطالبین میں خیانت اور چوری کی گئی ہے۔
حتیٰ کہ قرآن کریم کے تراجم میں دالستہ خیانت کے ایسے فن دکھائے کہ اللہ عزوجل و
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں یہودہ۔ گستاخانہ الفاظ استعمال
کر کے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں۔ کے منافروں کے ہاتھ میں اسلام
کے خلاف دُودھارا خنجر کھنڈا دیا۔ مزید معلومات کیلئے مطالعہ فرمائیں کتاب
قرآن شریف کے غلط تراجم کی نشاندہی۔ مکتبہ نوریہ ضرویہ سکھر کی شائع کردہ

خدا کا مکر۔ فریب، اور دَاوَا
عاصی، گمراہ، بھٹکتا، نبی کو
ولی نبی پہ بتوں کی آیت
صبح، دوپہر، شام ہی کیا ہا
قرآن کی ہر ہر آیت سے
سُنی ترجمہ "کنز الایمان"
بند خجندی سے کراتے ہیں

پاک ہے ہر گستاخی سے یوں

پڑھنا شرک ٹھہراتے یہ ہیں

انیس اقصیٰ نوری

جواب پنجم: قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ اگر رب تعالیٰ نے نہ لیا ہوتا تو بہت
ممکن تھا کہ یہودی۔ اور عیسائی۔ پہلا کام ان گستاخانہ رسول سے قرآن کریم میں
بھی خیانت کا لیتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آئندہ ہزار ہا احادیث سے یا رسول اللہ

<http://fb.com/ranajabirabbas>

جگہ لفظ یا۔ یعنی اپنا منہ بولا شرک کس طرح برداشت کرتے رہے۔ ہا۔
 اور اب بھی برداشت کر رہے ہیں۔ ہا۔
 قارئین کرام! کیا یہ آنکھوں دیکھی تھی کھانا۔ اور دھوپ کے سوتے
 سورج کا۔ کیا انکار نہیں۔ ہا جبکہ مدینہ منورہ سے دور رہ کر۔ اور احایث
 کی کتب میں۔ یا۔ قرآن پاک میں۔ یا۔ نماز کی التحیات میں لفظ یا۔
 پڑھا جاتا ہے۔ پھر بھی بڑی ڈھٹائی سے ضد کرنا کہ۔ یا کے ساتھ دُرودِ سلام
 نہ پڑھنا چاہیے۔ آخر کیوں۔ ہا۔

حاضر ناظر

جواب ہفتم: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہابی۔ اور دیوبندیوں کی تمام ٹولیاں
 حضور اور آنحضرت کہیں بھی اور اپنی کتب میں لکھیں گی۔ جو مخاطب کا صیغہ ہے۔
 اور بالکل سامنے والے کیلئے بولا جاتا ہے۔ اور مستعمل فی یہ کہ حضور کہہ کر اپنے قریب
 بھی نہ جانیں۔ اور نہ مانیں۔ جبکہ حضور کے معنی ہی۔ سامنے۔ قریب والے
 حضور۔ حاضری۔ قُرب۔ نزدیکی کے ہیں۔ فیروز اللغات □
 یہی وجہ ہے کہ حاکم مجرم کیلئے حکم دیتا ہے کہ۔ مجرم کو میرے حضور پیش کرو۔
 درخواست اور عرضی! لفظ حضور سے شروع کی جاتی ہے۔ اور عرضی جسکو لکھی گئی۔
 جب وہ پڑھتا ہے تو عرضی اُس کے سامنے ہوتی ہے۔ اور عرضی کے سامنے پڑھنے
 والا ہوتا ہے۔ وہابیہ۔ دیوبندی کی جہالت و حسد اور زندگی
 کا اندازہ اس سے لگائیں کہ حضور بھی کہیں اور یا رسول اللہ کی یا سے بھی استقدر چڑیں
 کہ سنیوں کو قتل تک کر ڈالیں۔ اور یہ قتل کا سلسلہ صرف رائے وند۔
 لاہور۔ جھنگ۔ کراچی۔ کوئٹہ تک ہی محدود نہیں بلکہ گاؤں۔

دیہاتوں تک میں پھیلا ہوا ہے۔
 اسی طرح میرے پیارے سنی بھائیو! — یہ گستاخانِ رسول — حضور
 کو حضور بھی کہیں — جس کے معنی قریب سامنے والے کے ہیں — مگر حاضر جانتے
 کو شرک بتائیں — اور حاضر کو شرک کہنے کی دلیل مانگو تو دنیا کا ایک گستاخِ رسول
 قرآن و حدیث سے دلیل دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا — دعوے کے وقت — ان
 گستاخوں کا دماغ عرش پر ہوتا ہے — اور دعوے کی دلیل مانگی جائے تب
 تحتِ الشری میں جا پھپھتے ہیں — اور اگر پچھپا کر تو وہاں سے بھی غائب — اور
 کوئی عیار — مکار — تیار بھی ہوتا ہے — تو بجائے حاضر ناظر کے اللہ تعالیٰ کو —
 الموجود — البصیر ثابت کرتا ہے — جب کہ حاضر — ناظر — عربی لفظ ہیں —
 اللہ تعالیٰ کو یہ متنازعہ لفظ حاضر ناظر — کوئی گستاخِ رسول قرآن و حدیث سے ثابت نہیں کرتا
 آخر کیوں — ہا — ضرور کوئی بات ہے جو خاص — حاضر — ناظر لفظ یعنی صفت
 خاص خدا کیلئے — قرآن و حدیث — صحابہ کے اقوال — اور یہاں تک کہ — چاروں
 مجتہدین تک سے کوئی — دیوبندی — دہابی ثابت نہیں کرتا — حتیٰ کہ اللہ رب العزت
 کے نئیانونے اسماء الحسنیٰ میں اللہ رب العزت کا صفاتی نام — حاضر — ناظر — قیامت
 تک نہیں دکھا سکتا — اس کی تفصیلی وجوہات کتاب تسکین الخواطر فی مسئلہ حاضر و ناظر
 تصنیف لطیف حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں
 موطا العفرمائیں — یہاں انشاء اللہ تعالیٰ بہت اختصار سے اسماء الحسنیٰ کی بحث کے آخر
 میں پیش کریں گے — وہابیہ کے منہ بولے شرک فی الصفات!
 یہاں اللہ تعالیٰ کے چند صفاتی نام تحریر کئے جاتے ہیں — جن کا سہارا لے کر
 وہابیہ — سلفیہ — مودودیہ — غلام خانہ — تھانویہ — ندویہ — محمود احمد عباسی خارجیہ
 مسعودیہ عثمانیہ — دیوبندیہ — یعنی تمام خارجی فرقے — تمام مسلمانوں — ولیوں

نبیوں تک کو ان صفات سے اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی محروم کر کے شرک کی توپ چلاتے ہیں۔
 □ تقویت الایمان — توحید خالص — درس توحید دہانی — شرح اسماء الحسنیٰ اپنی تاج کمپنی وغیرہ کتب شاہد □
 اگر یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں — اور اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل صفات
 کسی کو عطا نہیں کیں — تب دہانی — دیوبندی ٹولی کے کسی فرد میں بھی یہ صفات
 ماننی شرک ہی ہوں گی۔

اچے کانیس اس مضمون میں — ان کی اس شرک کی توپ کا منہ انہی گستاخان
 رسول فرقت کے افراد کی طرف کرتا ہے — یعنی گستاخان رسول جو خود ساختہ شرک گھڑ کر
 مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں — ان کے وہی اصول ان گستاخوں کی طرف کرتا ہے
 اس طرح شاید ان گستاخوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا کا مفہوم — اور مجازی کا مطلب سمجھ میں
 آجائے — اور یہ تمام مسلمانوں حتیٰ کہ اولیاء — انبیاء تک کو مشرک بنانے سے
 باز آجائیں — آمین

ایک مغالطہ کا ازالہ : قارئین کرام! — وہابیوں دیوبندیوں کی تمام
 ٹولیاں لفظ ہی — کو بہت کھینچ کر یعنی کئی مد لگا کر ادا کرتی ہیں — مگر اچے کانیس
 نے صرف ایک ہی مد لگا لی ہے —

وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ : — یہ صفات اللہ ہی کی ہیں — ترجمہ: اور اللہ سنی
 سننے دیکھنے والا ہے — کیا وہابیو — دیوبندیو — کو سننے دیکھنے والا کہنا
 شرک ہوگا ہا — کیا اسی وجہ سے وہابیوں کی تمام ٹولیاں ”حق بات“ سننے دیکھنے
 سے بہری اندھی ہیں — ہا — کیا غیر اللہ کو سامعین — ناظرین — کہنا بھی دیوبندیوں
 کے نزدیک شرک ہے یا جامع کا صیغہ ہونے کی وجہ سے شرک ڈبل ہو گیا — ہا —
 کبیر : — صفت اللہ ہی کی ہے — کیا — دیوبندیوں میں — کوئی
 شخصیت نہ کبیر ہوئی — نہ ہے — نہ ہوگی — نہ تفسیر کبیر کو کبیر کہا — نہ حکیم کبیر

کو کبیر کہا۔ اور جس دیوبندی نے کہا۔ کیا وہ مُشرک۔ ہا۔ نماز جنازہ میں۔ الہی! بخش دے ہمارے ہر کبیر کو (یعنی ہر بڑے کو)۔ یہ بخشش کی دُعا اللہ کے لئے کیا کی جاتی ہے۔ ہا۔ یا غیر خدا کیلئے ہا۔ کبار۔ کبیر کی جمع۔ ترجمہ: بڑے لوگ۔ بزرگ لوگ۔ فیروز اللغات میں کیوں۔ ہا۔

خَبِيرُ: ترجمہ جانتے والا۔ بتانے والا۔ اللہ ہی جانتے والا۔ بتانے والا ہے۔ کیا غیر مقلد۔ وہابی۔ اور دیوبندیوں میں۔ سب خبر جاہل۔ اور نہ دوسروں کو خبر دینے والے ہا۔ نہ کسی سے نیکی کی بات جانی ہا۔ اور نہ کسی کو نیکی کی بات بتائی ہا۔ اور کیا جو انھیں جانتے والا۔ بتانے والا کہے وہ مُشرک ہا

عَزِيزُ: صفت اللہ ہی کی ہے۔ کیا اسی وجہ سے وہابی۔ دیوبندی عزیز غالب عزت والے نہیں ہا۔ اور کیا اسی وجہ سے اولیاء انبیاء کرام کی عزت پر بھی حملے کرتے ہیں۔ ہا اور اعزہ۔ عزیز کی جمع۔ مُعزز لوگ۔ بڑے آدمی۔ فیروز اللغات میں کیوں۔ ہا۔

رَوْفٌ رَحِيمٌ: صفات اللہ ہی کی ہیں۔ سورۃ توبہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ عظیم کو۔ رَوْفٌ رَحِيمٌ ارشاد فرمایا۔ کیا وہابیہ۔ دیوبندیہ کے نزدیک۔ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ نے مُشرک فی الصفات کا ارتکاب کیا ہا۔

عَلِيمٌ: صفت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ کیا وہابی۔ دیوبندی تمام ہی کے تمام بے علم جاہل ہیں ہا۔ کیا وہابیوں۔ دیوبندیوں کو اشتہاروں کتابوں اخباروں میں عالم اور علامہ سمجھنے والے سب مُشرک ہا۔ اور وہابیوں۔ دیوبندیوں کی تمام تصانیف کیا مُشرک بدعت اور جہالت کی پوٹلیاں ہا۔ اور مساجد مدارس بھی مُشرک بدعت اور جہالت کے کارخانے، فیکٹریاں ہیں ہا۔

حَلِيمٌ: صفت اللہ ہی کی ہے۔ کیا اسی وجہ سے وہابیوں۔

دیوبندیوں کی کسی ٹولی میں علم نہیں۔ ہا اور کیا اسی وجہ سے چھوڑے۔ غنڈے۔
 نو فر۔ اہلسنت کے قاتل۔ نبی۔ دلی کی شان پاک میں گستاخیاں کرنے
 میں دلیسر میں ہا۔ اور کیا انکو حلیم جاننا شرک ہا۔ اور حلیم کا مونث حلیمہ کیوں ہا۔
 کریم: صفت اللہ مہی کی ہے۔ کیا اسی وجہ سے وہابیوں کی تمام
 ٹولیوں میں کوئی کرم کرنیوالا نہیں۔ کہ ان گستاخوں کی تمام ٹولیوں نے انگریز کی مدد
 سے حجاز مقدس پر لاکھوں سنیوں کا قتل کر کے قبضہ جمایا۔ ہا اور کیا اسی وجہ
 سے اسرائیل امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ جاپان۔ وغیرہ کے یہودیوں سے
 عراق کے سنیوں کی آبادی پر لاکھوں ٹن بم برسوا کر اپنے ظالم ہونے کا ثبوت دیا۔ ہا
 اور کرم کی مونث کریمہ اور کریمہ کی جمع کریمات فیروز اللغات میں کیوں ہا۔
 حکیم: صفت اللہ مہی کی ہے۔ وہابی حکیم، حکیم اجمل خاں۔
 حکیم محمد سعید مہر دوواخانہ۔ حکیم عبداللہ غفر مقلد فیصل آبادی۔ کیا تمام
 وہابیوں۔ دیوبندیوں کی ٹولیوں کے نزدیک۔ تمام وہابی حکیم مشرک ہا۔ اور
 حکماء۔ حکیم کی جمع۔ یعنی دو سے زائد حکیم مرد۔ اور حکیمات، حکیمہ کی جمع۔
 معنی حکیم عورتیں۔ دانا عورتیں۔ اور پھر تھانوی جی کو حکیم الامت کیوں ہا۔
 عظیم: صفت اللہ مہی کی ہے۔ قرآن حکیم میں بلقیس کے تخت کو
 عظیم۔ عورتوں کے مکر کو عظیم۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کو عظیم۔ اور
 عرش اعلیٰ کو عظیم کہا گیا۔ کیا وہابیوں۔ دیوبندیوں کے نظریہ میں یہ قرآنی ارشاد
 بھی شرک۔ ہا کیا بڑے گناہ کو گناہ عظیم کہنا بھی شرک۔ ہا اللہ تعالیٰ کے محبوب
 کو محبوب اعظم۔ اور حضرت نعمان کو امام اعظم۔ امام حسین کو شہید اعظم۔ محمد علی جناح
 کو قائد اعظم۔ کہنا بھی کیا شرک ہا۔ پاکستان دشمنی کی بنا پر وہابی۔ دیوبندی،
 کانگریسی مولوی قائد اعظم کو۔ کافر اعظم کہتے تھے۔ جبکہ اس میں بھی لفظ اعظم موجود

ہے۔ عظیم یا عظیم غیر اللہ کو کہنا اگر شرک ہے۔ تب عظیم کی جمع عظماء۔ اور عظیم کی مؤنث عظمیٰ کیوں ہے۔

شہید:۔ یعنی گواہی دینے والا اللہ ہی ہے۔ کیا اسی وجہ سے ہابیوں دلیو بندیوں کی تمام ٹولیوں میں کوئی شہید نہیں کہ یہ صفت تو اللہ ہی ہے۔ اور کیا اسی وجہ سے شہید نہیں کہ گستاخ رسول خود کافر، مرتد واجب القتل ہیں جس کی سبب ان کی گواہی شہادت مردود۔ باطل ہے ہا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کے محبوب حضرت سیدنا امام حسین کو شہید عظیم کہنے والے کیا ذیل مشرک ہیں ہا۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو اللہ ہی پر زور دینے والے جب تفریط میں مبتلا ہوئے۔ تو امر کی یہودی جنرل کے زیر کمان یہودیوں۔ عیسائیوں سے اسلامی ملک عراق کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کا نام جہاد۔ اور مسلسل رات دن مسلمانوں کی آبادی پر حملے کرنے والوں کو مجاہد۔ اور عراقی مجاہدین کے ہاتھوں مرنے والوں کو شہید۔ اور مسلمان مجاہدین کے ہاتھوں بچ نکلنے والوں کو غازی۔ نجدی مفتیوں نے عراق پر امر کی حملہ سے قبل اور جنگ ختم ہونے سے پیشتر بھی نجدی وہابی مفتیوں کی جدہ کانفرنس کے اختتام پر فتویٰ سنایا۔ اور نشر کیا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط

شاہد:۔ صفت اللہ ہی ہے۔ پھر شاہد کی جمع شاہدین کیوں ہے ہا۔ گواہی پتھے کی مقبول۔ بھوٹے کی گواہی مردود۔ پھر وہابیہ نے کتاب یکروری۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ جہد المقل۔ براہین قاطعہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ کیوں ممکن مانا ہا۔ اور امکان کذب باری تعالیٰ عقیدے کو اپنی علامت کیوں مقرر کیا ہا۔ اور خدا کو جھوٹا ممکن ماننے پر بضد کیوں ہا۔ سورۃ فتح آیت نمبر ۸ میں اور دیگر مقام پر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاہد خود اللہ رب العزت

کا ارشاد سُرمانا بھی کیا۔ دیوبندیوں کے نزدیک شرک ہے۔ شاہد کے معنی مشاہدہ کرنا والا۔ واقع پر حاضر بھی۔ اور ناظر بھی۔ ورنہ گواہی مردود۔ اس پر مزید گفتگو صفحہ ۸۱ تا ۹۳۔ ”دہابیہ دیوبندیہ سے سوال“ کے عنوان میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی قوی:۔ صفت اللہ بھیج کی ہے۔ کیا اسی وجہ سے دہابی دیوبندی گستاخانِ رسول مڈاں قوی نہیں۔ گول گتے ہیں؟ جب قوی اللہ بھیج کی صفت ہے تو پھر قوی کی جمع اقویا۔ جس کے معنی طاقتور لوگ کیوں ہیں؟۔ ولی:۔ صفت اللہ بھیج کی ہے۔ پھر یار۔ دوست۔ مددگار۔ نزدیک کھیل۔ ذمہ دار۔ نیک بندہ جو خدا کی بارگاہ میں مقرب ہو۔ معنی لغات میں کیوں؟۔ کیا اسی وجہ سے دہابی دیوبندی وغیرہ میں کوئی ولی نہیں؟۔ کیا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دوستوں۔ ولیوں۔ انہوں سے دشمنی اور انکی شانِ پاک میں گستاخیاں کرنا۔ دہابیوں۔ دیوبندیوں نے اپنا شعار بھی علامتی نشان بنایا ہے۔ اور ولی کی جمع اولیاء کیوں ہے؟۔

اسلامی اور شیطانی توحید میں فرق

والی:۔ صفت اللہ بھیج کی ہے۔ پھر قریبی رشتہ دار۔ دوست۔ سرپرست معنی لغات میں کیوں؟۔ کیا دہابیوں۔ دیوبندیوں کی تمام ٹولیوں کا۔ ہندوؤں، یہودیوں۔ امریکیوں کے سوا کوئی۔ بنی۔ ولی۔ والی نہیں؟۔ کیا اسی وجہ سے عراق کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کیلئے۔ بجائے اللہ و رسول کو مدد کے لئے پکارنے کے۔ یا امریکہ المدد۔ پکارا ہے۔

”مدد اللہ ہی سے مانگنی چاہیے“۔ ”یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت“ کے اسٹیکر چھاپنے والے دہابیوں کے مددگار۔ امریکہ نے بھی تمام دنیا کے ممالک کو

مدد کیلئے پکارا۔ اور یورپی ممالک وغیرہ مدد کو آ بھی گئے۔ جبکہ سید صدام حسین نے اللہ تعالیٰ۔ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اللہ تعالیٰ کے ولی۔ دوست۔ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا۔ نہ امریکہ کے حملہ کرنے پر۔ نہ دوران جنگ۔ اور نہ جنگ کے بعد۔ امداد کیلئے کسی کو پکارا۔ نہ اتحادیوں کو۔ طرح بھیک مانگی۔ جب کہ جنگ کے بعد امریکہ ملک ملک بھی امداد جمع کرتا پھرا۔ بلکہ وہ ممالک جو عراق سے دُور تھے۔ مگر تعلق وہابیوں اور امریکہ سے تھا۔ وہ بھی بھیک یہ کہہ کر کہ۔ خلیج کی جنگ سے ہمارا ملک بھی بہت متاثر ہوا ہے۔ ہماری امداد کیلئے۔ بھیک مانگتے رہے۔ امریکہ سے امداد بحال کرانے کے سلسلہ میں کروڑ ہا روپیہ بھی غارت کئے۔ اسلامی توحید۔ اور شیطانی توحید میں یہ فرق ہے۔

جو ولی کا ہوا وہ نبی کا ہوا جو نبی کا ہوا وہ خدا کا ہوا

وَکَیْلُ: صفت اللہ ہی کی ہے۔ کیا وہابیوں۔ دیوبندیوں میں کوئی وکیل نہیں ہے۔ اور جو وہابی۔ دیوبندی کہیں ہیں۔ کیا وہ دیوبندی وہابی عقیدے میں مشرک ہے۔ کیا وہابی دُکلا کو وکیل کہہ کر پکارنے والے تمام دیوبندی مشرک ہے۔ اور یہ کہ وکیل کی جمع دُکلا کیوں ہے۔

وَاحِد۔ مُؤَخَّر۔ اَوَّل۔ آخِر۔ ظَاہِر۔ بَاطِن: صفت اللہ ہی کی ہے۔ کیا وہابیوں۔ دیوبندیوں کی تمام ٹولیاں۔ غیر خدا کو یہی سب اپنی تحریرات وغیرہ میں لکھ کر مشرک ہے۔

حَی: یعنی زندہ۔ صفت اللہ ہی کی ہے۔ کیا وہابیوں دیوبندیوں کی تمام ٹولیاں چلتی۔ پھرتی۔ مُردہ ہیں؟ کیا اسی وجہ سے تقویت الایمان مطبوعہ راشد کمپنی دیوبند ص ۵۳ میں وہابیوں دیوبندیوں کے امام۔ سرحد کے مسلمانوں کے قاتل۔ اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ”مرکزی میں ملنا“

لکھا ہے۔ نماز جنازہ کی دُعا میں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا۔ الہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو۔ کیا یہ اللہ کیلئے بخشش کی دُعا ہے؟ یا غیر اللہ کیلئے؟
نافع: صفت اللہ ہی کی ہے۔ کیا دہابیوں۔ دیوبندیوں کی تمام ٹولیوں کا پڑھنا۔ پڑھانا۔ درس دینا۔ نماز وغیرہ عبادات۔ اور تبلیغی جماعت کا سنیوں کو وہابی بنانا۔ نافع نہیں؟ اگر نافع نہیں تب کیا سب گمراہ ہے۔ بے دین ہے۔ بد مذہب والے اعمال کی وجہ سے جہنم کا ایندھن ہے۔ اگر نافع ہیں۔ تب شرک فی الصفات کی وجہ سے سب دیوبندیہ۔ وہابیہ ٹولیوں کے افراد کا جہنم پر قبضہ؟

غنی: صفت اللہ ہی کی ہے۔ پھر کیوں۔ مودودیوں۔ دہابیوں۔ دیوبندیوں کی تمام ٹولیوں کا غیر اللہ سے امداد مانگنے کیلئے ہاتھ پھیلا رہتا ہے؟ اگر امداد دینے والے۔ وہابی۔ دیوبندی ہی ہیں۔ یا۔ نجدی عیاش شیخ ہیں۔ تب غیر اللہ سے امداد مانگنے والے۔ غیر اللہ کی حاجت روائی۔ مشکل کشائی۔ اور امداد کرنی والے وہابی کیا مُشرک ہیں۔ شرک فی الصفات کا رٹا لگانے والے وہابی۔ دیوبندیوں کے نزدیک خلیفہ سوم کو عثمان غنی کہنے والی دہابیوں کی تمام ٹولیاں کیا مُشرک ہیں؟ اور غنی کی جمع اغنیاء کیوں ہیں؟
قارئین! اگستاخ رسول اپنے عقیدے کی ترجمانی اس شعر میں کرتے ہیں جو انکو اُزبُریا ہے

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے
 جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

جواب

ہے چندہ جو نہیں ملتا خدا سے
 جسے تم مانگتے ہو اغنیاء سے

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ — تم کو حاجت مند پایا تو غنی کر دیا — جب
 غَنَى اللّٰهُ هِيَ — وہابیو! بتاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غنی
 کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ — وَمَا تَقْمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنِيَهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ
 فَضْلِهِ — ترجمہ: — اور انھیں کیا برا لگایا ہے نہ کہ اللہ و رسول نے اپنے فضل سے
 غَنَى کر دیا — □ سورۃ توبہ آیت ۷۲ □ — رسول نے غنی کر دیا — اور پھر —
 اپنے فضل سے — کیا خوب وہابیوں — دیوبندیوں کی بھی پر اللہ رب العزت
 نے ذیل قیامت ڈھائی — پھر بھی وہابیوں — دیوبندیوں کے امام و پیشوانے —
 تقویت الایمان میں لکھا ہوا کہ ”محمد اور علی کو کسی چیز کا اختیار نہیں“ — جبکہ قرآنی آیت
 کے مطابق اللہ اور رسول اپنے فضل سے غنی کر رہے ہیں — فَاَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْفَرْ
 یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سائل کو کسی بھی سوال پر نہ — نہ کہیں — وہابیو! تمہارے
 عقیدے میں تو آقا و مولیٰ کچھ اختیار ہی نہیں رکھتے — اگر کہو کہ یہ اختیار صرف
 صحابہ تک تھے — تو بتاؤ کیا رسول بھی صحابہ تک ہی تھے؟ — قیامت تک کے
 امتیوں کے کیا رسول نہیں؟ — کیا تم نے آیت غصہ خر کرادی؟ — سائل
 کو کسی بھی سوال پر نہ — نہ کہیں — والی آیت پر عمل سے کس آیت نے حضور کو روکا؟
 — اور دیوبندی مناظر منظور نعمانی نے — دورانِ مناظرہ یہ کیوں کہا کہ —
 کیا محمد فاقہ نہ مرتے تھے — معاذ اللہ — جس پر اسی کے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے
 دو عرب باشندوں نے قَدْ كَفَرْتُمْ تم کافر ہو گئے کی صدا بلند کی؟ □ مناظرہ بریلی □
 دیوبندیو! — کیا تم نے صرف فاقہ دیکھا؟ — اور آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کا — دو پہاڑوں کے درمیان کبریوں کا عظیم ریوڑ ایک نو مسلم کو عطا فرمانا
 نہ دیکھا؟ — پھر غنا کے کہتے ہیں؟ —
 کہ خود فاقہ سے رہ کر دوسروں کا پیٹ بھرتے ہیں

مُؤْمِنُ :۔ صفت اللہ بھی کی ہے۔ کیا اسی وجہ سے وہابیوں دلو بند یوں میں کوئی مؤمن نہیں ہا۔ یا اس وجہ سے کہ وہ خود کو دلو کی بندیاں کہلاتے ہیں اور بندے کے معنی پوجا کرنے والے بتلاتے ہیں۔

قارئین !۔ انگریز کی خاطر سرحد کے مسلمانوں کے قاتل اسماعیل دہلوی نے کتاب تقویت الایمان میں۔ حضور علیہ السلام کو۔ اپنا بھائی لکھا۔ اور بھائی جیسی ہی عزت کرنے کا حکم دیا۔ جب سنی حضرات دلو بند یوں کو عبارت دکھاتے ہیں۔ تب۔ دلو کی بندیاں کہتی ہیں کہ اللہ نے تمام مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں“ فرمایا ہے (سورۃ حجرات آیت ۱۰) اور جب سورۃ حشر میں اللہ رب العزت کا ایک صفاتی نام۔ مؤمن۔ سنی دکھاتے ہیں۔ اور دریافت کرتے ہیں۔ کہ پھر اللہ رب العزت بھی معاذ اللہ تمہارے نزدیک بھائی ہوا؟ تب انکو وہابی۔ دلو بندی عام سنیوں کو ایک مغالطہ اور دھوکہ دیتے ہیں کہ اس میں حمزہ ہے۔ اور اس میں حمزہ نہیں۔

تو جواب یہ ہے کہ ایک سورۃ کا نام مؤمنون۔ اور صرف سورۃ نور میں تقریباً چار جگہ مؤمنین۔ مؤمنون آیا۔ سب جگہ حمزہ ہے۔ اور مؤمن کی جمع ہے۔ پھر اے دلو بندیو! کیا یہ بھی ڈبل شرک ہا۔ کہ یہ الفاظ غیر اللہ کے لئے وہ بھی جمع کے۔ اللہ عز وجل نے قرآن پاک میں فرمائے۔ مؤمن جب اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر حضور علیہ السلام کو بھی مؤمن کی آڑ لیکر اپنا بھائی کیوں کہتے۔ لکھتے ہو ہا۔ اُس وقت شرک فی الصفات بھول جاتے ہو ہا۔ جب اللہ ہی مؤمن ہے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواجِ مطہرات کو اُمّ المؤمنین۔ کن کی ماں کہا جاتا ہے ہا۔ اگر وہابیوں۔ دلو بندیوں میں نام کو بھی حیا ہے تب شرک فی الصفات کا رُطّا لگانا بند ہونا چاہیے۔ اے وہابیو! دلو بندیو! کیا تمام دلو بند یوں کی تمام دلو بند یوں کی عزت کی کس کس عطا کردہ صفت کا انکار کر کے مسلمانوں کو مشرک کہو گے۔ ہا

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ غلام — وہابیوں! دلوں بندیوں! کی

کاتنا کر کے مسلمانوں کو مرثی کی جھوٹے ہا

رَقِیبُ : — صفت اللہ مہی کی ہے — جس کے معنی ہیں محافظ و نگہبان، دوست — پھر وہابیوں! — دیوبندیوں! کے — امریکی — یہودی — عیسائی — محافظ و نگہبان — دوست کیوں ہا —

اور کیا — امریکہ اور عراق جنگ میں گستاخانِ رسول وہابی — سعودی — اور عیسائی — یہودی — سُور کا گوشت کھلنے — شراب پینے — اور امریکی — مصری — سعودی عرب لڑکیوں — اور اتحادی ممالک کی نرسوں سے — زنا — جینے مرنے — اور دفن میں ہی — اتحادی — محافظ نگہبان دوست ہا — یا صرف یہودیوں کے دشمن عراق کی سُنی آبادی کو ختم کرنے کے ہی اتحادی — محافظ — نگہبان — دوست ہا — یا — صرف شیطان بُش کے ہی محافظ و نگہبان دوست ہا — اگر اسرائیل کے اتحادی — نگہبان محافظ دوست نہیں — پھر اتحادیوں کے نام کے اسلامی جمہوری اتحاد — کی حکومت کے ملک کی فوجیوں کو سعودیہ اور اسرائیل کی سرحد تبوک میں کیوں اور کس کیلئے نگہبان و محافظ کی خاطر متعین کیا ہا — کیا اسرائیل کی جنوبی سرحد یعنی تبوک کے قریب اسرائیل کا ایٹمی پلانٹ نہیں ہا — جبکہ امریکہ کو اسرائیل سے تو کوئی خوف تھا نہیں — کہ امریکہ اور اسرائیل ایک جسم و جان تھے اور ہیں — پھر کیا عراق اُسی راستہ سے اسرائیل کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ نہ کر دے — جس راستہ سے اسرائیل نے عراق کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کیا — وہابیہ سعودیہ نے امریکی دوست نام کے ہی اسلامی ملک کی فوج سے اسرائیلی ایٹمی پلانٹ کی حفاظت و نگہبانی کیا اسی وجہ سے کرائی ہا — جب اللہ تعالیٰ ہی محافظ و نگہبان ہے پھر اس نام کے اسلامی جمہوری اتحادی حکومت کے ملک کی شرعی عدالت کو قانونِ اسلام کے غداروں پر حدِ شرع لگانے اختیار — کیا ہے ہا — یا یہ ان رقیبوں کا فیصافہ وحشت پس ہی ہو گا ہا —

دہا یو! دیو بند یو! — جب محافظ نگہبان دوست — صفت صرف
اللہ ہی کی ہے پھر تم نے اسرائیلی سرحد کی محافظت کر کے کیا شرک کیا؟
یا — امریکہ اور برطانیہ سے دوستی نبھا کر شرک کیا؟ —

قرآن حکیم میں — فَبَايَ الْأَعْرَابَ يَكْفُرُ بِكُمُ الَّذِينَ — تو اپنے رب
کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے — ارشاد ہے — اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ كَافٍ عَاجِزٌ بِنْدِهِ
سُنَّتِ الْهٰی پر عمل کرتے ہوئے تقریباً اتنی ہی باروہا یوں! — دیو بندیوں کی تمام
ٹولیوں سے مخاطب ہے — اور دریافت کرتا ہے کہ — اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ کی کس
کس عطا کردہ صفت کا انکار کر کے مسلمانوں کو مشرک کہو گے؟ —

رازق، رزق دینے والا — اللَّهُ تَعَالٰی الرَّزَّاقُ: بڑا رزق دینے والا — رازق کی جمع رزاقین
اسکی دلیل پر پانچ آیات پیش کی جاتی ہیں — جبکہ جن کالفظی ترجمہ: اور اللہ بہتر ہے رازقوں میں —
ما قبل کے مضمون سے تعلق اور با محاورہ ترجمہ حاصر ہے — ترجمہ کنز الایمان —

وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّزَّاقِينَ ○ سورة مائدہ آیت ۱۱۲ اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے —

وَاللَّهُ لَمْ يَخِرْ الرَّزَّاقِينَ ○ حج آیت ۵۸ اور بیشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے —

وَهُوَ خَيْرُ الرَّزَّاقِينَ ○ مؤمنون ۷۲ اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے —

وَهُوَ خَيْرُ الرَّزَّاقِينَ ○ سبا آیت ۳۹ اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے —

وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّزَّاقِينَ ○ جمعہ آیت ۱۱ اور اللہ کا رزق سب سے اچھا —

قارئین! بغیر تبصرے کے ترجمہ حاضر میں سب سے کامفہوم آپ خود سمجھ لیں —

خالق: — صفت اللہ ہی کی ہے — ریڈیو — ٹیلی وژن — جہاز —

ریل وغیرہ کا خالق دریافت کرنے — اور جواب میں — مار کوئی وغیرہ نام بتلانے

والے دہا یوں — دیو بندیوں کی تمام ٹولیوں کے نزدیک — گویا غیر اللہ کو خالق

بتلانے والے اور اُس پر انعام دینے والے طارق عزیز اور قریش پور وغیرہ کیا سب مشرک؟

قرآن حکیم میں — فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ — ترجمہ: تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے — وہابیو! — دیوبندیو! — خالق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے — پھر خالق کی جمع خالقین کس لئے — رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہا — کیا اللہ تعالیٰ بھی وہابی دیوبندی نظریہ میں مَعَآذَ اللہ مُشْرک ہا — لے وہابیو! — دیوبندیو! — اللہ رب العزت کی کس کس عطا کردہ صفت کا انکار کر کے مسلمانوں کو مُشْرک کہو گے ہا —

عقیدہ اہل سنت

اللہمَّ جَلَّ جَلَالُكَ: — اللہ جس ذات کا نام ہے — اُس ذات کے سوا کوئی الٰہ نہیں — اور نہ اللہ کی ذات کے سوا کوئی مُسْتَحَقِّ عِبَادَت — یہی دونوں یعنی الٰہ اور مُسْتَحَقِّ عِبَادَت — غیر اللہ کے لئے عقیدے رکھنا شرک میں — اور یہی صرف دو شرک کے مائے بھی ہیں — اللہ کا الف لام — تینوں حروف مخلوق ہیں — ان حروف کی عبادت نہیں — بلکہ اللہ اسم خاص جس ذات کا ہے صرف وہ ذات ہی عبادت کی مستحق ہے —

صفات الٰہی! — انلی، ابدی، قدیم ہیں — جبکہ مخلوق کی صفات حادث ہیں — صفات الٰہی! — ضروری البقار — اور صفات مخلوق ممکن اور جائز الفجار — صفات الٰہی! — تغیر و تبدل سے پاک ہیں — صفات مخلوق میں تغیر ممکن بلکہ واقع ہیں — صفات الٰہی! — غیر محدود و غیر متناہی ہیں — صفات مخلوق محدود و متناہی ہیں — صفات الٰہی! — مستقل ذاتی ہیں — صفات مخلوق غیر مستقل معطائی ہیں —

عبادت نفلی | البتہ نفلی عبادات کا ثواب کسی اور مسلمان کو بخشنے کی آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت عنایت فرمائی —

عباداتِ شیطانی | گستاخانِ رسول چونکہ مرتد واجب القتل ہیں جس کی وجہ سے ان کی عبادت — عبادت نہیں — اور اگر اپنے بد عقیدے میں پھانسنے کی غرض سے نماز وغیرہ عبادت کی تپ وہ عبادتِ شیطانی کہلائے گی۔ اور جو مسلمان اپنی عبادت پر فخر — غرور — تکبر — عجب میں مبتلا ہو — اپنے سارے سب مسلمانوں کو حقیر سمجھے — تب اللہ تعالیٰ اُس کی عبادت — اُس کے مُنہ پر مارتا ہے —

عباداتِ رحمانی | جس قدر عبادتِ الہی میں خشوع خضوع — عاجزی — انکساری ہوگی — اُسی قدر اللہ ربُّ العزت کی قرب کا باعث بنے گی۔ عبادتِ مالی یا عبادتِ بدنی وہی عبادت ہے — جس کا اللہ ربُّ العزت ثواب — نیکی عنایت فرمائے گا۔ خواہ وہ فرض — واجب — سُنّت نفل — نماز ہو — یا والدین — یا کسی بھی مسلمان کا ادب — احترام — عزت کرنے کا عمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبِ عظیم کی تعلقیم چونکہ ایمان میں داخل — عزت و توقیر کرنیکا قرآنی حکم — حتیٰ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا عبادت ہی نہیں بلکہ سُنّتِ الہی ہے — مسلمان پڑوسی — یتیم — بیوہ — غریب — مسکین — حتیٰ کہ کسی بھی مسلمان حاجت مند کی حاجت روائی کرنا — اُس کی مشکل کشائی کرنا — کوئی بھی بھلائی — حُسن سلوک کا کام کرنا — عظیم نیکی ہے — اور نیکی کا کام عبادت ہے — جبکہ وہابیہ — دیوبندیہ کی تمام ٹولیاں کسی مسلمان کے ساتھ بھلائی کے ارادے سے اُس کی مشکل کشائی کرنا — کسی سے حاجت روائی کرنا شرک کہتی ہیں — بلکہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ ہی — تقریروں میں — اور تقریروں کی کیسٹوں میں — یہ کرتی ہیں کہ — نہیں ہے کوئی حاجت روا — نہیں ہے کوئی مشکل کشا — نہیں ہے کوئی گیارہویں والا — نہیں ہے کوئی بارہویں والا —

نہیں ہے کوئی ولی۔ نہیں ہے کوئی نبی۔ مگر اللہ۔
 ایسے تقاروں کی تقریریں سن کر۔ واہ واہ۔ اور سبحان اللہ کہنے والے
 سامعین اپنے دل پسند مقررے اگر۔ نہیں ہے کوئی میرا باپ۔ نہیں ہے
 میری کوئی بیوی۔ کہنے کی بھی فرمائش کریں تو پھر۔ ولی۔ نبی، کے انکار کرنے
 تک کا بھی مطلب جلد سمجھ میں آسکتا ہے۔ وہابیہ دیوبندی کی اس طرح کی تقریر کہ۔
 نہیں ہے کوئی بیٹا دینے والا۔ نہیں ہے کوئی بیٹی دینے والا۔
 نہیں ہے کوئی جس سے کچھ مانگا جائے۔ نہیں ہے کوئی جس کو
 پکارا جائے۔ نہیں ہے کوئی امداد دینے والا۔ نہیں ہے کوئی
 زندہ۔ نہیں ہے کوئی مردہ۔ پر مضمون انشاء اللہ آگے آئے گا۔

یہ منکرانے منکرانے منکر سب کے منکر ہیں۔ سمجھ لیجئے کہ سارے کلمے میں ہے حرف لا باقی
 اللہ عزوجل کے محبوب نے مسلمانوں کی۔ اور خصوصاً پڑوسیوں کی حاجت روائی اور
 مشکل کشائی کرنے کی کثرت سے تاکید فرمائی ہے۔ اور مسلمانوں کیساتھ
 بھلائی۔ حسن سلوک کا۔ بار بار درس دیا۔ حاجت کشائی پر مضمون آگے آئیگا

وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ کے خود ساختہ شرک | وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ کا
 عقیدہ ہے کہ کسی

غیر خدا سے نماز کی کسی حالت میں پیش ہونا شرک ہے۔ اور اسی کا پرچار شیخ ورن
 پر مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو پروگرام ضابطہ حیات کے میزبان ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ
 اور مہمان پروفیسر چودھری عبدالحفیظ نے بھی کیا۔ وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ وضاحت
 یہ کرتے ہیں کہ کسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا۔ رکوع کی طرح جھکنا۔
 تشہد یعنی التَّحِیَّات پڑھنے کیلئے جس طرح بیٹھا جاتا ہے کسی کے سامنے اس طرح
 بیٹھنا۔ گویا وہابیہ کے نزدیک شرک ہے۔ جبکہ نماز کی حالت میں سے

صرف خدا کیلئے مخصوص ہوں۔ وہ کام کسی اور کو کئے جائیں۔ یا مانے جائیں شرک ہیں۔ مگر وہ کام جو خدا کیلئے کسی بھی طرح جائز نہیں۔ اُنکو بھی خدا کی ہی صفتِ خاصہ بتانے کی غرض سے وہ کام دوسروں کے لئے شرک گننا شروع کر دیتے ہیں۔ اس عیاری مکاری کا مطالعہ آپ پریشتر بھی کر چکے ہیں۔ اور آگے بھی انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ دماغ میں دیوبندی تھا اور ہے۔ ♦ دیوبندی کہلاتے یوں ہیں کیا سر پر سہرا باندھنا۔ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک خدا کی ہی خاص صفت ہے ہا۔ جس کی وجہ سے بہشتی زیور میں غیر اللہ کیلئے شرک رکھ مارا۔ اور عبد اللہؐ۔ غلام رسولؐ۔ غلام غوث۔ غلام معین الدین نام کو مذکورہ کتب میں وہابیہ دیوبندیہ کا شرک کہنا ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ۔ اہلسنت دیوبندی یعنی بڑے بُت کی پوجا کرنے والے کیوں نہیں کہلاتے ہا۔ قارئین: تمام دنیا کے مسلمانوں کو جو وہابیہ دیوبندیہ مُشرک کہتے ہیں۔ اُن وجوہات کی جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائی کہ۔ کسی زندہ۔ مُردہ کے سامنے کھڑا ہونا۔ بیٹھنا۔ ادھر ادھر مُنہ کرنا۔ قبر سے اُلٹے قدم چلنا۔ قبر پر چادر ڈالنا۔ مورتوں کے پروں کا پنکھا جھلانا۔ چراغ جلانا وغیرہ۔ چونکہ وہابیہ۔ دیوبندیہ کے نزدیک شرک ہے۔ جس کا اکثر مساجد تک میں درس جاری ہے۔ ان ہی وجوہات کی بنا پر تمام مسلمانوں کو مُشرک کہتے ہیں۔

کیا وہابی دیوبندی مُشرک ہا؟ | اب وہابیہ دیوبندیہ سے سوال ہے کہ۔ تم کبھی رائے دندی۔ تبلیغی جماعت کے امیر کے ساتھ۔ نماز میں غرق ہونے کی طرح۔ گلیوں۔ اور سڑکوں پر ہاتھ باندھے۔ گردن جھکائے کیا نہیں کھڑے ہوئے ہا۔ کیا اس امیر کی تعظیم میں تم نے کبھی اُلٹا قدم نہیں رکھا۔ کیا کبھی تم نے کسی کی تعظیم اور ادب

نکے خاطر پنکھا نہیں جھلا ہا۔ اور تم نے کبھی روشنی کی غرض سے کوئی چیز کیا روشن نہیں کی ہا۔ اور کیا چادر بھی کسی زندہ مردہ پر نہیں ڈالی ہا۔ اور اگر قبر پر ہی صرف چڑھانا یا۔ ڈالنا ترک ہے ہا۔ تو کیا کبھی قبر پر، تختے، چٹائی مٹی بھی نہیں ڈالی ہا۔ اگر یہ تمام کام وہابیہ دیوبندی نے کئے ہا۔ اور ضرر کئے۔ تب وہابی۔ دیوبندی۔ کیا اپنے بنائے اصول سے مشترک ہا۔ اور وہابیوں۔ دیوبندیوں کو مسلمان۔ استاد۔ پیر کہنے والے۔ وہابیوں۔ دیوبندیوں کی عزت کرنے والے۔ اپنا امام بنانے والے۔ کیا سب مشترک ہا۔ جو جو بتائیں شرک۔ وہی پھر۔ کرتے نہیں مٹاتے یہ ہیں۔ کوئی بدعت۔ کوئی شرک ہے۔ جسکو نہ کرتے کراتے یہ ہیں۔

نام

عبداللہی۔ اور نبی بخش جیسے ۱
رائے ونڈ دیوبند اور ندوہ! ۲
خدا کی نہیں شیطان کی بندی
دیوبندی (شیطان کی بچارن)
بندہ نبی کا شرک بتائیں
ہندو! خدا دیوبند کو کہیں
گانڈھی جی پہ۔ نہرو جی پہ ۳
تھانوی جی۔ اور گنگوہی جی
حضرت جی کہلاتے یہ ہیں

مشکل کشائی

مشکل کشائی۔ مشکل دور کرتے یہ ہیں۔ کراتے یہ ہیں
لیکن نبی۔ ولی۔ کو نوری مشکل کشا شرک گاتے یہ ہیں

حَاجَتُ رَوَائِی

حاجتِ روائی رُب کے سواے
مشرکے شرک ہے گاتے یہ ہیں
۴۴
مشرک میں گندگوہی کو کیوں ہا
حاجتِ روائی کھاتے یہ ہیں
ان کی لٹکے۔ غیر اللہ سے
حاجتِ روائی کھاتے یہ ہیں
خود بھی دین میں کئی کئی بار
حاجتِ روائی کھاتے یہ ہیں

قبر پر چڑھانا

چادری کیا۔ قبر پر ہر شے
چڑھانا شرک گناتے یہ ہیں
گو یا رب کی۔ قبر پر ہر شے
چڑھانا خاص جتاتے یہ ہیں
پوچھو!۔ تختے بیٹائی، مٹی
قبر پر کس کی۔ چڑھاتے یہ ہیں

نذر منّت

نذر منّت کو شرک بتا کر اپنا کہا۔ ٹھکراتے یہ ہیں
چالیس من منّت کا گھنٹہ
ہا رہی کیا ہے۔ سونا لکھی
بُت کو ہیڈ ٹچر ہلاتے یہ ہیں
لیکن یہ گستاخِ نبی کو
ہر حیل سے جاتے یہ ہیں
ہر مومن پر۔ ہر مسلم پر
شرک کا فتویٰ لگاتے یہ ہیں
۴۵
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ
کہہ کر خود اپنے لگاتے یہ ہیں

عذاب

ساتھ میں اپنے اوروں کا بھی
بیسڑا غرق۔ کراتے یہ ہیں
ڈر بھی دیکھے۔ تو ڈر جائے
ایسی صورت پاتے یہ ہیں
فرشتے حکومت کے گرد ڈھونڈیں
ٹکڑے تک نہ پاتے یہ ہیں
۴۶
عذابِ الہی کو یہ شہادت
کہتے نہیں شریعت یہ ہیں

اور حضرت جی لکھنا شروع کیا۔ بلکہ ایک کتاب کا نام ہی ”حضرت جی کی چھ باتیں“ رکھا۔ اسی ہندوانہ تقلید کی نسبت سے ہی سندھ میں دیو کی بندیوں کے مرکز کا نام بھی ہالنجی ہے۔ مزارات کے مخالف تبلیغی جماعت کے پیرو مشد کا مزار۔ شرف آباد کراچی میں عالیستان تعمیر کیا جس کو پنڈت جی کے نام سے پکارتے ہیں۔ مدینہ شریف۔ بغداد شریف۔ اجیر شریف میں۔ شریف سے چڑنے والے۔ اسی ہندوانہ نام کو ہالنجی شریف۔ دیوبند شریف۔ ٹھیری شریف۔ (سٹری) بیر شریف، کہتے نہیں تھکتے۔ یہ مقام ان دیوبندیوں کے نزدیک شریف شاید اسوجہ سے ہوں کہ۔ کو اکھلنے کو ثواب عقیدہ رکھنے والے ان کے اپنے ان جگہوں میں ہیں۔ یاد رہے فتاویٰ رشیدیہ میں مشہور و معروف کو اکھانا ثواب لکھنے والے تھانوی جی کے استاد شید احمد گنگوہی جی ہیں۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

کرتے یہ ہیں۔ کراتے یہ ہیں

۴۷ محمود الحسن کانگریسی صدر مدرس دیوبند نے۔ اندھے رشید احمد گندگوہی کے مرکز مٹی میں ملنے کے بعد منظوم مرثیہ گنگوہی لکھا۔ جس میں ناہف روحانی و جسمانی حاجت روا۔ بلکہ قبلہ حاجات لکھا۔ گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۵ ضیاء الحق اور شرک اکبر! فرقہ غیر مقلد مودودی جماعت۔ اور گستاخان رسول ہابی دیوبندی مولویوں

کے مدد خواں۔ ضیاء الحق کا برا بھلا دھوں کے سنہری ڈوہزار سال پرانے بُت خانے میں جا کر خواہش و منت۔ یعنی مراد کی تکمیل کیلئے چالیس من وزنی گھنٹہ تین بار بجایا۔ اور وفد کے ارکان۔ وزراء سے بھی حکم دیکر بجوایا۔

اور بُت پر پھول چڑھائے۔ اور بُت کی توسیع کی خاطر۔ سونے کا عطیہ بھی بُت کو بھیٹ چڑھایا۔ جس کا ٹیلی وژن فلم مُنہ بولتا اور اخباری خبریں تحریر کیے ثبوت ہیں۔ اور اخباری عرصہ دراز تک تنقیدات پر نہ جواب۔ اور اعلانیہ کفر و شرک کا۔ اعلانیہ توبہ نامہ بھی مرتے دم تک نہ شائع ہوا۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

کرتے ہیں۔ کرواتے یہ ہیں

کیا ان افعال کے مرتکب ضیاء الحق کے مشرک ہونے میں کسی کو شک ہے؟ کیا پاکستان کی شرعی عدالت ضیاء الحق اور اس کے کہنے پر وفد کے ارکان و ذرائع کی عظیم بھیڑ کو اس کفریہ شرکیہ فعل پر مشرک ہونے کا حکم صادر کرنے کا اختیار رکھتی ہے؟ کیونکہ سینٹ میں اسی مسئلہ پر ائیرہ اختیار سے باہر کہہ کر ڈال دیا گیا۔ کیا یہود و عیسائی کے ساتھ اتحادی امریکی ایجنٹوں کے نزدیک ضیاء الحق کی شخصیت اللہ رب العزت کے قانون سے بھی بالاتر ہے؟ کیا سانحہ اوچھڑی کیمپ کے ہمیشہ ضیاء الحق مشرک گر کو ضیاء الحق کہنا جائز ہے؟

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

کر کے پھر۔ غراتے یہ ہیں

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اے برطانیہ کا آباد کردہ حالیہ ڈولاکھ آبادی کا نام نہاد ملک کویت میں۔ امریکی اسلامی اُمہ مالک کے وزیر خاوجہ کے سیکریٹریوں کی ٹینک میں وزیر خاوجہ کے سیکریٹری کی جگہ۔ دس کروڑ آبادی کے صدر ضیاء الحق سانحہ اوچھڑی کیمپ کے قبل چلے گئے۔ جب ایک لاکھ بیس ہزار میزائل اور ہزاروں فوجی اور عوام کے حادثہ کا یقین ہو گیا۔ تب تین یوم بعد آگئے۔ اور جب وزیر اعظم جو نجو نے اصل مجرم کو بے نقاب اور گرفت کر لیا کارادہ کیا تب ضیاء الحق نے آگلی توڑ دوزخ عظیم کو بے اختیار کر دیا۔

ضیاع الحق کی نمازِ جنازہ و دعائے مغفرت

۵۷ اللہ اپنے عہد کے خلاف نہیں کرتا | اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا

نہ کریگا۔ مثلاً تمام ذی رُوح کو موت کا ذائقہ چکھانا۔ پھر زندہ کرنا۔ روزِ قیامت حساب۔ اور کافر مشرک کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھنے کا اللہ رب العزت نے بار بار ارشاد فرمایا۔ قضاءِ مبرم پر ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ گویا ضیاعِ الحق جیسے ”مذکورہ“ شرکیہ افعال والے کے حق میں۔ اگر تمام مخلوق بھی مغفرت کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے عہدِ پیمان کو ہرگز نہیں توڑے گا۔ (درِ رُضے نجات) اور عذاب میں تخفیف کے فیصلے میں عظیم فرق ہے ایسے کافر مشرک کو شہید کہہ کر اللہ جل شانہ کے اصولوں کا مذاق اڑانا۔ اللہ واحد قہار کے غضب کو دعوت دینا نہیں تو اور کیا ہے؟

عذابِ الہی کو یہ شہادت

کہتے۔ نہیں شرماتے یہ ہیں

ڈھیٹ اور بے شرم دینا بھریں دیکھے ہیں بہت

سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

چند مزید

امیر فیصل نجدی | مسلمانوں کو قبر پرست مشرک کہنے۔ صحابہ اور ازواجِ مطہرات تک کے مزارات ڈھانے والے۔ ”امیر فیصل نجدی نے۔

گاندھی جی کی سجادہ پر پھول چڑھائے۔۔۔ نوے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ
کر کے۔ کیوں شرک گاتے یہ ہیں؟

فہد بن سعود نجدی | سعودی عرب کے وزیر دفاع۔ امیر فہد بن سعود۔ جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل بارش کے باوجود۔ امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی سابقہ قیام گاہ کی سیر کی۔ قبر پر کھول چڑھائے۔
— روزنامہ کوہستان لاہور ۲ فروری ۱۹۵۶ء —

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

کر کے بھی۔ غراتے یہ ہیں

شاہ ابن سعود نجدی | شملہ سے آٹھ میل دور شاہ ابن سعود نجدی نے ہمارے دیش کے لوگوں کا پیش کیا ہوا لوک نانچ دیکھا۔
— اخبار سیاست کانپور ۳ دسمبر ۱۹۵۶ء —

اور مندرجہ بالا دوسے کے دوران شاہ ابن سعود نجدی نے پنڈت جواہر لعل نہرو کو حجاز مقدس میں آنے کی دعوت بھی دی۔ اس بُت پرست نے دعوت قبول کر کے۔ ستمبر ۱۹۵۶ء کو دورہ کیا جس میں دھوپ میں کھڑے ہو کر شاہی خاندان اور عرب عورتوں کے درمیان سرزمین حجاز میں بھارتی ترانہ ”جانا مانا گانا“ بجایا گیا۔ جے ہند۔ مرحبا یا رسول السلام۔ امن کا پیہر۔ امن کا رسول۔ کے مسلسل نعروں سے بُت پرست کا استقبال کیا۔ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ کی آیت کو پیٹھ کر کے گیتا بخلی پڑھی گئی۔ اور پھر دار الخلاۃ ریاض میں۔ ہندو کی تعظیم کا وہابیہ نجدیہ نے اس طرح سے حق ادا کیا کہ برہمن زادے کی تعظیم میں توحید یو کے ہاتھ سے شرک کی بیج چھوٹ گئی۔ مزید فیلی معلومات کیلئے مطالعہ فرمائیں۔ کتاب مشعل راہ صفحہ نمبر ۹۷ تا۔ صفحہ نمبر ۹۹۔ مُستف اختر شاہ جہان پوری۔
اور۔ روزنامہ جنگ کراچی ۲۷ ستمبر ۱۹۵۶ء اور ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء۔ روزنامہ کوہستان لاہور یکم اکتوبر اور ۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء

کئی سو میل دور نجد سے پانی پائپوں سے سپلائی ہوتا ہے۔ یہی حال بجلی کا ہے۔ غرض کہ ہر اُس چیز کا کنٹرول نجدیوں نے اپنے نجد میں رکھا ہوا ہے جس کی سپلائی بند کر کے۔ نجدی امریکی پٹھو کے مظالم کے خلاف بغاوت کو کچلا جاسکے۔

عراقی زمین کو سیت پر برطانیہ نے قبضہ کر کے۔ برصغیر۔ جنوبی ایشیاء کے مسلمان ممالک میں انتشار۔ انقلاب لانے کی غرض سے اپنی فوجی چھاؤنی قائم کی۔ اور یہودیوں کے کچھ زیادہ ہی ہمدرد نجدی مہابیوں کو آباد کیا۔ عراق نے اپنے کمپوں سے تیل چوری کرنیوالا ملک کو سیت چند گھنٹوں میں ۲۸ اگست ۱۹۹۰ء کو حاصل کر لیا۔ تب پوری دنیا کے مسلمان عوام سے بڑھ چڑھ کر حجاز مقدس کی عوام سڑکوں پر نکل آئی۔ اور پے در پے جلوسوں میں نعرے لگائے گئے کہ۔ ہتھام حسین تم نجدی حکومت پر حملہ کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تم نجدیوں سے نجات دلاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مسگر صحابہ اہل بیت کرام کی قبروں تک پر بلند ہونے والوں نے اپنے خلاف آواز کو دبلنے کی غرض سے عوام کو سیلوں میں بٹھرا۔ اور پانی بجلی گیس۔ وغیرہ بند کر کے۔ یزید کی رُوح۔ اور امریکی یہودی عیسائی فوج کو خوش کیا۔

نجدی قذافوں کے کھنڈرات بطور تبرک | شعائر اللہ کی بے حرمتی پر۔ اور تبرکات کی بندش پر جب مہابیوں

سے بات کر دو تب۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ کی تسبیح پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب کسی ملک کا کوئی سیاسی رہنما یا وزیر آتا ہے۔ تب وزیر اعظم محمد خان جو نیو کی طرح ہوائی جہاز سے اپنے اُن ظالم نجدیوں کے تبرکات محفوظ کئے ہوئے بغیر تھیت بغیر اینٹ کے عربی لونڈے سے تیار کھنڈرات کے طویل سلسلے دکھاتے ہیں۔

جس نجدیوں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ہی ایدائیں دیں حتیٰ کہ ان غیرت تقسیم کرنے کے دوران۔ گلے شریف میں لٹی ہوئی نمٹی چادر کو اس بے دردی اور

بے رحمی سے کھینچتے ہوئے جھٹکا دیا۔ کہ اللہ کے محبوبِ عظیم کی گردن مبارک پر گر ٹرنک آگئی۔ اور اُس نجدی خبیث نے یہ بھی بگاڑا۔ عدل کریا محمد۔ جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رُسے زمین پر مجھ سے بڑھ کر کون عادل ہے؟۔ آقا و مولیٰ نے صحابہ کے جوش کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کیا کہ قربِ قیامت مسلمانوں میں فتنہ پیدا کر نیوالا اس کی نسل سے ہونا ہے۔ اُسی نجدی نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو مشرک کہا۔ اور آپ کی فوج سے اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لیکر خارج ہوا۔ بارہ ہزار فوج چھ ماہ تک آمنے سامنے لڑے کھڑا رہا۔ کسی مسلمان کو مشرک کہنے کا جو اصول اُس نجدی خبیث نے اپنایا تھا۔ آج وہی اصول ہر روہانی۔ دلیپندی۔ مودودی۔ ندوی۔ عباسی۔ اسراری۔ عثمانی۔ اور غیر مقلدین وغیرہ نے اپنایا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے ان تمام گمراہ ٹولیوں کو بھی خارجی کہا اور لکھا جاتا ہے۔ اُسی نجدی کی نسل سے محمد بن عبد الوہاب نجدی نے برطانوی نوآبادیاتی وزارت کے اشارے اور تعاون سے دہائی مذہب ایجاد کیا۔ (اس کی تفصیل ہمنفر کے اعترافات۔ نامی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)۔ پھر برطانیہ نے اُسی کی نسل سے کویت میں کچھ نجدیوں کو آباد کیا۔ اور مکہ کے شریف حسین سے جنگ کر کے عرب پر بھی نجدیوں کا قبضہ کرایا۔ فلسطین میں یہودی آبادی کے سلسلہ میں معاہدے تحریر کرائے۔ جس تحریر کا عکس ہفت روزہ احوال کراچی ۱۳ تا ۱۴ مارچ اور ۲۰ تا ۲۱ مارچ ۱۹۹۱ء کے شماروں میں خود ہابیہ سعودیہ کی کتب سے لیکر چھاپا گیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر اُسکی جھلک ہی پیش کی جاسکتی ہے تفصیل اُن شماروں میں ہی لکھی ہے۔ تحریریں کی روشنی میں اسرائیل بچاؤ تحریک چلائی اور عراق کی آبادی پر امریکی یہودیوں اور اُسکے اتحادیوں سے ڈیڑھ ماہ تک مسلسل بم برسوائے۔ اور آبِ یسینا نشانے پر ہے۔ قارئین کرام! شریعت پر قبضہ آج نجد کے قذاقوں کا ہے کہ جس شعار اللہ یعنی اللہ کی نشانیوں کو چاہیں یہ امریکی پٹو مشرک کہہ کر بند کر دیں۔ اور کسی بھی جلے عبرت کو شعار اللہ پاک دیں۔

جائز مشرک مو مشرک ہو جائز۔ کیا کیا رنگ دکھاتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 أنا سلطان عبد العزيز بن عبد الرحمن آل فيصل
 آل سعود أقر واعترف ألف مرة للسيد برسي كوكس
 مندوب بريطانيا العظمى لآمانع عندي من اخطاء
 فلسطين للسالكين الزاهود وغيرهم كما اتوا بريطانيا
 التي لا اخراج عن رايها حتى تصبح الساعة.

(مهر)

ترجمہ: یہودی سے متعلق اپنے حسن نیت کو برطانوی جاسوسی ادارہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے جان
 قلیبی کے حکم و ہدایت پر کلمہ العزیز آل سعود نے یہ تحریر دی تھی۔ العقیقہ منطلق الاحساء
 میں ۱۹۱۵ء میں جو ایک جارجی میٹنگ ہوئی تھی اس کی یہ تحریر شہادت
 ہے، جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

”میں سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمن آل فيصل آل سعود برطانیہ
 عظمیٰ کے مندوب سر برسی کوکس کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس بات کا اعتراف و
 اقرار کرتا ہوں کہ فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں
 یا برطانیہ اور فلسطین کو جسے چاہے دے دے۔ میں برطانیہ کی رائے سے مجمع قیامت
 ملک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا۔“

(مہر)

اسلم المستر
 از افادات تاریخ آل سعود منصف ناصر السودی

ناشر منشورات دارالکریم مطبوعہ ۱۴۰۴ھ

انا السلطان عبد العزيز بن عبد الرحمن آل فيصل
 آل سعود أقر واعترف ألف مرة للسيد برسي كوكس
 مندوب بريطانيا العظمى لآمانع عندي من اخطاء
 فلسطين للسالكين الزاهود وغيرهم كما اتوا بريطانيا
 التي لا اخراج عن رايها حتى تصبح الساعة.

شاہ عبد العزیز آل سعود کی فلسطین یہودیوں کے حوالے کرنے کی تحریر کا عکس

اسماء الحسنیٰ میں حاضر ناظر نہ ہونے کی وجہ | حاضر ناظر صفت — اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں اسوجہ سے

نہیں کہ قرآن وحدیث میں نہیں — آئمہ مجتہدین کی کتب میں نہیں — تب وہابیوں — دیوبندیوں کی تمام ٹولیاں غیر خدا کو حاضر ناظر کہنا اپنی کتب میں شرک لکھتی ہیں — قارئین! — حاضر ناظر صفات بھی اگر اسماء الحسنیٰ میں ہوتے تو خدا معلوم یہ اہل سنت پر کیا قیامت ڈھاتے؟

ان سے دریافت کیا جائے کہ حاضر ناظر کی جمع حاضرین کہنا کیا ڈبل ڈبل شرک تمہارے نزدیک ہو گا؟ جبکہ اللہ واحد ہے —

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ♦ کر کر شرک — شرک گاتے یہ ہیں
حاضر: اُسے کہتے ہیں کہ — جو بھی غیر حاضر رہا — یا ہے — اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے — وہ الموجود ہے — یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا — اگر حاضر اللہ ہی کی صفت ہو گا — تب تو اسکولوں — کالجوں — دفاتروں — کارخانوں — اور وہابیوں — دیوبندیوں کے مدارس میں حاضری کارڈسٹر — اور حاضری لئے جانے کے دوران — حاضرین میں سے کسی کا حاضر ہوں کہنا بھی دیوبندیوں کے نزدیک شرک ہو گا — اللہ تعالیٰ کی صفت الموجود ہے —

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ♦ کر کے پھر اتراتے یہ ہیں
ناظر: اُسے کہتے ہیں جو پستی والی آنکھ یعنی نظر سے دیکھے — اللہ تعالیٰ آنکھ اور نظر سے پاک ہے — اللہ تعالیٰ کی صفت البصیر ہے — اگر ناظر اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہو — تب تو اللہ کے سوا تمام مخلوق کو جن میں وہابیوں کی تمام ٹولیاں بھی آگئیں ان کو اندھا کہنا ہی وہابیوں کے نزدیک خالص توحید پر عمل کہلائے — اور یہ کہنا میری قریب کی نظر ٹھیک ہے — دور کی کمزور — یا خود کو ناظر دیکھنے والا ہے تب

اس طرح کہنے والی کیا۔ ویوں بندوں کی تمام ٹولیاں مُشرک نہ ٹھہریں گی؟ اور ناظر کی جمع۔ ناظرین کیوں۔ جب کہ اللہ واحد ہے؟

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ♦ کر کے شور مچاتے یہ ہیں

منظہر کسے کہتے ہیں؟ | منظر اُسے کہتے ہیں کہ۔ جہاں سے ظہور ہو۔ مثلاً۔ سوچ کا عکس جب شیشے یا آئینہ پر پڑتا ہے۔

تب اُس سے سوچ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ شیشہ! سوچ کے عکس کا مظہر ہوتا ہے۔ شیشہ خود سوچ نہیں ہوتا۔ شیشے کی چمک دمک سوچ سے ہے اُس کی اپنی نہیں ہوتی۔ بالکل اسی طرح

اولیائے کرام مظہر ہیں اعمالِ انبیائے کرام کے۔ اور انبیائے کرام مظہر ہیں صفاتِ امامِ الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ اور اللہ تعالیٰ کے محبوبِ عظیم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مظہر ہیں صفاتِ ذاتِ باری تعالیٰ کے۔

شُرک کہ ہو گا؟ | شُرک تب ہو گا جب کہ غیر خدا کی کسی صفت کو۔ اُس کی اپنی جانی یا مانی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے مُقابل یا اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں کسی غیر خدا کا حصہ یعنی شریک ڈار سمجھا جائے۔ یا کسی غیر خدا کو اللہ یا عبادت کا مستحق جانا جائے۔ □ معاذ اللہ □

جب اولیائے کرام کو انبیائے کرام کے اعمال کا مظہر جانا جائے۔ پھر شُرک کیوں؟ اسی طرح انبیائے کرام کو حضورِ اکرم کے اوصاف کا مظہر مانا جائے۔ پھر شُرک کیوں؟ اور اللہ تعالیٰ کے محبوبِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفاتِ ذاتِ باری تعالیٰ کا مظہر سمجھا جائے۔ پھر شُرک کیوں؟

میرے اسلامی بھائیو! اللہ ربِّ العزت کے مقابل نہ حضور علیہ السلام ہیں

نہ کسی کا یہ عقیدہ ہے۔ پھر حضور علیہ السلام سے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظہار کو
 شرک کہنا انتہائی خباثت۔ ضلالت۔ زالت۔ ذلالت۔ حماقت و جہالت
 ہے۔ اہلسنت کو الجھا کر۔ دیوبندیوں کا اپنے گستاخانہ عقائد سے توجہ مبٹانا
 ہے۔ گستاخانہ عقائد پر پردہ ڈالنا ہے۔

اے وہابیہ! دیوبندیہ! اگر
صفتِ حاضرِ رہا بیہ دیوبندیہ سوال حاضرِ صفت۔ اللہ رب العزت

کیلئے ہی خاص ہو۔ تب اللہ کیلئے بخشش کی دُعا بھی تمہارے نزدیک جائز ٹھہرے گی۔
 کہ نمازِ جنازہ کی دُعا میں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّتِنَا۔ اے نبی! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو
 وَمَيِّتِنَا۔ اور ہمارے ہر مرنے والے کو۔ وَشَاهِدِنَا۔ اور ہمارے ہر حاضر کو۔
 وہابیہ۔ دیوبندیہ نے نماز وغیرہ کی کتب میں۔ شاہد کے معنی حاضر کئے ہیں
 اور حاضر کیلئے تمام وہابیہ۔ دیوبندیہ کا عقیدہ ہے کہ حاضرِ صفت صرف اللہ ہی کی ہے
 اور کسی کیلئے حاضر کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ اب بتاؤ وہابیو! دیوبندیو!
 نمازِ جنازہ کی دُعا میں بخشش کی دُعا اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہو۔ یا غیر اللہ کیلئے ہا۔
 اگر بخشش کی دُعا غیر اللہ کیلئے ہے تب غیر اللہ کیلئے حاضرِ صفت شرک کہنا بند کرو۔
 اور اللہ تعالیٰ کیلئے حاضرِ صفت مخصوص سے کیا دستبردار ہو گے ہا۔ یا پھر معاذ اللہ گنہگار
 اور اُس کی مغفرت کی دُعا کا تم عقیدہ رکھو گے ہا۔ کہ مذکورہ دُعا نے مغفرت معاذ اللہ۔
 اللہ کے لئے ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

امید قویٰ یہی ہے کہ نمازِ جنازہ کی دُعا میں حاضر کی بخشش کی دُعا اللہ پاک ذات
 کیلئے کہنا تم پسند کرو گے۔ کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حاضر ماننے
 کو شرک کہنے میں تم اتنے آگے نکل گئے ہو کہ۔ جہاں سے واپس پلٹنا تمہارے لئے مشکل ہے
 اور یوں بھی اللہ رب العزت کو تمہارے نزدیک گنہگار کہنا آسان ہے کہ تم نے بُرا اس میں قاطعہ

جہد المقل۔ یک روزی۔ نانی کتابوں۔ بلکہ اب حال میں ہی ہفت روزہ تنظیم الحدیث لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں بھی۔ مزید لکھ مارا کہ۔

”خدا تعالیٰ کے لئے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ جھوٹی کلام کرنا اللہ کے لئے عیب نہیں۔ چہ جائیکہ اُس پر قدرت عیب ہو۔ غرض اس قسم کی وجوہ بہت ہیں۔ جو ”دلیوبندیہ“ کے مذہب (امکان کذب) کو ترجیح دیتے ہیں۔“ (ماخوذ۔ ماہنامہ فضلہ مصطفیٰ کوثر انوار (دسمبر ۱۹۹۱ء))

کیوں نہ ہو۔ وہابیہ۔ دلیوبندیہ۔ غیر مقلدیہ۔ کا اندرونی مرض جب مشترک نہ ہو تو عقیدہ باطلہ کو ترجیح کیوں نہ ہو۔ چاہے شان الوہیت پر دھبہ آجائے دلیوبندیہ غیر مقلدیہ کے اشتراک میں فرق نہ آئے۔

”وہیبت اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اے وہابیہ!۔ دلیوبندیہ!۔ جب تم اللہ رب العزت جو ہر عیب سے پاک ہے۔ کیلئے جھوٹ جیسے بدترین عیب کو عیب شمار نہیں کرتے۔ پھر اسی پاک ذات اللہ کیلئے بخشش کی دُعا رکب حرم شمار کر دے گا۔“

ہر عیب پر قدرت رکھتا ہے رب کو عیب۔ لگاتے ہیں جھوٹ ہے ان کا روٹی، سالن ان اللہ علیٰ کُلِّ شئیء گویا صفاتِ الہی کو کاذب رب ٹھہراتے ہیں دلیل میں اس کی سُناتے ہیں چیز۔ ”مخلوق“۔ گناتے ہیں

اور یوں بھی اللہ رب العزت کو تمھارے نزدیک گنہگار کہنا آسان ہے کہ تم کتاب براہین قاطعہ۔ جہد المقل۔ یک روزی وغیرہ کتب میں اللہ رب العزت کیلئے جھوٹ اور ہر عیب پر قدرت رکھتا ہے جیسے گندے عقائد پر اپنا ایمان رکھ چکے ہو۔ جس

اللہ کے ایک ہونے کی گواہی اور اُس ہی کے معبود ہونے کی گواہی دیتے۔ پھر اپنے پیارے نبی کے لئے ہی کائنات پر حاضر ناظر ہونے۔ اور تمام کائنات کے مشاہدہ پر اللہ کے ایک ہونے کی گواہی پر اہلسنت کی طرح عقیدہ رکھتے۔ مگر تم کائنات پر حاضر ناظر غیب پر نہ صرف مطلع بلکہ مشاہدہ کر کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی پر کیسے ایمان لا سکتے ہو!۔ تمہارے بڑے بڑا بین قاطعہ میں لکھ گئے کہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ جب کہ حضرت شیخ عبدالحق محقق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوت شریف میں ایسا عقیدہ رکھنے والوں کا رد فرما چکے۔ جو اپنے پیارے نبی کیلئے بھی دیوار کے پیچھے کے علم کو نہ صرف چھٹلائے۔ بلکہ اُسی بڑا بین قاطعہ صفحہ ۵۵ میں آگے۔

بشرک نہیں تو کون سا ایمان کا عقیدہ؟ لکھے پر ایمان رکھتا ہو۔ پھر اُسی پیارے نبی کے سمندر میں زمینوں۔ آسمانوں وغیرہ پر حاضر و ناظر ہو کر مشاہدہ پر وہ کب ایمان رکھ سکتا ہے!۔ اے وہابیو! دیوبندیو! تمہارا دوسرے کلمہ کو کلمہ شہادت کہنا ایسا ہی ہے۔ جیسے امریکی دلاؤں کو اسلامی اُمرہ کہنا۔ یا درکھو! کہ اللہ تعالیٰ کو محبوبِ عظیم سے اگر کوئی بھی چیز پوشیدہ چھپی ہوئی یا غیبی جانو گے تب۔ گواہی شہادت۔ مشاہدہ۔ ناقص کہلائے گا۔ جس ذاتِ گرامی۔ جس محبوبِ عظیم کو۔ اُس کے رب نے ایسی نظر عطا فرمائی کہ اُس نے خالق کائنات کو ہی سر کی آنکھ سے دیکھ لیا پھر کائنات کی کوئی چیز غیب رہ سکتی ہے؟ کسی کے دل کے دسو سے کیا خالق کائنات سے بڑھ کر ہیں!۔ جن پر اللہ کے محبوب مطلع نہیں ہو سکتے۔ وہابیو! تمہارے دل کے دسو سوں پر مُطلعا ہونا معراج نہیں۔ بلکہ تمام کائنات کے خالق کو سر کی آنکھ سے دیکھنے کا نام معراج ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اہلسنت کا۔ کلمہ شہادت پر اسی طرح عقیدہ ہے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب سے کوئی شے۔ اور کوئی کسی زمانے میں پوشیدہ چھپی ہوئی نہیں۔ اللہ کے محبوب نے سب کا مشاہدہ

فرما کر شہادت گواہی دی کہ۔ بس ایک الہ کے سوا۔ اور کوئی الہ نہیں۔
 آقا و مولیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدے اور اس گواہی پر بھی جس کا عقیدہ نہیں۔ وہ
 کیا مسلمان ہو سکتا ہے؟ اگر مشاہدہ پر ایمان رکھتے ہو۔ پھر حضور علیہ السلام کے
 لئے حاضر ناظر کہنے کو شرک کیوں کہتے ہو؟ کیا واقعہ پر بغیر موجود۔ اور بغیر دیکھے مشاہدہ
 ہو سکتا ہے۔؟

حاضر ناظر

بغیر دلیل کے۔ دعویٰ کرنا
 حاضر، ناظر حدیث قرآن سے
 شافعی۔ مالک۔ امام حنبل
 اسماء الحسنیٰ میں ہی دکھائیں
 گزر رب کو شاہد کے معنی سے
 شاہد کہہ کر رب نے نبی کو
 نماز جنازہ میں شاہد کے
 گزر رب ہی حاضر ہے پھر دعا
 اور حاضرین و ناظرین
 عادت اپنی رکھتے یہ ہیں
 خدا کو کب بتاتے یہ ہیں
 نہ جنتی دلیل دکھاتے یہ ہیں
 دعویٰ اگر رکھتے یہ ہیں
 حاضر ناظر۔ پلتے یہ ہیں
 پکارا۔ چڑکیوں کھاتے یہ ہیں
 معنی حاضر الہاتے یہ ہیں
 کس کیلئے۔ فرماتے یہ ہیں
 کہتے کیوں کہلاتے یہ ہیں

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ
 کر کر شرک۔ شرک گلاتے ہیں

انیس احمد نوری

۱۔ انبیائے کرام اور اولیائے کرام کے متعلق ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں کہ۔ اولیاء مظہر میں اعمال انبیائے کرام کے
 اور انبیائے کرام مظہر ہیں۔ اعمال سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ اور آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 مظہر ہیں۔ اللہ رب العزت کی صفات کے۔ عام مومنین کسی نہ کسی ولی کے اعمال کے مظہر ہوتے ہیں۔
 اس طرح طبی روحانی مشاہدے کی وجہ سے ایمانیت کی گواہی درست ہے۔ [انیس احمد نوری]
 مشکل جو سر پہ آپری تیرے ہی نام سے ملی۔ مشکل کشا ہے تیرا نام۔ کچھ پروردگار اور سلام

حاضر

شرک ہے حضور کو حاضر کہنا
حضور حضور تو کہتے ہیں لیکن
حاضرین تو کہنا جائز
ملک۔ شیطان کو ہر جگہ مانیں
کورٹ۔ کالج اور مکتب میں
گویا ہر سنی پر ہے
کہتے ہیں۔ کہلاتے یہ ہیں
حاضر سے چڑکھاتے یہ ہیں
حاضر شرک جتاتے یہ ہیں
نبی کو شرک بتاتے یہ ہیں
حاضر ہوں۔ فرماتے یہ ہیں
شرک کی توپ چلاتے یہ ہیں

ناظر

کوئی نہیں۔ بس ناظر خدا ہے
خود اندھے گستاخ نبی ہیں
ناظرین تو کہتے ہیں لیکن
اسکھ سے دیکھے ناظر وہ ہے
ہر پل۔ ہر آن۔ گاتے یہ ہیں
سب کو اندھا بناتے یہ ہیں
ناظر شرک گناتے یہ ہیں
رب کی نظر بھڑاتے یہ ہیں

نظر آنا

حضور ہیں حاضر تو پھر کیوں؟
دیکھنے والا۔ نبی کو دیکھے
اپنی جہان درج، فرشتے
نظر نہیں آتے گاتے یہ ہیں
ایسی نظر۔ کب پاتے یہ ہیں
نظر نہیں آتے بتاتے یہ ہیں

امام

یہ ہی وجہ ہے امامت کی
امام نظر آسکتا ہو۔ یہ
پھر کیوں؟ رٹا لگاتے یہ ہیں
شرط جماعت سناتے یہ ہیں

بناتے نہیں یہ امام نبی۔ ہا
پھر بھی سوال دوہراتے یہ ہیں

حضور علیہ السلام کے نظر نہ آنے کی وجہ | میرے پیارے اسلامی بھائیو! وہابیوں۔ دیوبندیوں کا۔

حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر کہنے کو شرک بلکہ ناجب ان کے اپنے گلے پڑتا ہے۔ اور کئی اعتبار سے جب وہ خود بھی مشرک ٹھہرتے ہیں (جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بیان ہوا) تب اپنی شرمندگی کو دور کرنے کی غرض سے دو طرح سے مغالطے دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ **اول** یہ کہ حضور علیہ السلام اگر حاضر ہیں تو نظر کیوں نہیں آتے؟

جواب مگر تا خان رسول کے اس سوال کے بھی کئی جواب ہیں۔ ہماری جان روح فرشتے کراما کا تبین ہمارے بہت ہی قریب ہیں۔ مگر نظر نہیں آتے۔ کوئی بہت ہی بڑا احمق ہوگا جو نظر نہ آنے کی وجہ سے ان کے انتہا درجہ کے قرب کا انکار کریگا۔ سائنس کا اصول ہے کہ بعض نظر آتے ہیں مگر ان کا وجود نہیں ہوتا۔ اور بعض محسوس ہونے والے نظر نہیں آتے۔ مثلاً ریڈیو۔ ٹیلی ویژن۔ ٹیلی فون میں آواز سے محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بولنے والا ہے۔ ٹیلی وژن میں ماہی پٹ اور قتل سے خون تک بہتا نظر آتا ہے مگر ان میں ان حضرات کا وجود نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس خوشبو والی اشیاء میں خوشبو محسوس تو ہوتی ہے مگر نظر نہیں آتی۔ جن آسیب محسوس تو ہوتا ہے مگر نظر نہیں آتا۔ کان یا دائرہ وغیرہ میں درد محسوس تو ہوتا ہے مگر نظر نہیں آتا۔ سردی گرمی محسوس تو ہوتی ہے مگر نظر نہیں آتی۔ جڑی بوٹیاں نظر آتی ہیں مگر ان میں ذائقہ نظر نہیں آتا۔ ذائقہ محسوس کر سکتے ہیں مگر اس کا شفا و ضرر ہونا نظر نہیں آتا۔ تاثیر نظر نہیں آتی۔ ہوا محسوس ہوتی ہے مگر نظر نہیں آتی۔ اور وہابیہ دیوبندیہ نے یہ اصول پیڑودہ اپنا رکھا ہے کہ جو نظر نہ آئے۔ اُس کے وجود کا ہی انکار کر دو۔ اس طرح کی ہزار ہا مثالیں شب و روز وہابی دیکھتے ہیں پھر بھی دشمن نبی کی بنا پر طرح طرح کے پیڑودہ سوال کرتے ہیں۔ **دراصل** لطیف اشیاء نظر نہیں آتیں۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق میں۔ لطیف اکبر میں۔ پھر کیسے نظر آئیں گے۔
 ڈھیٹ اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت
 سب یہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

۲۔ نماز میں حضور علیہ السلام کو امام بنانا | سوال دوم: گستاخانِ رسول

دہائیوں و یوں بند یوں کا عوام
 اہلسنت کو یہ سوال بھی بہت پریشان کرتا ہے کہ۔ اگر حضور صلعم ہر جگہ حاضر ہیں تو پھر حضور صلعم
 کو نماز میں امام کیوں نہیں بناتے؟ ————— = صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم =

جواب :- دہائیوں و یوں بند یوں سے جب نماز کی جماعت امامت کے
 شرائط دریافت کئے جائیں تب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہی بیان کئے شرائط
 سے مقتدی اس کی اقتدی کریں جس کو انکی صف کے نمازی دیکھ سکیں۔ اگر سب نہیں
 دیکھ سکتے تو چند دیکھ سکیں۔ بیان کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی حضور علیہ السلام کی امامت
 میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سیدھے سادے عوام اہلسنت کو کراہ کرنے کیلئے۔ افسردہ
 اہلسنت سے پوچھتے رہتے ہیں۔ یہ ان گستاخانِ رسول کی۔ عیاری مکاری چالاکی
 سمجھئے یا ہٹ دھرمی۔

جس طرح ہماری جان۔ ہماری رُح۔ فرشتے۔ ہمارے بہت قریب ہیں
 مگر نظر نہیں آتے۔ بالکل اسی طرح۔ باسبب لطافت کے۔ ہمارے
 پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو نظر نہیں آتے۔ اور۔ امام کی شرط
 مقتدیوں میں سے امام کا نظر اسکا ہے۔

ما فوق الاسباب۔ معجزات و کرامات۔ شرک نہیں

ما تحت الاسباب فعل وہ ہوتا ہے۔ جو کسی بھی سبب سے ہو۔ یعنی۔ مَنۡہ ہاتھ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ وغیرہ۔ اور جو کام ان اسباب کے علاوہ ہو اُس کو۔ **ما فوق** کہتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اسباب کا خالق ہے لہذا وہ سبب کا محتاج نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کفار و شرکین کو انبیائے کرام جب دعوتِ اسلام دیتے تو وہ کفار عقل کو عاجز کرنے والا۔ یعنی بغیر سبب کے فعل۔ معجزے کی فرمائش کرتے۔ اللہ تعالیٰ انبیائے کرام کے ذریعہ بھی۔ لاٹھی کو سانپ، اژدھا بنا کر۔ تو بھی چاند کے دو ٹکڑے کرا کر۔ تو بھی چھپا سورج واپس کرا کر عصر کا وقت پھر مقرر کراتا ہے۔ معراج کی شب سدرۃ المنتہی سے آگے لامکان۔ اور لامکان سے آگے خاص اپنا قُرب عطا کر کے۔ تو بھی سیدنا فاروقِ اعظم سے خطبہ کے دوران پُہت دور ساریہ کی فوج کی کمان کرا کر۔ تو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام سے آصف برخیا کے اس کہنے پر کہ تختِ بلقیس آپ کی پلک بھینکنے سے قبل۔ کہنے پر ہی تختِ سلا منے رکھ کر۔ اپنی قدرت اور ولی کی کرامت کا مظاہرہ کراتا ہے۔ جن و انسان۔ کفار و شرکین۔ ان۔ بے سبب عقل کو عاجز کرنے والے معجزات و کرامات کو دیکھ کر مسلمان ہوتے ہیں۔ مگر وہابیہ و یوہندیہ۔ ما فوق الاسباب یعنی اسباب کے بغیر فعل کا کسی غیر خدا کیلئے عقیدہ رکھنا شرک بتاتے ہیں۔ ان بے عقلوں سے کوئی دریافت کرے کہ اگر سبب کے تحت کوئی کام کیا جائے تو معجزہ کب کہلائے گا۔ اور کفار و شرکین مسلمان کب ہوں گے۔ کیوں کہ اسباب کے ذریعہ فعل تو وہ خود بھی کر سکتے ہیں۔ بلکہ طرح طرح کے کمر شمعے مداری رات دن دکھاتے رہتے ہیں۔ اور کوئی ان پر ایمان نہیں لاتا۔ کفار و شرکین کا کسی نبی سے معجزہ طلب کرنا۔ اس بات کی

علامت ہے کہ اگر اللہ کا یہ سچا نبی ہے۔ تو بغیر سبب کے عقل کو عاجز کرنے والا فعل کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے اپنی طاقت و قدرت کا اظہار کر سکتا ہے۔

تعجب کی بات | کتنے تعجب کی بات ہے کہ جس "ما فوق الاسباب" فعل کے اظہار پر کفار و اسلام قبول کریں۔ وہابیہ و یونیدیہ اس پر عقیدہ رکھنے پر مسلمانوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ گویا اُسی "ما فوق الاسباب" (معجزہ اور کرامات) فعل کو وہابیہ و یونیدیہ مسلمانوں کو مشرک بنانے میں استعمال کر رہے ہیں۔ لاجول و لا قوۃ۔

نبی کے گستاخوں کی کرامتِ دل سے گھڑ کے سناتے ہیں
 اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ کہہ کر شرک اپناتے ہیں

ایمان افروز اصول | میرے لیے اسلامی بھائیو! آپ وہابیہ و یونیدیہ کے پروپیگنڈے میں نہ آئیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے کبھی شرک تو کیا ہا کسی نوعیت کا غلط کام کرنے والے کو نبوت کیلئے منتخب ہی نہیں فرمایا۔ اگر کسی کے ذہن میں کسی نبی کے لئے کوئی قابل اعتراض فعل ہے۔ تب اُس کا اعتراض نبی پر نہیں۔ بلکہ نبی کا انتخاب کر نیوالے اللہ رب العزت پر اعتراض ہے۔ لہذا ما فوق الاسباب یا ماتحت الاسباب کوئی کرامت مقبولان بارگاہ الہی کسی ولی یا نبی سے صادر ہو وہ ہرگز شرک نہیں بلکہ یہ تو اتنا اچھا عمل یا فعل ہے کہ اس کو معجزہ یا کرامت کہا جاتا ہے۔ جو صرف خاصانِ خدا کا حصہ ہے گستاخانِ رسول کا ما فوق الاسباب کو شرک کہنا سرائے جہالت۔ زالت۔ ضلالت و حماقت ہے۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک!
 از ہر خبری و سیکہ لعل و سدا اللہ اکبر

مَافُوقُ الْأَسْبَابِ

اصول و قواعد شرک و بدعت بے سند دل سے بناتے یہ ہیں
 ماتحت السبب کو جائز کہیں شرک۔ مافوق بتاتے یہ ہیں
 یعنی معجزے۔ اور کرامت خالص شرک سُناتے یہ ہیں
 تحت بلقیس بغیر سبب کے لانا شرک۔ گناتے یہ ہیں
 بے سبب زندہ کرنا پرندے خلیل سے شرک ٹھہراتے یہ ہیں

انہی (۵) باتوں کی

جبکہ سبب رب ہے پھر کیوں؟

شرک مافوق کو گاتے یہ میرے

عام مسلمانوں کو عموماً اور انبیائے کرام و اولیائے کرام کو خصوصاً یہ گستاخانِ رسول۔ اللہ رب العزت کے عطا کردہ اختیارات پر بھی شرک فی الصفات کا رٹنا لگاتے پھرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ مذکورہ بالا مضمون پڑھ کر ان گستاخانِ رسول کا شرک فی الصفات بھوت اُتر جائے۔ اللہ تعالیٰ شیطانوں کی مکاریوں سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے آمین۔

دماغ میں دیوبند تھا اور ہے دیوبندی کہلاتے یوں ہیں

عشاق کا عمل

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
 مشکل کُشا ہے تیرا نام تجھ پر دُرود اور سلام

گستاخانِ رسول کے چند من گھڑت شرک !

جبکہ شرک کے مادے صرف دو ہیں | شرک کے پادے صرف دو ہیں
 اَوَّل: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور

کو اللہ جانتا۔ دوم، غیر خدا کو استحقاقِ عبادت یعنی مستحقِ عبادت جانتا۔
 مثلاً کسی غیر خدا کو خدا نہیں جانتا۔ مگر اُس کو پوجنے یعنی عبادت کے لائق
 جان کر امداد کیلئے پکارتا ہے۔ تب عبادت کے لائق ہی سمجھنے سے وہ مشرک ہو جائے
 گا خواہ اُس کو امداد کیلئے پکارے یا نہ پکارے۔ اُس کو پوجنے کے لائق سمجھنے سے ہی
 مشرک ہو جائے گا۔ پکارنے یا امداد لینے سے شرک میں اضافہ نہ ہوگا۔ اور نہ
 پکارنے۔ مدد نہ لینے سے شرک میں نہ کمی واقع ہوگی۔

مادے شرک کے دو ہیں لیکن شرک ہزاروں گناہات میں
 غیر اللہ کو پکارنا | دہا بیہ دیوبندیہ! اللہ سمجھنے۔ اور پوجنے کی بات نہیں
 کرتے۔ بلکہ صرف پکارنے۔ اور غیر اللہ سے امداد
 لینے کو ہی شرک کہتے ہیں۔ اور بیجائی۔ بے غیرتی۔ بے شرمی یہ پکارنے اور امداد
 لینے سے بچتے بھی نہیں۔ ضرورت پڑ جائے تو۔ یا امریکہ المدد پکار کر دونوں
 شرکوں کو اپنے گلے اور سینے سے لگائے پھرتے ہیں۔ اس طرح کے خود ساختہ
 شرکوں کو اپنا نا ان گستاخوں کاراتِ دین کا مشغلہ ہے۔ مضمون لگے آئیں گے۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ♦ کر کے کیوں شرک گلاتے ہیں
 امداد مانگنا | قار عین! جس شرک پر بہت ہی زور یہ گستاخ دیتے ہیں،
 وہ ہے غیر اللہ سے امداد مانگنا۔ آپ ان گستاخانِ رسول
 سے دریافت فرمائیں کہ۔ مسلمانوں کو مشرک کہنے والے لے دہا بیو! اور

اے دیوبندیو! غیر مقلد کی تمام ٹولیو! تمہاری زندگیوں میں ایسی کوئی سُور
 ما ٹولی گزری ہے ہا۔ جس نے پیدائش سے مرنے تک۔ نہ دینی مدد لی۔ اور
 نہ دنیاوی مدد لی ہا۔ نہ کسی سے نماز پڑھنی سیکھی ہا۔ نہ قرآن مجید پڑھنا سیکھا ہا۔ نہ سیکھایا
 ہا۔ اور نہ دنیاوی کسی سے مشکل دُور کرائی ہا۔ اور نہ دُور کی ہا۔ نہ کسی جاندار۔ یا غیر جاندار
 سے کام لیا ہا۔ نہ حاجت رفع کی اور نہ امداد لی ہا۔ نہ نیم عریاں امریکی بیہودی کٹواری ماؤں
 سے خلعی جنگ میں مدد مانگی ہا۔ یقیناً کوئی گستاخ رسول دیوبندی دہانی۔ زندہ۔
 مُردہ۔ میں نہ ملیگا۔ کہ جس نے جاندار ہی کیا۔ بے جان اشیاء تک سے اپنی
 حاجت روائی۔ مشکل کشائی۔ نہ کرائی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ڈھیرٹ اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

مددگار میرے پیارے سُنی بھائیو! کسی کو مددگار سمجھنے پر شرک کا فتویٰ جڑنے
 والوں سے دریافت کرو کہ۔ حصّت جی انصار کے معنی کیا ہیں ہا۔

اور جب وہ کہیں کہ انصار کے معنی۔ مددگار کے ہیں۔ تب اُن سے کہیں کہ۔ اے
 ظالمو! تم نے کسی کو مددگار سمجھنے پر ہی مشرک کہا۔ جب کہ اللہ عزوجل کے
 محبوب جو بغیر روحی کے کبھی کوئی بات کرتے ہی نہیں۔ تم نے تو اللہ تعالیٰ کے محبوبِ عظیم
 نبی محترم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی مشرک کہہ ڈالا۔ کہ آقاؤ مولیٰ نے غیر اللہ کو انصار
 سمجھا ہی نہیں بلکہ۔ مہاجرین کی امداد کرنے والے مقامی صحابہ کرام کو انصار یعنی مددگار
 کہا بھی۔ تب ہی تو صحابہ کی جماعت نے۔ اور اُس وقت سے آج تک بھی اُن کو انصار
 یعنی مددگار کہا جاتا ہے۔ جبکہ اے وہابیو! تم بھی مہاجرین کی امداد کرنے والے
 غیر خدا کو انتفال کے بعد بھی انصار یعنی مددگار لکھتے اور کہتے ہو کیا تم مشرک ہا

روزِ محشر! اے وہابیو! دیوبندیوں کی تمام ٹولیو! تم تصور تو کرو۔ اللہ تعالیٰ، اور اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی شانِ پاک میں تمہارے اپنے ہاتھ سے تمہارا اپنا اعلانِ نامہ۔ جو تمہاری صرف ایک ہی کتابِ تقویتِ الایمان کی طرح سڑی سڑی گالیوں سے پُر۔ جب روزِ محشر اللہ جبار و قہار کے دربار میں پیش ہوگا۔ اُس دن یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے۔ و اجازتِ دستخط کرنیوالا نجدی۔ نہ امریکی۔ نہ امریکی نواز۔ نہ سانحہ اجڑی کیپ کا ہیرو۔ نہ نہرو کی ران پر دم توڑنے والا آزاد۔ کام آئیر گا۔ کہ اُن کو خود اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ اُس دن تم۔ یا تمہارے حمایتی اتحادیوں کی حیثیت ہی کیا ہوگی ہا۔ جبکہ وہاں۔

مجھے بتاؤ تو اہلِ محشر یہ بات کیلئے یہ بھید کیا ہے
خدا کے ہوتے یہ ساسی خلقتِ نبی کی صورت کو تک ہی ہے

راتِ دن جنکے ہاتھ میں غیر اللہ سے امداد مانگنے والی رہیں گے۔ اور امداد کرنے والوں کو اپنا عینِ مددگار کہتے زبان بھی نہ چھینکتی ہو۔ پھر وہی غیر اللہ کو مددگار سمجھنے کو شریک بھی کہیں کیا تم شریکِ غیر اللہ سے مانگنا۔ وہابیوں۔ دیوبندیوں۔ غیر مقلدوں کی تمام ٹولیوں کا جب اپنے بنائے ہوئے شریک کی دلدل سے نکلنا مشکل ہوتا ہے تب مُنہ پھلا کر۔ اور بڑے اعتماد سے کہتے ہیں کہ ”اللہ کے سوا دوسرے سے مانگنا شرک ہے۔“ اور کمالِ تعجب کی بات یہ ہے کہ۔ نقد۔ اُدھار۔ فری، یا مُفت کی بات بھی نہیں کرتے۔ ”بس مانگنا شرک ہے“ کہتے ہیں۔ اور جو کچھ زیادہ ہی چالاک۔ عیار۔ مکار۔ اور صربِ زبان ہوتا ہے وہ اتنا مزید دلیل میں کہتا ہے کہ ”اُسی سے مانگنا چاہیے جس سے تمام نبی۔ ولی مانگتے آئے۔“ اور جس کے پاس جبار اور غیرت نام کو بھی نہیں ہوتی وہ اتنا اور بڑھا کر کہتا ہے کہ ”تم میں اور۔“

مشرکین ہند میں کیا فرق ہے ہا۔ وہ بتوں سے مانگتے ہیں۔ اور تم ولیوں۔ نبیوں۔
 سے مانگتے ہو۔ غیر اللہ سے مانگنا اُس کو خدا سمجھنا ہے۔ اور یہ شرک ہے۔
 جاہل اُن کی ہاں ہیں ہاں ملا دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی اپنے عقائد سے وقف سُتی
 ٹکرا جائے۔ اور وہ سُتی۔ اُس نجدی وہابی سے دریافت کرنے کہ۔ تمام مُسلمان تو
 غیر خدا سے مانگ کر اپنے کے نزدیک مشرک ہو گئے۔ آپ اپنے نجدیوں۔ وہابیوں،
 دیوبندیوں۔ مودودیوں۔ اسرار یوں۔ مسعودیوں۔ ندویوں۔ تھانویوں۔ غیر مقلدوں
 سے کوئی ایک ہی سہوار نہاد کھائیں جس نے پیدائش سے اب تک کبھی اور سے نہ مانگا ہو؟
 یعنی غیر اللہ سے نہ مانگ کر مشرک سے بچا ہو؟ اگر زندہ ہیں نہیں ہے تو۔ اپنے مَرکر
 مٹی میں ملنے والے نجدی وہابیوں۔ دیوبندیوں میں سے ہی کسی کا نام بتائیں۔ جس
 نے زندگی بھر۔ مَر تے دم تک۔ کبھی غیر اللہ سے نہ مانگا ہو؟
 میرے پیارے سُتی بھائیو!۔ آپ ان گستاخانِ رسول کو ایک اور مزید رعایت دے
 سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ ان سے دریافت فرمائیں کہ تم اللہ کے سوا کسی اور سے اگر اپنے مُنہ بولے
 شرک۔ ”مانگنے سے“۔ اپنے بزرگوں کو بھی بچا ہوا نہیں دکھا سکتے تھے اللہ تعالیٰ کے
 محبوب اور اول جلیفہ حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک کسی زندہ یا انتقال شدہ فرد
 کا ہی نام بتاؤ۔ جس بالغ فرد نے کبھی نہ مانگا ہو؟ اور نہ کبھی مانگنے والے کو دیا ہو؟
 گویا اُس نے۔ بیوی بچوں سے۔ نہ بہن بھائی سے۔ نہ ماں باپ سے۔ اور
 نہ حاکم یا ملازم سے مانگا ہو۔ یا کوئی شے مانگی ہو؟ اور یہی دریافت کریں کہ
 اور جب کوئی اس شرک سے تمھارے نزدیک محفوظ نہیں حتیٰ کہ تمھارے مُنہ بولے
 شرک سے وہ ہستیاں بھی محفوظ نہیں جو شرک مٹانے کیلئے مبعوث کی گئیں۔ وہ تو نہیں
 مگر گستاخانِ رسول فردِ مشرک۔ یہ تمھارا مُنہ بولا شرک تم کو ہی مُبارک
 ڈھیٹ اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت

نبی۔ ولی سے مانگنا شرک ہے
 دنیا بھر کی، ہر شے سب سے
 ہر دم رُٹا۔ لگاتے یہ ہیں
 مانگتے ہیں منگواتے یہ ہیں
 کُر کر شرک۔ شرک گاتے یہ ہیں
 اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

جو چیز جس کے پاس نہ ہو۔ یا
 دینے کا اختیار نہ رکھتا ہو اُس سے مانگنا
 پھر عارضی طور پر شرک کی ایک سیڑھی اُتر کر
 جو بہت پُرانا ہیلے باز۔ دیوبندی
 دہائی ہوتا ہے۔ وہ تمام دہائیوں کو۔

مشرک ہونے سے بچانے کی غرض سے کہتا ہے کہ۔ جناب جس کے پاس جو چیز نہ ہو
 یا دینے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔ اس سے مانگنا شرک ہے۔ مگر حضور علیہ السلام
 کا غلام جب اُس سے دریافت کرتا ہے کہ۔ اکثر دیہاتی دکاندار سے وہ چیزیں مانگتے ہیں
 جو اُس کے پاس نہیں ہوتیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دکاندار کے پاس وہ چیزیں تو
 ہوتی تھیں مگر اب اس نے رکھنا بند کر دیں۔ اور کسی دیہاتی یا شہری باشندے نے وہ
 چیزیں مانگیں دکاندار نے منع کر دیا۔ بتاؤ! وہاں کیا مانگنے والا کیا تمہارے نزدیک
 مشرک ہو گیا ہا۔ پڑوسی! پڑوسی سے جب مانگتا ہے۔ اکثر وہ چیزیں نہیں ہوتی۔
 اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو چیزیں مانگیں، ایک تھی وہ دے دی۔ کیا ایسی حالت میں
 مانگنے والا مکمل مشرک ہو گا ہا۔ یا دیوبندی عقیدے میں آدھا مشرک آدھا مسلمان ہا
 رہا ہے اختیار سے مانگنے کو شرک کہنا۔ جب کہ جس سے مانگا جائے اُس کی
 پیشانی پر بھی نہیں لکھا ہوتا کہ مجھ سے نہ مانگو۔ مجھے دینے کا اختیار نہیں۔ اور اگر۔
 لکھا بھی ہو۔ تب بھی شرک کب ہو گا ہا۔ بس اتنا ہو گا کہ وہ چیز نہیں ملے گی۔
 مانگنا شرک پھر بھی نہ ہو گا۔ تا وقتیکہ جس سے مانگا جائے اُس کو خدا سمجھا جائے کہ
 کسی غیر خدا کو خدا سمجھنا شرک ہے۔ مانگے یا نہ مانگے۔ خدا سمجھنے سے مشرک
 ہو گا۔ کیا مانگنے والا کوئی مسلمان ایسا ہے جو کسی غیر خدا کو۔ خدا سمجھتا ہو ہا۔

اگر شب و روز۔ غیر اللہ سے مانگنے والے۔ خواہ ان کو مطلوب چیز ملے یا نہ ملے۔
 مشرک نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کے محبوب انبیاء کرام۔ اولیائے کرام سے۔ مانگنے
 والے مسلمان کیوں مشرک ہا۔ کیا صرف انبیاء و اولیاء سے ہی تمھارے نزدیک
 مانگنا مشرک ہا۔ اور تم تمام دنیا کے آگے ہاتھ پھیلاؤ۔ خواہ وہاں سے ملے یا
 نہ ملے۔ کیا تمھارا منہ بولا مشرک پھر تمھیں حلال۔ ایسا کیوں ہا۔

مردہ سے مانگنا تب مسلمانوں کو مشرک کہنے والے عیار۔ وہابی دلیوبندی
 وغیرہ عارضی طور پر۔ مشرک کی دوسری سیڑھی اتر کر کہتے

ہیں کہ۔ مردہ سے مانگنا مشرک ہے۔ اور جب سستی دریافت کریں کہ۔ جب
 مانگنا تمھارے نزدیک خدا سمجھا ہی ہے۔ تو زندہ سے مانگنا یعنی زندہ کو خدا سمجھنا کیا
 تمھارے نزدیک جائز ہے اگر جائز ہے تو قرآن و حدیث میں کہاں ہے ہا۔ جس کی وجہ
 سے تم اور تمھارے وہابی دلیوبندی زندہ سے مانگ کر یعنی زندہ کو خدا سمجھ کر بھی مشرک ہونے
 سے بچ گئے ہا۔ جب کسی کو اللہ کا شریک جاننا۔ یا خدا سمجھنا مشرک ہے پھر۔
 زندہ۔ یا مردہ۔ قریب۔ یا دور کی قید کیوں ہا۔ دور والے کو۔ یا قریب والے کو
 مردہ کو۔ یا زندہ کو۔ خدا کہنا۔ یا اس کو خدا کا شریک جاننا۔ سب کے لئے ہی
 مشرک ہوگا۔ پھر زندہ سے مشرک کی رعایت کیوں ہا۔ مزید مردہ پر بحث اللہ آگے آئیگی۔

بیٹا بیٹی مانگنا جب ہر طرح سے وہابی دلیوبندی اپنے مشرک ہیں پھنستے ہیں۔
 تب عارضی طور پر۔ مشرک کی تیسری سیڑھی اتر کر۔ کسی

سے بیٹا۔ بیٹی۔ مانگنا مشرک ہے۔ کہنے پر گنہگار کرتے ہیں۔ اور اگر سستی
 ان سے دریافت کریں کہ یہ بھی تو بتادیں کہ۔ غیر اللہ سے کتنے بڑے بیٹے، بیٹیاں
 مانگنا مشرک ہیں ہا۔ کیا۔ ڈیڑھ فٹ کی مانگنا مشرک ہیں ہا۔ یا پانچ فٹ
 کی ہا۔ ننھی مانگنا مشرک ہیں۔ یا مٹکپڑوں اور زیوروں سے آراستہ مانگنا

شرک میں ہا۔ اور یہ بھی بتادیں کہ اس مانگی ہوئی بیٹی سے اولادِ شرک ہوگی ہا۔ یا مسلمان ہی رہے گی ہا۔ اور یہ بھی بتادیں کہ اس مانگی ہوئی بیٹی کو۔ اور اُس کے نطفہ سے پیدا شدہ اولاد کی چوہاچائی۔ کس درجہ کی شرک ہے ہا۔

کس کس شرک سے تم بچ پائے پوچھو! کیا فرماتے ہیں
 اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ کر کے کیوں شرک گاتے ہیں

اے وہابیو! جب تمہارے نزدیک بیٹا بیٹا مانگنا شرک ہے۔ پھر یا امریکہ المدد دیکھا کہ جو فوجی بھیک مانگی۔ اور شراب پینے۔ سو رکھانے والے عورت و مرد۔ لاکھوں کی تعداد میں۔ عراقی اسلامی سلطنت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے جو تمہارے مانگنے پر آئے۔ کیا وہ کسی کے بیٹا۔ بیٹی نہیں تھے ہا۔ کیا وہ جنگل کی گھاس کی طرح خود رو۔ پیدا ہونے لگے ہا۔ اگر نہیں مانگے تھے تو وہ کیوں آئے ہا۔ اور تم نے کیوں اُن حرام خوروں کو۔ سینے سے لگاتے رکھا ہا۔ کیا مسلمانوں کے کھلے دشمن سو رکھانے والے زانی شرابی بیٹے بیٹیاں مانگنا تمہارے نزدیک جائز ہا۔ اور حلالی۔ حلال خور بیٹے۔ بیٹیاں مانگنا تمہارے نزدیک کیا شرک میں ہا۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ♦ کہہ کر۔ پھر اپناتے ہیں

بیٹا بخشنے پر قرآنی دلیل | اے وہابیو! اے دیوبندیو! حضرت جبرائیل علیہ السلام خدا داد اختیار سے حضرت مریم سلام اللہ

علیہا۔ کو فرمائیں۔ لَا هَبَ لَكَ عُلَا مَانِ كَيْتَا۔ [سورۃ مریم آیت نمبر ۱۹] ترجمہ: ”تاکہ میں تجھ کو پاک لڑکا بخشوں“ کیوں جناب! حضرت جبرائیل علیہ السلام کا پاک لڑکا بخشنا بھی تمہارے نزدیک کیا ذیل شرک ہو گیا ہا۔ اگر نہیں۔ پھر ولی اللہ نبی اللہ رسول اللہ حبیب اللہ جو کہ ملائے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے غیر اللہ کی دیوار کا سہارا لے کر بیٹا بیٹی دینے پر تم نے

شُرک کی مہر کیوں لگائی ہے۔ کیا جبرائیل علیہ السلام تمہارے نزدیک غیر اللہ نہیں ہے۔
 جبکہ اللہ کے دوست۔ اللہ کے نبی۔ اللہ کے رسول۔ اللہ کے محبوب۔ یہ وہ
 بزرگ ہیں کہ۔ ان کا دینا۔ اللہ کا دینا شمار ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ بزرگ۔
 اللہ والے ہیں۔ اللہ کے اپنے ہیں۔ اللہ کے مقابل نہیں۔ اللہ کا نام ان کی شناخت
 کے ساتھ لگا ہوا ہے یعنی۔ نبی اللہ۔ رسول اللہ۔ حبیب اللہ۔ ولی اللہ۔ کیا اس
 نسبت کی وجہ سے شرک کہتے ہو؟ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو تم کبھی جبرائیل اللہ
 لکھتے ہو۔ نہ جبرائیل اللہ کہتے ہو۔ پھر بھی جبرائیل علیہ السلام کا۔ پاک لڑکا بخشنا
 اللہ تعالیٰ کا ہی عطا کرنا شمار کرتے ہو۔ کیا اُس وقت جبرائیل علیہ السلام تمہیں غیر اللہ
 نظر نہیں آتے؟ جو اللہ کے ولیوں۔ دوستوں۔ اللہ کے نبیوں۔ اللہ کے
 محبوبوں سے مانگنا۔ اُن کا دینا۔ غیر اللہ کہہ کر شرک کی مالاچینا شروع کر دیتے ہو۔
 آخر ولیوں۔ نبیوں سے اس قدر بغض و عناد کیوں ہے۔

جائز شرک ہو۔ شرک ہو جائز کیا کیا رنگ دکھاتے ہیں
 إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ کر کے کیوں شرک گاتے ہیں

مردہ سے بیٹا۔ بیٹی مانگنا جب وہابیوں و پوہندیوں کی تمام ولیوں کے اپنے

کے اپنے ہی گلے میں لٹکا نظر آتا ہے۔ تب عارضی طور پر۔ شرک کی چوٹی سیڑھی اتر کر
 کہتے ہیں کہ۔ ”مردہ سے بیٹا۔ بیٹی مانگنا شرک ہے“ اور جب ان۔
 گستاخانِ رسول سے ان کے اس خود ساختہ شرک کی دلیل مانگتے ہیں۔ تب یہ
 بغلیں جھانکتے ہیں۔

میرے پیارے سنی بھائیو!۔ یہ گستاخانِ رسول قیامت تک قرآنِ حدیث
 میں نہیں دکھا سکتے کہ۔ سب سے بیٹا۔ بیٹی مانگ سکتے ہیں۔ صرف مردہ سے بیٹا

بیٹی مانگنا شرک ہے۔ ان کے اس خود ساختہ شرک سے صاف ثابت ہو گیا کہ
— زندہ سے مانگنا جائز ہے — تب ہی تو مُردہ کی قید لگائی ہے — اور یوں بھی
کہ مذکورہ عنوان — بیٹا — بیٹی مانگنے پر — شرک کی سیڑھی نمبر ۳ میں قرآنی دلیل —
بھی دیدی گئی — اور زندوں سے رات دن — بیٹا — بیٹی مانگتے — اور مانگنے والوں کو دیتے
دلاتے بھی ہیں — لہذا — زندہ سے مانگنا جائز ٹھہرا —

میرے پیارے سنی بھائیو! — اب ان وہابیوں — دیوبندیوں کا یہ خود
ساختہ شرک کہ — مُردہ سے بیٹا — بیٹی مانگنا شرک ہے — اس لئے غلط ہے کہ
مُردہ صفت اللہ تعالیٰ کی نہیں — اللہ زندہ ہے — ہمیشہ سے ہے — اور ہمیشہ
رہے گا — مگر وہابیہ دیوبندیہ نے اس خود ساختہ شرک میں مُردہ صفت اللہ کے
لئے مخصوص کُری — جبکہ اللہ تعالیٰ مُردہ ہونے سے پاک ہے —

اے وہابیو! — اے دیوبندیو! — اگر مُردہ صفت تم نے خدا کیلئے مخصوص
نہیں کی ہا — پھر شرک کس وجہ سے کہتے ہو ہا — وہ بتاؤ ہا — کس چیز نے شرک
کیا ہا — بیٹا — بیٹی مانگنے نے تو کیا نہیں — اقول: یوں کہ وہ تو قرآن مجید سے بھی
ہم ثابت کر چکے — اور تمھارا بھی یہی کہنا ہے کہ مُردہ سے بیٹا — بیٹی مانگنا شرک ہے —
یعنی زندہ سے بیٹا — بیٹی مانگنا شرک نہیں — لہذا اب اختلاف بیٹا — بیٹی مانگنے پر
نہیں بلکہ — مُردہ سے مانگنے پر اختلاف ہوا — دو: یہ کہ تم قرآن پاک کی ایک
ایت یا — ایک حدیث سے بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ زندہ سے ہر چیز مانگ سکتے ہیں
صرف بیٹا — بیٹی نہیں مانگ سکتے — اور اگر تم نے بڑا تیر مارا بھی تو یہ کہہ سکتے ہو کہ کسی
کو خدا سمجھ کر مانگنا شرک ہے — ہم اس کے لئے شرک کے مادوں کے عنوان میں بیان
کر چکے کہ — مانگنے یا نہ مانگنے — خالی کسی اور کو خدا سمجھنے سے ہی مشرک ہو جائے گا —
انگنے سے شرک میں اضافہ نہ ہوگا — اور نہ مانگنے سے شرک میں نہ کوئی کمی آئے گی —

شُرک تو کسی غیر خدا کو خدا سمجھنے یا اللہ کے سوا کسی اور کو عبادت کا مستحق جاننے سے ہی ہو جاتا ہے۔ سووم:۔ یہ کہ تم رات دن بیٹا بیٹی مانگتے بھی ہو۔ چہارم:۔ یہ کہ دینے والے دیتے بھی ہیں۔ پنجم:۔ بعض علاقوں میں۔ اور خاندانوں میں بچہ پیدا ہوتے ہی مانگ لیتے ہیں۔ ششم:۔ سندھ میں نکاح سے قبل ہی یہ طے کر لیا جاتا ہے کہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ ہم لیں گے۔ یعنی ہونے والے بچے اپنے نہیال کے بچوں کیلئے مانگ لئے جاتے ہیں۔ ————— پاکستان ٹیلی وژن صحیح کی نشریات مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۱ء —————

مفتیم:۔ یہ کہ جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی۔ وہ۔ اولاد والوں سے بیٹا۔ بیٹی مانگتے ہیں۔ اور پھر اسٹامپ لکھے۔ یا بغیر لکھے بیٹا۔ بیٹی دینے والے۔ دیتے بھی ہیں۔ اور حکومت ایسے واقعات پاک تان ٹیلی وژن پر دکھاتی بھی ہے۔ کیا یہ تمام مشرک ہا۔ لے دہا بیو!۔ لے دیو بند یو!۔ ان سات مثالوں سے بھی ثابت ہوا کہ بیٹا۔ بیٹی مانگنے سے شرک نہیں۔ بلکہ۔ تم نے مردہ کی وجہ سے شرک کہا۔ اب بتاؤ کہ مردہ صفت تمہارے نزدیک کیا اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے ہا۔ جس کی وجہ سے مردہ سے بیٹا۔ بیٹی مانگنا شرک کہتے اور لکھتے ہو۔ مردہ کو خدا سمجھ کر بیٹا۔ بیٹی مانگنا تو تم کہتے ہی نہیں۔ اور نہ کہہ سکتے ہو کہ۔ مردہ بھی کہو اور خدا بھی کہو اپنے منہ جھوٹے کہلاؤ۔ اگر کہتے بھی تب جھگڑا۔ اور اختلاف کیسا ہا۔ ہم اہلسنت تو ”خدا سمجھنے کو ہی شرک کہتے ہیں“ اور لکھتے ہیں۔ خواہ بیٹا۔ بیٹی مانگے۔ یا نہ مانگے۔

قاریں:۔ آپ پر سوج کی طرح روشن ہو گیا ہوگا کہ مردہ نہابی دیوبندی خدا کی صفت خاصہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ ورنہ مردہ سے مانگنا شرک کیوں ہا۔ پیارے سنیو!۔ آپ وہابیوں۔ دیوبندیوں کو۔ دینی مسائل اور ان کی حقیقت سے تب ہی آگاہی کرا سکتے ہیں جب آپ وہابیوں کی عادت کہ۔ اپنی کہو دوسرے کی نہ سُنو۔ والی عادت کو ان سے ختم کرائیں گے۔ ورنہ وہ۔

وہ شور کریں گے یعنی آپ کی گفتگو میں ٹانگ اڑاتے ہی رہیں گے۔ جس کی وجہ سے آپ حقیقت سے آگاہی نہیں کر سکتے۔

کرنا سوال۔ جواب نہ سُننا ♦ عادت خاص رکھاتے یہ ہیں
 لہذا ضروری ہے کہ پہلے یہ اصول طے کر لیں کہ درمیان گفتگو میں وہ نہ بولیں۔ اور یہ کہ جس موضوع پر بھی بات ہوگی۔ اُس کو چھوڑ کر کسی اور موضوع پر گفتگو نہ کی جائے۔ کہ وہابی۔ دیوبندی۔ تبلیغی۔ اپنی سُننا نے کیلئے صحیح العقیدہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی خاطر چالیس دن کا چلہ لکھوانے پر طرح طرح سے مجبور کرتے ہیں۔ اور جب مُصطفائی گلے کی نادان بھیسٹیں ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر ان کے ساتھ چالیس چالیس دن گزارنے کے بعد واپس ہوتی ہیں تو ان گستاخانِ رسول سے خلوت و جلوت میں جو جو ہزاروں قسم کے خود ساختہ شرک اور عجیب عجیب من گھڑت قصے کہانیاں سُننے کو ملتے ہیں اُس کی روشنی میں وہ خود اپنے ماں باپ کو بھی مُشرک کہنے لگتے ہیں۔ اور یہ دوسروں سے چالیس چالیس دن کا چلہ لے کر گمراہ کرنے والے۔ تمھاری سُننے کے لئے صرف پانچ۔ دس منٹ وقت بھی نہیں دیتے۔ اگر وہابیہ۔ دیوبندیہ۔ صرف سُن ہی لیں۔ تو یہی اُن کی بہت بڑی مہربانی ہو۔ تب آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ وہابیہ۔ دیوبندیہ کے دیگر ہزاروں شرکوں سے پردہ اُٹھانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

بیٹا۔ بیٹی مانگنا!

مانگنا نبی کے وسیلے تک سے	خالص شرک سُناتے یہ ہیں
مانگ کے غیر سے بیٹا بیٹی	شرک سینے سے لگاتے یہ ہیں
پھر اُسی فعلِ شرک کے پھل کو	بیٹا۔ بیٹی۔ لگاتے یہ ہیں
طُف ہے شرکِ فعل کے پھل کو	چومتے ہیں۔ چومواتے یہ ہیں

دیو کی بندیا کی دعاے مغفرت مانگنا بھی منع؟

میرے پیارے سنی بھائی! — اپنے گستاخانہ عقائد کو چھپانے کی غرض سے یہ مکار گستاخ رسول — ہر چیز اللہ ہی سے مانگو۔ جو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے کہنے والے — نماز جنازہ کے بعد — خاص میت کی مغفرت کے لئے — اُسی رب سے — دُعَا مانگنے کو۔ جو شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ صرف منع ہی نہیں کرتے بلکہ لاکھوں مسلمانوں کے قاتل پنڈت نہرو کے مرنے کے بعد اُس کی جلی راکھ ہندوستان کے شہر شہر — گاؤں گاؤں — گلی گلی پھرانے — اور ہر چوراہے یا تڑا ہے پر اُسی پنڈت نہرو کی مغفرت کی دُعَا کرنے والے کانگریسی — دہانی — دیو کی بندی — تبلیغی گنجا گروپ — مسلمان کے لئے بعد نماز جنازہ دُعَاے مغفرت کو بدعت اور نہ جانے کیا کیا اُلا بلا جکتے ہیں — اور اکثر دیو بندی دُرثا — مرنے والے گستاخ رسول کا وصیت نامہ پڑھ کر سناتے ہیں کہ — میرے لئے مغفرت کی دُعَا نہ کی جائے — بات اُن کی بھی دُرست ہے کہ ان کے حق میں دُعَاے مغفرت بیکار ہے —

پہلے غیر سے مانگنا شرک تھا رب سے منع اب کاتے یہ ہیں
رب سے بعد نماز جنازہ دُعَا بدعت فرماتے یہ ہیں
جائز دُعَا ہے نماز میں بھی باہر بدعت جتاتے یہ ہیں

قارئین کرام! — دہائیوں! — دیوبندیوں کی تمام ٹولیاں — نماز جنازہ کے بعد دُعَا منع کرنے کی وجہ یہ بتاتی ہیں کہ — نماز میں بھی تو دُعَا ہوتی ہے —

میرے پیارے سنی بھائیو! — آپ ان نام کے عالموں جاہل گستاخان رسول سے دریافت فرمائیں کہ — پنجگانہ نماز کی ہر رکعت میں الحمد شریف جس کا نام ہی سورۃ الدُعَا ہے — پڑھی جاتی ہے — چار رکعت میں چار مرتبہ سورۃ الدُعَا —

اور دُرودِ ابراہیمی کے بعد بھی دُعا یعنی سَلام سے قبل۔ گویا پانچ مرتبہ دُعا میں پڑھنا تو تم وہابیوں۔ دیوبندیوں کے نزدیک پھر بہت بڑا گناہ ہو گا ہا۔ کیا عشاء کی سترہ رکعتوں میں صرف پہلی ہی رکعت میں سورۃ الدُعا پڑھتے ہو ہا۔ اور کیا چرگانہ نماز کی جماعت کے بعد۔ اور نماز کے اختتام پر بھی کیا دُعا مانگنا اتنا ہی بڑا گناہ ہے جتنا نماز جنازہ کے بعد۔ تمہارے نزدیک دُعا مانگنا گناہ ہے ہا۔

میرے پیارے سنی بھائیو! آپ ان جاہل گستاخانِ رسول۔ نام کے عالموں سے۔ نماز جنازہ کا ترجمہ معلوم کریں۔ اُس میں زندہ مُردہ۔ حاضر غائب۔ چھوٹے بڑے۔ مرد عورت۔ مومن مسلمان کے لئے دُعا بتائیں گے۔ اُن سے دریافت کریں کہ۔ اس میت کیلئے مخصوص دُعا اس میں کہاں ہے ہا۔ اور اگر ہوتی بھی تب بھی تو اپنے پیارے رُجب سے دُعا ہر وقت مانگنا جائز ہے۔ اگر ہم اپنے رُجب سے بھی دُعا نہ مانگیں تو اے کانگریسی۔ امریکہ سے مدد مانگنے والو۔ اور اے امریکی ایجنٹ اتحادی وہابیو! پھر کس سے دُعا مانگیں ہا۔ سنیو سے کہتے ہو کہ غیر اللہ سے کچھ نہ مانگو۔ اور مانگنا شرک بتاتے ہو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے بھی تم دُعا مانگنا بدعت وغیرہ کہتے ہو۔ آخر کیوں ہا۔ اگر کسی گستاخِ رسول۔ وہابی۔ دیوبندی کے علم میں کوئی ایسی قرآنی۔ یا حدیثِ پاک ایسی ہے جس میں کسی مومن مسلمان کی مغفرت کی دُعا مانگنا جائز نہیں تو وہ ایسی حدیثِ پاک دکھائے ہا۔

دُھیٹ اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

قارین! آپ وہابیوں۔ دیوبندیوں کی اس دلیل کا کہ۔ جب نماز جنازہ میں دُعا پڑھ لی گئی۔ پھر نماز جنازہ کے بعد اس میت کے لئے دُعا نہ کی جائے۔ کا جواب مُطالعہ فرما چکے۔ ایک اسی نماز جنازہ کی دُعا سے مزید

جواب حاضر ہے کہ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا۔ وَمَيِّتِنَا۔ الہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر مردہ کو۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ہمارے ہر زندہ اور ہر مردہ کیلئے بخشش کی دُعا کر لیگی جس میں تمام چھوٹے بڑے۔ مرد اور عورت سب شامل مگر پھر بھی۔ وَشَهِدْنَا۔ وَغَابِبْنَا۔ وَصَغِيرْنَا۔ وَكَبِيرْنَا۔ وَذَكْرْنَا۔ وَأُنْثَانَا۔ ترجمہ: اور ہمارے ہر حاضر کو۔ اور ہمارے ہر غائب کو۔ اور ہمارے ہر چھوٹے کو۔ اور ہمارے ہر بڑے کو۔ اور ہمارے ہر مرد کو۔ اور ہماری ہر عورت کو۔ جب ہمارے ہر حاضر اور غائب کا ذکر دُعا میں آگیا پھر کیوں ہمارے ہر چھوٹے بڑے کا علیحدہ ذکر۔ دُعا میں شامل نہ؟ اور جب ہمارے ہر چھوٹے بڑے کا ذکر دُعا میں آگیا پھر کیوں ہمارے ہر مرد اور ہماری ہر عورت کے لئے دُعا میں بخشش کا ذکر علیحدہ سے آیا ہا۔ نماز جنازہ کی دُعا نے ہی وہابیہ دلیو بندیہ کے اصول کے منہ پر کیا زناٹے دار طمانچہ مارا۔ کہ ہمارے ہر زندہ۔ ہمارے ہر مردہ میں ہی جب تمام حاضر غائب اور چھوٹے بڑے۔ مرد عورت سب شامل۔ پھر دُعا نے نماز جنازہ میں زندوں کیلئے تکرار کے ساتھ دُعا فرما کر اللہ تعالیٰ کے محبوب نے ان گستاخان رسول کے سوال سے قبل ہی جواب مہیا فرما دیا۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ۔ قارئین کرام! اللہ رب العزت کبھی خود کسی ظلم نہیں فرماتا۔ اور نہ بے قصور کو دوزخ میں ڈالے گا۔ بلکہ جن کو دوزخ کا ایندھن ہی بننا ہے وہ اپنے لئے خود ہی مزا میں اس طرح مقرر کرتے ہیں کہ پہلے وہ ان عملوں کو شرک کہتے ہیں جن سے وہ خود بھی نہیں بچ پاتے۔ اور یوں اپنے منہ مشرک ہو کر جہنم کی راہ چڑھتے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ اوراق میں ان کے خود ساختہ اور من پسند شرکوں کی بھلاک اپنے مُلا حظہ فرمائی۔ اسی طرح کبھی شیلہ کو شرک کہہ کر۔ تو کبھی اپنی بخشش کیلئے شفاعت کو شرک کہہ کر بخشش کا دروازہ بند کر لیتے ہیں تو کبھی دیدار الہی کا انکار کر کے۔ تو کبھی نماز جنازہ کے بعد اپنے مردوں کیلئے خصوصی دُعا کے مغفرت کو شکر اکر جہنم کی راہ پسند فرماتے ہیں۔

حضورِ علیہ السلام نور ہیں یا بشر؟

میرے پیارے اسلامی بھائیو!۔ آپ کو جس طرح آپ کا اپنا نانا کیا ہے یقیناً اسی طرح آپ کو وہابیہ دیوبندیہ کی تمام ٹولیاں کا یہ مکر بھی یاد ہو گا جو یہ گستاخ آپ کے دریافت کرتے ہیں کہ ”حضور علیہ السلام نور ہیں یا بشر؟“ وہابیہ دیوبندیہ یہ مکر اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ اس جملہ کے درمیان پل کے سبب دو باتوں سے ایک کو منتخب کرنا ہے۔ جس کے سبب دوسرے کا خود بخود انکار تسلیم کیا جائیگا۔ یہ سوال ایسا ہی احمقانہ ہے جیسے کوئی کہے کہ تم انسان ہو یا آدمی؟ کہ اگر جواب دینے والا خود کو انسان کہتا ہے تو خود بخود آدمی ہو نیر کا انکار سمجھا جائے گا۔ اس طرح جواب دینے والا غلطی پر نہیں بلکہ سائل کا سوال ہی غلط تھا۔ کیونکہ یا دو تضاد یعنی دو ضدوں کے درمیان ہونا چاہئے تھا مثلاً انسان ہے یا حیوان مطلق؟ آدمی ہے یا فرشتہ؟ دن ہے یا رات؟ آسمان ہے یا زمین؟ سچ ہے یا جھوٹ؟ لہذا اے میرے سنی بھائیو! جب آپ کے وہابیہ دیوبندیہ برائے مکر یہ کہیں کہ حضور نور ہیں یا بشر؟ تو آپ انھیں یہ جواب دیں کہ تمہارا یہ سوال ہی احمقانہ ہے۔ اپنا سوال درست کرو لفظ یا دو تضاد کے درمیان آتا ہے۔ نور اور بشر ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ نور کی ضد ظلمت ہے تاریکی ہے اندھیرا ہے۔ حضور اکرم نور ہیں ظلمت تاریکی اندھیرا نہیں۔ اور بشر کی ضد فرشتہ ہے۔ جن ہے۔ حیوان مطلق ہے۔ حضور بشر ہیں۔ فرشتہ۔ جن۔ اور حیوان مطلق نہیں۔ لہذا اے وہابیہ دیوبندیہ کی تمام ٹولیاں تمہارے سوا کون بد بخت ہے اللہ تعالیٰ کے محمد اعظم کے سوا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ کے محمد اعظم کے سوا کون ہے؟

مَعَاذَ اللّٰهِ اندھیرا ہیں ہا۔ نور نہیں مَعَاذَ اللّٰهِ تاریکی ہیں ہا۔
یہ حیرات یہود و نصاریٰ بلکہ شیطان مردود کو بھی نہ ہوگی۔ البتہ وہابیہ
دلو بند یہ کی تمام ٹولیوں کا ہم انکار نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے آقا و مولیٰ نور مجسم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں اپنی صراطِ مستقیم۔ تقویۃ الایمان۔ اور
حفظ الایمان۔ جواہر القرآن۔ بُراہین قاطعہ۔ تحذیر الناس وغیرہ کُتب میں۔
سینکڑوں سُڑی سُڑی گالیاں لکھ لکھ کر۔ چھاپ چھاپ کر ہر طرح سے اشاعت کی
اور کر رہے ہیں۔ تو نور کے مقابلے میں ظلمت، اندھیرا، تاریکی۔ آقا و مولیٰ کو
کہتے بکتے کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے ہا۔

بیشتر نوری کیسے ہو سکتا ہے؟ اس جگہ وہابیہ ایک سوال ضرور کریں گے۔ کہ

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نور بھی
ہوں اور بشر بھی ہا۔ تو میرے پیارے قسّی بھائیو!۔ آپ اُن سے کہیں کہ
یہ ایسے ہو سکتا ہے کہ جس طرح مطلق شیشے کو گلاس کہتے ہیں۔ مگر پانی پینے کا
برتن بھی گلاس کہلاتا ہے خواہ شیشے کا بنا ہوا نہ بھی ہو۔ ہے تو گلاس مگر اسٹیل کا
ہے تو گلاس مگر پیتل یا تانبے کا۔ ہے تو گلاس مگر بھرت یا سلور کا۔ ہے تو
گلاس مگر کالسی یا پلاسٹک کا۔ غرض یہ کہ کسی بھی دھات کا ہوائی مخصوص بنا
کے اعتبار سے پانی پینے کا برتن گلاس ہی عرف عام میں کہلاتا ہے لہذا کوئی احمق
بھی یہ نہیں کہے گا کہ بشر نوری نہیں ہو سکتا۔ جب گلاس
اسٹیل، پیتل، تانبا، سلور کا ہو سکتا ہے۔ تو بشر بھی نوری ہو سکتا ہے۔
بالکل اسی طرح آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس جگہ آج رولق افرور ہیں
اُس مٹی کے نور ہونے سے بشر ہونے میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ تب ہی تو اپنی نورانی
روحانیت سے تمام کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

نوری بحث ۱۱۲ نور تشریح

اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل تو کیا حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک سے کامل واقف نہیں۔ کہ پہلے واقفیت ہوگی تو مثلیت بھی ممکن ہوگی۔ مگر دیوبندی عام آدمی جیسا تک ہے میں (میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم معاذ اللہ)

کوئی بوبکر و عمر حیدر و عثمان ہی بنے
مثل سرکارِ دو عالم تو کوئی کیا ہوگا

میرے پیارے سنی بھائیو!۔ اس اہم اور نازک مسئلہ کو سمجھانے کیلئے میں چند منٹ کیلئے اپنی توجہ ایک دیہات کے مناظرہ کی طرف چاہوں گا کہ دیوبندی مناظرہ کسی طرح بھی دونوں جہاں کے سردار اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم نور مجسم کو اپنے جیسا کہنے سے دستبردار نہ ہو رہا تھا۔ کہ دیہاتی نے آگے بڑھ کر دیوبندی مولوی سے کہا تیرے اندر جان ہے یا۔ دیوبندی مولوی نے کہا۔ ہاں میرے اندر جان ہے۔ پھر دیہاتی بولا۔ نالی اور پاخانے کے کپڑے۔ سُر اور کتے میں بھی جان ہے۔ پھر تولیوں بھی کہہ کہ میں جاندار ہونے میں نالی اور پاخانے کے کپڑے۔ سُر اور کتے جیسا ہوں۔ تب اس دیوبندی مولوی کی گردن تو جھک گئی مگر سنی عالم نے کہا کہ پاخانے کا کپڑا کتا اور سُر وغیرہ گستاخِ رسولِ دیوبندی جیسا کیوں ہونے لگا یا۔ یہ گستاخِ رسول ہیں۔ اور وہ گستاخِ رسول نہیں۔ جبکہ شجر و پھر تک مطیع و فرمانبردار ہیں۔ حضورِ پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیفہ اور فریفتہ ہیں لہذا گستاخِ رسول کو کتا سُر کہنے سے کتے سُر کی توہین ہے۔

لے گی سوچو دہنِ ابڑ آنکھیں عَص • کھایا عَص اُن کا ہے چہرہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا • تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نا نور کا

نور ہونے پر آیت قرآنی | اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ۔ اگر ظاہر صورت، بشری میں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم ہیں کیا؟

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿۱﴾ سُوْرۃ مائدہ آیت ۱۵۔ ”بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب“

میرے پیارے سنی بھائیو!۔ قرآن پاک کے تراجم میں خیانت کرنے کے ماہر دیوبندی مہابی وغیرہ اگر اس جگہ نور سے ہدایت کا نور یا علم کا نور مراد لیں۔ تو آپ ان سے کہیں کہ مخلوق میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی۔ کوئی ہدایت یافتہ اور ہادی یا علم والا ہے یا۔ جب وہ کہیں کہ حضور سے بڑھ کر مخلوق میں کوئی ہدایت یافتہ، ہادی، اور علم والا نہیں۔ تب آپ ان گستاخانِ رسول سے کہیں کہ اس اعتبار سے بھی تمہارے منہ۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہوئے۔ اور اگر پھر بھی کوئی سنی عیار مکار گستاخِ رسول نور اور نور کے بعد اور کو۔ اور میں جس کے معنی روشن کے ہیں۔ ان تینوں کو کتاب سے حق ایک ہی بتائے۔ تو جواباً کہیں پھر مرکزِ دیوبند اور مرکزِ شیطان ایک۔ گستاخِ رسول اشرفی تھامی اور ابلیس ایک۔ یزید کی تعریف کرنیوالے محمود احمد عباسی۔ رشید بیٹ۔ ڈاکٹر اسرار۔ بیگم الدین اور یزید ایک۔ حضور علیہ السلام کے دشمن۔ ابو جہل کا دارالندوہ اور بھارت کا ندوۃ العلوم ایک۔ امریکی ایجنٹ فہد اور بش بھی دونہیں ایک۔ جان میجر اور گنجہ امریکی نواز بھی ایک ہی کہلائیں گے۔ کہ نور اور کتاب روشن کے درمیان لفظ اور ہوتے ہوئے بھی جب ایک کہا جاسکتا ہے پھر یہ کانگریسی امریکی گستاخِ رسول ایک کہلانے کے زیادہ مستحق ہیں۔ شمعِ دل۔ مشکوٰۃ تن۔ سینہ زجاجہ نور کا۔ تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا مے سایہ نور کا، ہر عضو ٹھکانہ نور کا۔ سایہ کا سایہ نہ ہو تلے نہ سایہ نور کا

اقرار بھی ہے انکار بھی ہے! میرے اسلامی بھائیو! وہابیہ پوینڈریہ سے جب آپ دریافت فرمائیں گے کہ۔۔۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین تم اور دنیا کے مسلمان کیوں کہتے ہیں! اس پر وہ جواب دیں گے کہ۔۔۔ حضرت عثمان غنی کو ذوالنور والے اس وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ کے نکاح میں حضور علیہ السلام کی دو صاحبزادیاں ایک کے بعد ایک آئیں۔۔۔ پھر آپ ان گستاخانِ رسول سے دریافت کریں کہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ عثمان غنی کو ذوالنور والے جانتے مانتے تقریریں میں کہتے سنتے ہو۔۔۔ مگر جس اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم سے وہ نور پیدا ہیں۔ اُس ذاتِ مقدس پر وہابیت کی ہونی بہتر پر رک جاتی ہے۔۔۔ چاند سورج۔۔۔ عرش کرسی۔۔۔ لوح قلم۔۔۔ اور فرشتوں تک کو نور کہتے ہو۔۔۔ بس اللہ کے محبوبِ اعظم کو نور پر خدا معلوم کیا کیا الّا بلا کنا۔۔۔ شروع کر دیتے ہو۔۔۔ شرابی خوفِ خدا۔۔۔ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں۔۔۔ بس اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جو ذاتِ ابوبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے بھی پہلے بلکہ اول الخلق ہو وہ نور ہی ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ آپ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پینٹ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکمِ پاک سے ظہور فرمایا لہذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر بھی ہیں۔۔۔ تب ہی تو بشر اشرف المخلوقات قرار پائے۔۔۔

خاص بشر خاص مخلوق سے۔۔۔ عام بشر عام مخلوق سے اشرف۔ البتہ گستاخانِ رسول تمام مخلوق کے زرائع سے زرائع تر۔ ذلیل تر۔ حقیر تر۔ خبیث تر ہیں لہذا ان سے دوستی اللہ کے رسول سے دُوری اور خود پرچشم کا عذاب مسلط کرنا ہے نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا۔۔۔ ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا یہ جو مہر و مہ یہ سے اطلاق آتا نور کا۔۔۔ بھیک ترے نام کی سے استعارہ نور کا

نوری تھنہ (۱۱۵) حضور قریب

مکر ۱۶:۔ بات یہ ہے کہ۔ مدینہ جا کر۔ یا نبی یا رسول و الاسلام جائز ہے اور
دور سے یہ سلام یہ دُرود پڑھنا شرک یا بدعت ہے۔
قارئین! ہم اس مکر کے سات جواب دے چکے اور آپ توفیق باری تعالیٰ
اٹھو! جواب پیش خدمت ہے۔

حضور علیہ السلام مؤمنین کے قریب آیات کی روشنی میں

جواب شتم:۔ وَمَا أَمْرُ سُلَيْكَ إِلَّا أَرْحَمَةٌ لِلْعَالَمِينَ
ترجمہ: ہم نے تمہیں عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا
قارئین کرام! جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی
عطائے۔ عالمین کے لئے سراپا رحمت ہیں اور آپ رحمت تب ہی ہو سکتے ہیں کہ
جب عالمین کے ہر ہر فرد کی تکلیف پر لیشانی سے باخبر ہوں۔
اور تکلیف پر لیشانی دور کرنے کا اختیار بھی رکھتے ہوں۔
اور عالمین کی تمام مخلوق کے قریب ہوں۔
قیامت تک کے ہر ہر فرد کے قریب ہوں۔
اگر قیامت تک کے ہر ہر فرد کیلئے رحمت نہ ہوں۔ تو عالمین کے لئے
رحمت کہاں ہوئے ہا۔ اگر ہر ہر فرد کے قریب نہ ہوں ہا۔ اگر بیک وقت ہر ہر فرد
کی تکلیف زحمت سے بے خبر ہوں ہا۔ اگر تکلیف کو راحت۔ زحمت کو رحمت
میں تبدیل کرنے کا اختیار نہ رکھتے ہوں ہا۔ تب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین

کہاں ہوئے با۔

ممکن ہے دیوبندی۔ وہابی۔ گستاخانِ رسول۔ یہ کہیں کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ عالمین کیلئے تو اس آیت میں مذکور ہیں۔ مگر قریب کا واضح مفہوم تو اس آیت میں نہیں۔ انکی تسلی کے لئے دوسری آیت سپردِ قلم کی جاتی ہے۔
جواب ہم:۔ آیت ۲: اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌۢ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

ترجمہ:۔ بیشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ (سورۃ اعراف آیت ۵۶)

اس آیت کو ہم نے تو بالکل صاف اور واضح ارشاد فرمادیا کہ اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ یوں بھی درود شریف میں اور ہر مقام پر یا رسول اللہ کہنا جائز ہوا۔ کہ حضور کے معنی بھی قریب کے ہیں۔ اور پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور علیہ السلام سراپا اللہ کی رحمت عالمین کے لئے۔ اور دوسری آیت نے اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ارشاد فرمائی۔ اسوجہ سے بھی درود شریف میں۔ یا نعروں وغیرہ میں یا رسول اللہ جائز ٹھہرا۔ اور اب بھی کوئی شکوک و شبہات میں مبتلا ہے۔ تب تیسری آیت پیش کی جاتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہدایت نصیب ہو۔
جواب ہم:۔ آیت ۳: قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِ اللّٰهِ۔ تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ الخ۔ سورۃ زمر آیت ۵۳

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کے تمام سستی۔ اپنے آقا و مولیٰ کو دل کی گہرائی سے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت جانتے ہیں۔ اور اللہ کی رحمت یعنی اپنے آقا و مولیٰ کو اپنے قریب ہی مانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت آقا و مولیٰ سے ناامید بھی کبھی نہیں ہوئے اور نہ ہیں۔ گویا تینوں آیات پر ایمان کے ساتھ سنیوں کا عمل بھی ہے۔ بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیلئے ہے۔ بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

البدیۃ جو حضرات! حضور علیہ السلام کو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں مانتے۔
اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنے قریب بھی نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے
نا اُمید بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے بارے میں فکر کریں۔ اور اگر
(شیطان یا۔ دوزخ سے محبت کی بنا پر) ایمان کی فکر نہ بھی کریں۔ تب اُنکی اپنی مرضی۔
یہ بھی عجیب سی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوبِ عظیم سے۔ محبوب کے قیامت
تک کے گنہگار غلاموں کو **یَا عِبَادِ** یعنی اے میرے بندو کہلو اگر پکارو اے
مگر گستاخانِ رسول۔ دیوبندی۔ وہابی! ہم غلاموں کو مصیبت کے وقت
بھی۔ **یَا رَسُوْلَ اللہ** کہہ کر پکارنے پر شرک کا ہتھوڑا مار کر رکتے ہیں۔

قُلْ **يَا عِبَادِ** یعنی کہہ کر تم کو شاہانے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
جواب اے۔ اب بھی اگر کسی کو شک ہو تو چوتھی آیت۔ دیوبند کے بانی کی کتاب
سے پیش کی جاتی ہے۔ جس پر بہت مختصر اُن کی اپنی تشریح بھی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔
آیت ۴۔ ”الَّذِي اَوَّلٰ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ“ کو بعد لحاظِ اصلہ۔ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت
کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ اُن کی جانوں کو بھی اُن کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ
اولیٰ بمعنی اقرب ہوا۔ سورة اعراب آیت ۶۔

(دیکھئے حوالہ، کتاب تحذیر الناس صفحہ نمبر ۱، مصنف بانی مدرسہ دیوبند قائم نانوتوی، ناشر مکتب خانہ اعجازیہ دیوبند بھارت)
شواہد میرے دعوے کے ہیں ارشاداتِ شرانی
تمہارا چھوٹ ظاہر ہو چکا ہے۔ اب تو باز آؤ
منکرینِ یَا رَسُوْلَ اللہ سے صرف اتنا کہنا ہے کہ ان کے اپنے پیشوا تو اللہ تعالیٰ کا
ارشاد۔ حضور علیہ السلام کے لئے یہ سنائیں کہ ہمارا نبی۔ مومنین کی جانوں سے اقرب

یعنی ہمارے اس قدر قریب تر ہیں کہ۔ ہماری جان و روح بھی اتنی قریب نہیں۔ اور تم اے بد بختو! حاضر یعنی ہمارے جسموں کے سامنے کو بھی شرک بتاتے ہو! —
اب بتاؤ ہم کس کی بات صحیح جانیں۔ ہا۔ اور اگر پھر بھی دیوبندیوں کے نزدیک حضور علیہ السلام کو اقرب سمجھنا شرک ہے۔ تب اہلسنت تو مشرک نہیں ہوں گے البتہ اللہ تعالیٰ کا حکم! نبی انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جانوں سے قریب تر کہہ کر اُن کے اپنے پیشوا۔ بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی سے مشرک ہو گئے۔ اگر قاسم نانوتوی مشرک نہیں ہوئے کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو حضرت جی نے فرمایا۔ تو پھر کیا دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ معاذ اللہ مشرک ہو گیا ہا۔ ایسے عقیدے پر لعنت کے ہوا۔ اور کیا کہا جاسکتا ہے ہا۔ کہ جس میں اللہ رب العزت بھی معاذ اللہ مشرک ٹھہرتا ہو۔ جب مدینہ منورہ سے دور والے یعنی ہم غلاموں کے حق میں قرآن کے فرمان کے تحت حضور علیہ السلام ہماری جان سے بھی قریب تر۔ پھر یا رسول والا درود سلام پڑھنا شرک۔ بدعت۔ یا ناجائز کیوں ہا۔

غیض میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کشتی کیجئے

قطعا

عجب شان کا ہم بشر دیکھتے ہیں ♦ اُسی کے ہیں جلوے جدھر دیکھتے ہیں
لگاتے ہیں نمرہ رسالت کا جب ہم ♦ تو جلتا کسی کا جگر۔ دیکھتے ہیں
جواب ۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے دوست۔ ولی۔ اللہ والے۔ تب ہی دوست اور ولی ہوتے ہیں جب عبادت سے یا خود اللہ تعالیٰ اُن کو اپنا قربِ خاص عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ۔ تمام جگہ موجود ہے۔ اس طرح ولی۔ دوست اللہ والے۔ اللہ سے قرب والے بھی ہر جگہ موجود ہوئے۔ کسی سے دور نہیں رہے

اور جب دُور نہیں۔ تب لفظ یا ندا کیلئے کُتب رہا ہا۔ لفظ یا مخاطب یعنی اے کے معنی میں ہوا۔ جس پر پہلے بھی اس مضمون میں آیات قرآنی کی روشنی میں تحریر کیا جا چکا کہ کوئی اپنی جان رُوح نہیں دیکھ سکتا۔ مگر اللہ کے محبوب نہ صرف دیکھ سکتے ہیں۔ بلکہ اس کی جان۔ رُوح سے بھی قریب تر۔ یہی وجہ تو ہے کہ۔ نہ صرف انسانوں بلکہ ”ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے“ کہا جاتا ہے۔

جواب ۱۳: اَلَّذِي اَوَّلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ یہ میرا محبوب نہیں۔ مومنین کی اپنی جانوں سے بھی قریب تر ہے۔

ہمارے آقا و مولا کو۔ رَبِّ کائنات مالک و خالق!۔ اپنے محبوب کے غلاموں کی رُوح یعنی جان سے بھی قریب تر فرما رہا ہے۔ قُرب کی انتہا خود انسان کی رُوح یعنی جان ہے۔ اُس سے بھی قریب کا انسان اندازہ نہیں لگا سکتا۔ جب آقا و مولا اس قدر مومنین سے قریب تر ہیں۔ پھر لفظ یا دور ٹیکار۔ ندا کیلئے کس طرح ہوا ہا۔ بلکہ یا مخاطب کے معنی میں ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام مومنین کی جان سے بھی قریب تر ہیں۔ مگر گستاخانِ رسول چونکہ کافر مُرتد ہیں۔ جب وہ مسلمان ہی نہیں۔ تو مومن کب ہوئے۔ ہا۔ جس کی وجہ سے ممکن ہے یہ گستاخ! آقا سے دُور ہوں۔ اور خود پر قیاس کر کے خود آقا و مولا کو ہی دُور جانتے ہوں ہا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گستاخانِ رسول کو ایمان کی دولت۔ اور اپنے اور اپنے محبوب کا عاشق و شفیق بنائے آمین۔ کہ یہ لوگ یہ کہنا بند کریں کہ بس مدینہ جا کر ہی یا رسول اللہ والادرو دُڑھنا چاہیے جبکہ مدینہ منورہ میں درودِ سلام | **جواب ۱۴:** اپنے بزرگوں کے پُڑھنے پر وہابیہ کا جبر۔ سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہونے بلکہ (سکھڑا ناچ کے) بھرے بازار میں برسوں سے الکحل والی دوائیں۔ مسلمانوں کو پلانے والے ڈاکٹر کی کار کے چاروں طرف

گردن جھکائے۔ ہاتھ باندھے کھڑے رہنے والوں کے نزدیک دُرود شریف جس میں یا ہو صرف روضۃ النور پر ہی حاضری کے دوران وہ بھی بغیر ہاتھ باندھے جائز ہے۔ کہ وہاں روضۃ النور کی طرف مُنہ کر کے ہاتھ باندھ کر دُرودِ سُلام پڑھنے والوں کا نجدی سپاہی ہاتھ اتنی طاقت سے جھٹکتے ہیں کہ۔ کہنیوں اور بازوؤں میں بھی سخت تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی طرح روضۃ النور کی طرف مُنہ کر کے رَبِّ تعالیٰ سے ہی عار مانگنے پر بھی۔ اَنْتَ شَرِکُ شَرِکُ۔ کہہ کر بازوؤں کو وہابی سپاہی اپنے سخت ہاتھوں کے پنجوں سے جکڑ کر رُخ موڑ کر کہتے ہیں کہ ہِنَا جَا سُن۔ یعنی روضۃ النور کو پیٹھ کر کے جائز۔ یہاں کے وہابیوں اور سعودی عرب کے نجدی سپاہیوں کی ہر مُتضاد حرکات آخر کیوں ہا۔

جواب ۱۵:۔ اور اگر سَلام یا دُرود شریف میں لفظ یا یعنی یا سیدنا۔ یا شفیعنا یا حبیبنا۔ غرض کہ کوئی بھی صفاتی لقب اُس ڈائری یا کاغذ میں پاتے ہیں۔ جس کو آقا و مولیٰ کے غلام دیکھ کر پڑھتے ہیں۔ اسی وقت ظالم وہابی سپاہی چھین کر بھاڑ ڈالتے ہیں اور۔ اَنْتَ شَرِکُ شَرِکُ کا وظیفہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا کبھی کسی دلچسپی۔ ندوی۔ مودودی۔ تھانوی نے وہابیوں نجدیوں کو ان کی اس حرکت سے روکا؟ کیا کبھی نجدی حکومت سے احتجاج کیا ہا۔ اگر نہیں روکا۔ اور یقیناً نہیں روکا۔ اور نہ کبھی احتجاج کیا۔ تو اس عیاری مکاری کا مطلب یہ نکلا کہ مدینے سے دُور والوں کو تو یہ کہہ کر روکا جائے کہ یہاں پڑھنا شرک ہے۔ یا بدعت ہے یا کفر ہے۔ (وس) روضۃ النور کی حاضری کے دوران کوئی مُسلمان اپنے پیارے نبی کے سامنے دُرودِ سُلام پڑھے۔ تب وہاں طاقت کے بل پر نجدی وہابی اَنْتَ شَرِکُ شَرِکُ۔ یہ شرک ہے شرک ہے کہہ کر نہ پڑھنے دیں۔ یہ عیاری مکاری نہیں تو اور کیا ہے ہا۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ سختی یہ نجدی وہابی۔

حضورِ علیہ السلام کے غلاموں پہ دیگر امور پر کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی سُنی محتاط ہے۔ کہ وہابی نجدی سختیاں اس پر نہ ہوں۔ تب اُس کے ساتھی وہابی۔ دیوبندی۔ ندوی۔ مودودی۔ غیر مقلدین اپنے پیشواؤں سے مخبر کی جسارت کر کے کہ یہ شخص اپنے وطن میں اپنے آپ کو سُنی کہلاتا ہے۔ اُس پر سی، آئی، ڈی۔ کا پہرہ لگ جاتا ہے۔ اور یوں ہی پھر فضول میں سُنیوں کو پریشان کیا جاتا ہے۔ بلکہ بغیر رکھٹ پڑھت۔ بغیر مقدمہ چلائے۔ جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ پھر۔

سُنی حضرات کی صبر آمیز سُوج | سُنی حضرات یہ سُوج کر صبر کرتے ہیں کہ ہم کیلئے ہیں ہا۔ جب کہ آقا و مولیٰ۔ اور آقا و مولیٰ کے

جاں نثار اصحاب کو ان گنا خان رسول کے بڑوں نے بڑی بڑی اذیتیں دی ہیں۔ جس کی ادنیٰ مثال۔ نجدیوں نے مبلغ کے پہلے نے صحابہ کو نجد میں لا کر بے دردی سے شہید کرنا ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ کسی خاص وجہ سے نجدی سپاہیوں کو کسی ایک دن ظلم پر کمی کا آڈر ملتا ہے۔ کبھی ایک ہفتہ کے لئے۔ کبھی ایک ماہ کیلئے کبھی پاکستانیوں پر۔ تو کبھی ایرانیوں پر۔ کبھی مصریوں پر۔ کبھی شامیوں پر ظلم میں کمی کا آڈر ملتا ہے۔ آج یہاں جو وہابی دیوبندی قدر سیدھے نظر آتے ہیں سعودی عرب میں جا کر جب یہ پنچے ناخن نکالتے ہیں۔ تب سُنیوں کو پتہ چلتا ہے کہ پاک ہند میں یہ وہابی دیوبندی کس طرح کا تقیہ کر کے زمین دوز وہابیت کا پرچار کرتے ہیں۔ اور ظالم نجدی سپاہیوں کے سُنیوں پر مظالم سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور وہاں عرب سے ہی اپنے وہابی دیوبندی عزیز و اقارب کو وطن خط کے ذریعہ بتلاتے ہیں کہ فلاں سُنی کو اس طرح سزا دی۔ البتہ اگر سُنی نے وہاں نجدی امام کو شُرآن و حدیث سے لاجواب کیا ہو۔ اور وہاں کے نجدی امام سُنیوں کے دلائل سے مہموت ہو گئے ہوں تب وہ اپنے وطنی وہابی دیوبندی کو مطلع نہیں کرتے۔ ۹۹ء میں جب ایک سُنی

عاشقِ رسولؐ نے جب ایک موقع پر بَلَّغُ الْعُلَى بِكَمَالِہَا۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِہَا۔
 کا قطعہ پڑھا تو وہاں کا وہابی امام گرم ہوا کہ یہ کیا بَلَّغُ بَلَّغُ لگا رکھا ہے۔ دُرُودِ
 ابراہیمی پڑھو۔ اس پر سنی عاشقِ رسولؐ نے فرمایا کہ جب حضرت حستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضور علیہ السلام کو نعت سناتے تھے۔ تب حضور علیہ السلام نے تو کبھی نہیں فرمایا
 کہ نعت پڑھنا بند کر دے دُرُودِ ابراہیمی پڑھو۔ اس پر اُس عیارِ مکار نجدی امام کی
 گردن لٹک گئی۔ جب نعت پڑھیں تو دُرُودِ ابراہیمی پر ذوریتے ہیں۔ اور جب دُرُودِ
 پڑھیں تو پھر بازو پکڑ کر روضۃ النور کو پیٹھ کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے
 کتاب تاریخ نجد و حجاز، عبد القیوم ہزاروی۔ تاریخ وہابیہ۔ وہابی مذہب۔ دیوبندی مذہب
 جارا الحق ہفتی احمد یار خان۔ مشعلِ راہ، اختر شاہجہاں پوری۔ کامطالعہ ضرور فرمائیں۔
 وہابیہ کی تمام تر عیالیں | اسرائیلی یہودیوں!۔ امریکی یہودیوں!۔ خصوصاً
 وہابی نے **یا امریکہ المدد**۔ **یا لبش المدد**۔ کہہ
 کر مدد کیلئے پکارا۔ اور وہیں حجاز مقدس۔ ارضِ مدینہ منورہ۔ روضۃ مظہر پر
 اپنے نبی کے حضور۔ حضور کے ہی وسیلہ سے نام نہاد مومنان نے اپنے رب سے ہی
 مدد کی بھیک نہیں مانگی۔ ممکن ہے اس وجہ سے مانگنا پسند نہیں کیا ہو کہ۔ ان
 کے اپنے مذہب میں حضور کے وسیلے تک سے بھی دُعا مانگنا شرک ہے۔ وہ خود
 سمجھتے۔ اور یقین کرتے ہونگے۔ کہ یہاں سے تو رشتہ ناٹ ٹوٹا ہوا ہے۔ جن سے
 رشتہ ناٹ ہے اُنہی۔ دُور والوں کو مدد کے لئے پکارا جائے۔ یہی
 وجہ ہے کہ مسلمانوں کو ہر ہر کام پر شرک کا فتویٰ دینے والے دنیا بھر کے کسی دیوبندی
 مودودی۔ اسرائیلی۔ ہندوی۔ عباسی۔ سلفی۔ روپڑی۔ مسعودی (جماعت المسلمین
 کے بانی)۔ یا امریکہ المدد پر قتل تو کیا کرتے ہا۔ اپنے مذہب کے پادری کی

اولاد پر شرک کا فتویٰ تک نہیں لگایا۔ آخر کیوں ہا۔

دشمن کے دوست۔ دوست کے دشمن ہیں بے سبب

دیکھو وہابیوں کی۔ یہ صداقت عجیب ہے

جواب ۱۶۔ ادھر امریکہ بھی خوب سمجھتا تھا کہ وہابی فہم نے جو مدد کیلئے پکارا

ہے۔ وہ اپنے لئے تو پکارا نہیں (اور عراق نے بھی یقین دلایا تھا اور سعودیہ پر آخر تک

حملہ نہ کرنا اس کا عملی ثبوت ہے) صرف اسرائیل بچاؤ کی غرض سے پکارا ہے۔ جس

بات کا دنیا کو علم ہو کیا امریکہ کو نہیں معلوم ہو گا ہا۔ کہ اسرائیل نے سعودی حکومت کے

جس راستے سے عراق کے یٹھی پلانٹ کو تباہ کیا۔ عراق۔ اسرائیل کو تباہ کرنے کے

لئے اُسی راستے کو استعمال کیا نہیں کر سکتا ہا۔ جب کہ عراق نے بار بار یہی اعلان

کیا کہ میری جنگ اسرائیل سے ہے۔ اور امریکہ نے بھی جنگ سے قبل یہی

صاف بیان دیا کہ میری جنگ اسرائیل کے لئے ہے۔ اور اسرائیل کو بھی یقین دلایا کہ

اگر معاہدہ ہوا تو اسرائیل کا ذکر نہیں آئے گا۔ اور ایسا ہی ہوا کہ جس نے بھی فلسطین

کی آزادی کی بات کی امریکہ اور اس کا ساتھ دینے والے تمام وہابی سربراہوں نے۔

فلسطین کی آزادی کو ٹھکرا دیا۔ اور کھل کر یہودیوں۔ امریکیوں کے معاون و مددگار

اور اعلانیہ حمایتی۔ بلکہ اتحادی بنے۔ اور اپنی اپنی فوجوں کی لغام بھی

امریکی یہودی کمانڈر کے ہاتھ میں اعلانیہ تھما دی۔

۴ اگست ۱۹۹۰ء مطابق ۱۰ محرم ۱۴۱۱ھ کو عراق نے اپنے چھٹے ہوئے

کویت پر قبضہ کیا۔ امریکہ نے دیگر ملکوں کی طرح۔ ۶ اگست یعنی چار دن بعد

ہی۔ پاکستان کی حکومت کا بھی تختہ الٹا۔ یا الٹوایا اور اپنے من پسند۔

کانگریسی وہابی جماعتوں کے اتحادی گروپ کو حکومت سونپی گئی (الیکشن میں کیا کیا

فن دکھائے گئے اُس کے لئے الگ ایک ضخیم کتاب بھی ناکافی) پاکستان کی انقلابی

حکومت۔ وہابیوں۔ دیوبندیوں۔ مودودیوں۔ غیر مقلدوں۔ غرضیکہ۔ امریکی نواز شریفوں نے اپنے منہ بولے سینکڑوں شرکوں کو سینے سے لگائے ہوئے عراقی مسلمانوں کے کمانڈر سید صدام حسین سے مقابلہ کیلئے۔ دے دے قدمے سخیے امریکی یہودی کمانڈر کی مدد کی۔ اور دنیا کو خود اپنے عمل سے بتا دیا کہ ہم پہلے بھی اور اب بھی امریکہ اور اسرائیل کے کتنے ہمدرد تھے اور ہیں۔ اس جنگ میں یہ بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا کہ منافقوں کی منافقت ننگی ہو کر دنیا کے سامنے آگئی۔ رات دن غیر اللہ سے مدد لینے کو شرک کہنے والوں کا شرک۔ اور یا رسول اللہ شرک کہنے والوں کے شرک۔ یا امریکہ بھگوان کے شرک اور یہودیوں کی دوستی میں وہابی کے تمام شرک خاک میں مل گئے۔ مگر صرف شرک کہنے کا ہی پرہیز کیا۔ رہا مدد کرنا۔ اور امریکہ نوازی میں جلوس نکالنا۔ بیان بازی کرنا۔ غرضیکہ ایک بازی کیا سینکڑوں بازیوں میں یہودیوں سے ہمدردی میں یہ نجدی بازی لے گئے۔ اور ذرائع ابلاغ کا استعمال عراق کے خلاف۔ اور امریکہ نوازی میں۔ اسرائیل امریکہ بھی انکے سامنے طفلِ مکتب ثابت ہوئے کہ جنگ کے سال بعد بھی عراق کے خلاف زہر اگلنے سے باز نہیں آ رہے ہیں۔ قرآنِ پاک کی اس آیت کہ اسلامی ملک کو ختم کرنے کے یہودی یا عیسائی دپے ہوں تو جو ان کا ساتھ دیگا۔ وہ انہیں میں سے ہیں۔ کا کھلا مذاق اڑایا۔ آیت کے تیور بتا رہے ہیں کہ جو یہودیوں، عیسائیوں سے۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں وہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بڑھ کر ہوئے۔ یوں تو عراق چاروں اطراف سے امریکی نوازوں میں گھرا ہوا تھا۔ اور ہے۔ اور جو امریکی نوازہ تھا اُس کو اصلی امریکی نواز نے۔ امریکی نواز بنایا۔ کہ پہلے عراق کیلئے امداد داخل ہونے والی سرحد ایران سے بند کرائی۔ پھر جو بھی عراقی ہوائی جہاز اور اُس کا پائیلٹ پناہ لینے آئے اُن کو ضبط کرایا۔ پھر جنوبی عراق پر ایران کا قبضہ اور شمالی عراق پر ترکی

اور شام کا قبضہ کرانے کا بار بار جاکر۔ یا وفد۔ یا فون سے لالچ دیا۔ غرضیکہ عراق پر پشت کی جانب سے حملے کرانے میں۔ پاکستانی عوام کی بھیجی گئی امداد کو ایران سے ضبط کرانے میں۔ بلکہ سینکڑوں بڑے ٹرکوں۔ ایرانی فوجی گاڑیوں پر پاک تانی امداد کے بڑے بڑے مینسٹراؤں کرانے۔ اس بہانے کئی لاکھ ایرانی فوج مع اسلحہ کے جنوبی عراق میں داخل کرانے۔ دو لاکھ عراقیوں کو شہید کرانے۔ اس طرح عراق کے مستقل تین ٹکڑے ہونے ہی والے تھے کہ عراق نے کویت سے اپنی فوجوں کو نکلنے کا اڈر دیا۔ اور پھر معاہدہ توڑنے والے ایرانی فوجیوں سے جنوب میں۔ اور ترکی و شام کے کردوں میں شامل اسرائیلی یہودیوں سے شمال میں۔ عراق نے مقابلہ کر کے اپنے ملک کو تین ٹکڑے ہونے سے بچالیا۔ یہیں ضیاع الحقیقہ کے منہ بولے بیٹے امریکی نواز۔ عرف اُڑن سانپ کے عراق کے صرف پشت کی جانب کے کارناموں کی چند جھلکیاں۔ وہ کارنامہ اضافی ہے کہ ترکی اسرائیل کو اپنا ہوائی اڈہ دینا نہیں چاہتا تھا مگر اسی امریکی نواز کی کوششوں سے عراق پر پشت کی جانب سے حملے کرنے کیلئے ترکی نے اپنے ہوائی اڈے اسرائیل کو دیئے۔

امریکہ کا ساتھ دینے۔ اور مسلمان ملک کو ختم کرانے کی ایسی جہد یہودیوں۔ امریکیوں سے بھی نہ ہو سکی جو امریکی نواز عرف گننے اُڑن سانپ نے انجام دی۔ یا ان وہابیوں نجدیوں نے انجام دلانی۔ یعنی اس۔ مسلم دشمنی میں۔ یہودیوں سے بھی۔ یہ وہابی گستاخ رسول ہی بازی لے گئے۔ اور اس بازی گری میں سارے شرک اٹھا کر ایک طرف رکھ دیئے۔ حاجت روائی۔ مشکل کشائی۔ غیر اللہ سے امداد لینی۔ غیر اللہ کو پکارنا۔ غرضیکہ سینکڑوں شرک۔ وہابیوں نے اسرائیل بچاؤ پر شربان کرنے کو ارا کر لئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے محبوب کے دربار میں حاضری کو آخر تک شرک ہی۔ آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے۔ پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

ان پاکستان کے غداروں نے۔ پاکستان کے دشمن ممالک کے۔ وہ ایجنٹ جو دوران جنگ نمبرری کر کے فوج کی ٹرین۔ فوج کے اسلحہ پر بم برسا کر تباہ کراتے ہیں۔ اُن کے بھی حوصلے بلند کر دیئے کہ جب یہ چند ٹوٹے پھوٹے ٹینک بکتر بند گاڑیوں کے لالچ میں لاکھوں مسلمان شہید کر سکتے ہیں۔ جبکہ اسلام کے مقابل ملک کے غداری کا جرم خاص اہمیت نہیں رکھتا۔

پاکستان اور کانگریسی جو کانگریسی خود بھی پاکستان بننے پر ہندوستان کو یہ یقین دلا کر آئے ہیں کہ۔ اگر پاکستان بن بھی گیا

ہے تو کیا ہوا۔ ہم ابھی (چٹکی بجا کر کہا کہ) تباہ کر کے آئے۔ اب جب حکومت میں کانگریسی ہی ذہن ہوں۔ صاف نے ایک ڈیڑھ جماعت کے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان کی عوام اُن کے منکے کی پھلیاں ہیں۔ ادھر کانگریسی ویسے بھی پاکستان کے ہر محکمہ میں کینسر کی طرح جڑیں پکڑ گئے ہیں۔ اور دشمن ملک کے ہر محکمہ میں جاسوس ایجنٹ تو ہوتے ہی ہیں۔ اور اُن کے سر پرست جب عراق امریکہ جنگ میں بھی اپنا فن دکھا چکے ہوں پھر پاکستان ہندوستان جنگ میں وہ ہندوستان کے جاسوس اور حکومت میں شامل ان کے سربراہ کون سا فن نہ استعمال کریں گے ہا۔ یاد رکھیں!۔ اجتماعی گناہ کا اجتماعی عذاب آتا ہے۔ خواہ مسلمانوں کے مقابلے میں یہود و نصاریٰ کا ساتھ دینے کے صلہ میں۔ ترکی کی طرح۔ زلزلہ۔ برف کے تودے گرنے۔ اسی طرح سیلاب وغیرہ کی شکل میں ہی کیوں نہ آئے۔ یا جنگ کی شکل میں ذلت و رسوائی سے ہو۔ البتہ دیر ممکن ہے۔ اندھیر ممکن نہیں۔ عذاب الہی ضرور آکر رہتا ہے۔ تاوقت کہ اجتماعی توبہ سچے دل سے نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جواب ۱۷: امریکہ اور اس کی مدد کرنے والے اتحادی ہوائی جہاز ۵۳۔ بحری بیسٹہ ۲۵۰ جن کے ایک بیسٹہ سے سوا سو (۱۲۵) سے زائد ہوائی جہاز

پرواز کر سکتے تھے۔ غرضیکہ ٹینک۔ بکتر بند میزائل پُر و ف۔ اور دیگر اہم اسلحہ۔
 جہاں اسلامی ملک کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے لائے۔ وہاں اسرائیلی۔ امریکی
 یہودی۔ فوجی لڑکیاں بھی بڑی تعداد میں لائے۔ انہوں نے آتے ہی نیم عریاں۔
 یعنی سارے جسم پر نصف گز ہی کپڑا پہنے چلتے پھرتے مردوں سے بڑی ہی بے شرمی کیساتھ
 بوس و کنار بیچ آبادیوں میں کرنا شروع کر دیا۔ اس جیاد سوز منظر کشی کا انکشاف خود سعودیہ
 کے اپنے اخبار ظاہر فرما رہے تھے جسکی خبر ۲۲ اگست ۱۹۹۰ء کو ہی ہمارے قومی اخبار جنگ
 لاہور چار ستارہ ایڈیشن کے صفحہ اول پر شائع ہوئی۔ لاکھوں شراب کی بوتلیں۔ اور
 ہزار ہا ٹن سور کا گوشت یومیٹھ۔ ان فرانسوی۔ برطانوی۔ امریکی یہودی فوجیوں
 کو فراہم کرنا۔ اور یہ نجدی دہائی جن۔ حرکات کو کسی مصلحت کی وجہ سے چھاپنا
 پسند نہیں کرتے وہ شرمناک بے غیرتی ہے۔ سریز یہودیگیاں ان کے علاوہ ہیں۔
شراب کا دریا کویت کے محاذ سے ایک انگریز سپاہی نے برطانیہ میں اپنی ماں
 کو جو خط لکھا۔ اُس میں تحریر کیا۔ (سعودیہ دارالحکومت)
 ”ریاض سے گزرتے تو میں عالیشان عمارات کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ مئی ہم تو ان
 لوگوں کے مقابلہ میں بہت غریب ہیں۔ راشن خوب مل رہا ہے۔ گواٹر ماسٹر کا اسٹور
 رنگارنگ نعمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ شراب دریا کی طرح بہتی ہے۔“

□ دہائی روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲ مارچ ۱۹۹۱ء □

دہائی دیوبندی صاحبو! آپ کے نزدیک زندہ مردہ سے مدد لینا تو شرک
 ہے ہی۔ اور نبی۔ ولی۔ کو پکارنا بھی آپ کے نزدیک شرک ہے۔ مذکورہ عریاں
 بے غیرت لڑکیاں۔ شراب۔ سور کا گوشت کو بھی آپ کے سر دار نے کیا پکارا تھا ہا۔
 یا یہ خود بخود آپ کے ہمان یہود و نصاریٰ کی خاطر میسرزبان میں مددگار بنے۔ اگر
 خود بخود ایسا ہوا۔ تو یہ آپ کے نزدیک شرک مافوق رہا۔ اور اگر مزمناں کا ہوتا

کرنے کی خاطر یہ سب ہوا۔ تو پھر یہ آپ کے فلسفہ کے نزدیک شرک فی الاحکام ہوا۔ کیا اسلامی ملک کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کی وہابی مذہب میں اجازت ہے؟ کیا شریعت تھکے باپ کی ہے؟ جس خدائی حکم کو چاہو شرک کرو۔ یا جس حرام۔ یا شرک کو چاہو اپنے اوپر جائز کرو۔

جائز شرک ہو۔ شرک ہو جائز ❖ کیا یارنگ دکھاتے یہ ہیں

قاری عین!۔ یہ اس سے بھی بڑی حیرت کن جرأت ہے کہ یہ سب

عیاشیاں۔ بد معاشیاں۔ حج کے ٹیکس سے ادا کی گئیں۔ اور کی جارہی ہیں

اور مزید ادا کرنے پر بھاری ٹیکس بھی لگا دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ

اگر وہابیوں کے مناظر مولوی بطور اپنی عادت یہ کہیں کہ۔ ٹیکس عبادت پر خود حرام ہے

اور حرام۔ حرام پر خرچ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ جواب اس کا انتہائی کافی ہے کہ

تم نے تسلیم تو کیا کہ عبادت پر ٹیکس حرام ہے۔ اور یہ یوں حرام ہے کہ تم حج کرو گے

لہذا ٹیکس ادا کرو۔ یعنی حج و عمرہ پر ٹیکس لگانا عبادت سے روکنے کے مترادف ہوا۔

لہذا اے وہابی دیوبندیو!۔ ٹیکس وصول کرنے والے تمہارے نزدیک کیا ہوئے۔ ہا

جنگ خلیج سے قبل اور بعد خود یہ ٹیکس حلال سمجھ کر کھانے والے تمہارے نزدیک کیا ہوئے

ہا۔ اگر کہو کہ صرف حرام خور۔ جبکہ کسی حرام فعل کو حلال جاننا ہی کفر ہے،

مثلاً نماز نہ پڑھنا حرام ہے۔ حلال سمجھ کر نماز نہ پڑھنا کفر ہے یعنی نماز نہ پڑھنے کو۔

حلال جاننا ہی کفر ہے۔ چلو تمہارے نزدیک صرف حرام خور ہی سہی۔ لہذا تمہارے

اوپر قرآن پاک کی یہ آیت کیا خوب چسپا ہو رہی ہے۔ اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِیْنَ

خبیث خبیثوں کیلئے۔ سورۃ نور آیت ۲۶۔ دوسری جگہ سورۃ اعراف آیت ۱۵۷

میں۔ یُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ۔ خبیث چیز کو حرام قرار دیا۔ یہ ہے وہابیہ

دیوبندیہ کے اس سوال۔ کہ حرام پر حرام خرچ ہوا تو کیا ہوا۔ کا جواب

مگر اے وہابیو کی تمام ٹولیو! تم تو پہلے ہی گستاخِ رسول ہو۔ تم خبیث ہونے کو کب خاطر میں لانے والے۔ جب تم خود اللہ۔ اور اُس کے محبوبِ عظیم کی شانِ پاک میں سُڑی سُڑی گالیاں بکھ بکھ کر چھاپ چھاپ کر کئی کئی لاکھ فری تقسیم کر نیوالے ہوئے۔ دونوں جہاں کے سردار کو مڑ کر مٹی میں ملنا۔ آپکو بدحواس۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں خیال کو گدھے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر رکھنے والے۔ حضور علیہ السلام کے علم شریف کو یا گلوں۔ جانوروں۔ اور درندوں جیسا رکھنے والے۔ تقویۃ الایمان۔ صراطِ مستقیم۔ حفظ الایمان وغیرہ کتب میں اپنے ناپاک عقائد کھول کھول کر بیان کر نیوالے۔ برطانیہ اور امریکہ کی وجہ سے ہر آنے والی حکومت تمہیں اپنا مشیر۔ وزیر۔ ہر محکمہ کی کلیدی منصب عطا کرے۔ جس کی وجہ سے تمہیں سرپرستی حیات ۵۵ حاصل ہے کہ اہلسنت کی مساجد پر قبضہ تمہارا پیشہ بن گیا۔ اہلسنت کا قتل تمہارا مشغلہ بن گیا۔ اور ذرائع ابلاغ پر تمہارا قبضہ۔ سچ کو جھوٹ۔ جھوٹ کو سچ بیان کرنے کی تمہیں عادت و ہمت۔ یہی وجوہات ہیں کہ کسی حکومت نے۔ باوجود گستاخِ رسول کا قتل قرآنی حکم کے۔ تمہیں قتل نہیں کیا۔ تم نے محض گستاخانِ رسول ہونے کے سبب۔ نہ صرف امریکہ۔ برطانیہ۔ بلکہ دنیا بھر کے کفار و مشرکین تم سے پیار کرتے۔ تمہیں وزارتیں۔ اور وزیروں کے مشیر۔ فوج میں۔ وہابی ضیاع الحق کی طرح ترقی دیتے دلاتے ہیں۔

وہابیو! اہلسنت کو الیکشن میں جیتنے سے روکنے کے فن تمہیں کون سکھاتا ہے؟۔ جھوٹے الزام۔ اور غلط پروپیگنڈے تم سے کون کراتا ہے؟۔ ہتھیار بندوں سے اہلسنت کو دوڑ ڈالنے سے کون رکو اتا ہے؟۔ تم نہیں بتاتے ہو تو ہم سے سُنو! وہی حکومت برطانیہ (یہود و نصاریٰ) جو

تھکے بڑوں کو اسلام میں فتنہ پیدا کرنے کیلئے بھاری رقم یعنی اس وقت کے حساب سے تقریباً ڈولا کھ روپیہ ماہانہ ادا کرتی رہی ہے۔ جیسا کہ خود تھکے ذمہ دار مولوی شبیبیؒ راجہ عثمانی اپنی کتاب مکالمۃ القدرین میں تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت (برطانیہ) کی جانب سے ملتا تھا۔ (نوٹ: پاکستان بننے سے قبل چاندی چھ آنے تولہ تھی اور جب انگریز نے ماہانہ تنخواہ تھانوی جی کو دی تو اُس وقت چاندی کا نرخ چار آنہ تولہ سے بھی کم تھا۔) مکالمۃ القدرین میں ایک اور مقام پر رقم طراز ہیں کہ مولانا الیاس (کانڈھلوی) کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت (برطانیہ) کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد روپیہ ملتا تھا۔

پسند اپنی اپنی | ان دو روپاک سے روکنے والے وہابیوں کو امریکی غریاں لڑکیاں، اور ان کی بیہودگیاں اتنی پسند آئیں کہ عرب لڑکیوں کو بھی بڑی تعداد میں فوجی تربیت کے یہاں لے گئے۔ (جنگ کراچی صفحہ اول ۲۸ ستمبر ۱۹۹۹ء) ممکن ہے اس وجہ سے عرب لڑکیوں کو فوج میں لائے ہوں کہ اس گندگی کو کوئی گندگی نہ جلنے۔ بلکہ دنیا بھر کے مسلمان انکی اس بیہودہ تقلید میں بھی لانے ہی مقلد کہلائیں۔ اخباری اطلاعات کے ذریعہ معلوم ہوا کہ امریکی فوجی نیم غریاں لڑکیوں میں کثرت سے دو یا تین بچوں کی کٹواری مائیں شامل ہیں۔ سعودی وہابی حکومت کی دیکھا دیکھی مصروفیت بھی بچپیش اور چالیس ہزار کے درمیان مصری دشمنائیں فوجیوں کو پیش کیں۔ اسی طرح پاکستان کی وہابی حکومت نے نرسوں کے نام سے لڑکیاں پیش کیں۔ اور عیاش امیر کویت کی وہ بچہ بیویاں جو فرار ہونے میں ناکام ہو گئیں تھیں جنگ سے چند دن قبل عراق نے امریکہ کے حوالے کیں (احوال کراچی ۲۷ ستمبر ۱۹۹۹ء)

مدد کو پکاریں امریکہ کو نبی سے شرک، بتلاتے یہ ہیں
نیم برہمن لڑکیاں ان کی اپنی مدد کو رکھتے یہ ہیں

یہودی۔ ہندنی۔ نصرانی ♦ مجبور بھی سلاتے ہیں

میسودیوں سے دوستی | عراق نے ۱۵ جنوری ۱۹۹۱ء کو بھی وہی جملہ دوہرایا کہ، اسرائیل سے مقبوضہ علاقے خالی کراؤ۔ یا خالی کرنے

کا یقین دلاؤ۔ تو میں کویت خالی کرتا ہوں۔ تو وہابیوں نے یہودی سے دوستی کی بنا پر عراق سے بات کرنے سے بھی منھ موڑ لیا۔ اور فلسطین کی آزادی قبول نہ کی۔ اور شب میں ایک ہزار لڑاکا طیاروں سے اٹھارہ ہزار ٹن بارود صرف تین گھنٹہ میں عراق پر گرا کر بٹش نے پہلا بیان یہ داغا کہ اسرائیل کو جس سے خطرہ تھا بمبارک اتحادیوں نے اُسے تہمتیں نہیں کر دیا۔ مگر کبھی جو بیس گھنٹہ میں بائیس ہزار ٹن۔ اور ہزاروں سے ہر روز حملے جاری رکھے۔ اور جب عراق نے دنیا بھر کے غم زدہ مسلمانوں کو حوصلہ دینے کیلئے اسرائیل پر میزائل پھینکا۔ تو فوراً یہودیوں کے دوست وہابیوں اور امریکی اتحادیوں نے عراق پر دو ہزار لڑاکا طیاروں سے ہر روز حملے شروع کر دیئے۔ اور جیسے جیسے عراق نے اسرائیل پر دیگر حملے کئے۔ تو یہ امریکی اتحادی وہابیوں نے عراق کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کیلئے عراق پر حملہ کر نیوالے لڑاکا طیاروں کی تعداد میں۔ اس حد تک اضافہ کرنا شروع کر دیا کہ۔ ہر روز تین ہزار چار سو تک پڑاؤں سے عراق کی آبادی پر بارود برسانا شروع کر دیا۔ اسے کہتے ہیں یہودیوں سے دوستی نبھانا۔

یہودی۔ سعودی۔ مودودی

ایک ہیں ایک کہلاتے ہیں

دہائی شریعت میں اگر سزا ہے تو صرف اُس مسلمان کے لئے ہی ہے جو روضہ النور بیت اللہ شریف۔ آب زم زم سے عقیدت رکھتا ہو۔ کہ حاجی حضرات اپنے وطن سے کفن کا پٹا صرف اس غرض سے لے جائیں کہ اگر کتے جلتے انتقال ہو جائے تو

یہ کفن کام آئے۔ اور جب حاجی مکہ مکرمہ کی حاضری میں کفن کو آب زم زم شریف میں تر کر لیتے ہیں۔ تاکہ کفن کو زم زم شریف کی برکت حاصل ہو۔ اور اس کفن سے واپسی کی راہ میں انتقال کرنے والے کو خیر حاصل ہو۔ اس نیت پر بجائے خوش ہونے کے دہائی نجدی سپاہی مکہ مکرمہ میں۔ کہ جہاں جانور کا شکار ہی نہیں بلکہ ایذا دینا بھی سخت گناہ ہے۔

حاجیوں کے ساتھ دہائیوں کا رویہ | اور جب یہ نجدی دہائی اُس مسافر حاجی کے ہاتھ میں یا بغل میں کفن کا سفید کپڑا دیکھتے ہیں تب اُس کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کہ اُس کے ہاتھ میں کپڑا نہیں۔ بلکہ وہ بایت کی عمارت اُڑانے والا بم ہو۔ یعنی یہ نجدی سپاہی اس کو بچنے کے ہاتھوں پکڑنا چاہتے ہیں۔ مگر پکڑتے بھی نہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھ کی مضبوط اور لمبی لکڑی جس کے سرے پر تین یا چار لہج کی نوکدار کیل جڑی ہوتی ہے۔ اُس شخص کے بازو یا جسم کے کسی بھی حصہ میں اپنی پوری طاقت لگا کر پیوست کرتے ہیں اور کبھی عارضی طور پر یہ نجدی کسی ظلم کو ترک کر بھی دیں تو پھر کوئی اور ظلم نئے نئے انداز کے جنم دے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین۔

نجدی دہائی حکومت میں انصاف | صرف سُنّیوں کے لئے اول دن بلکہ عام دہائی شہری خود کو تو ال۔ خود قاضی نظر آتا ہے۔ شرعی حد جو چاہے اور جپ چاہے۔ نافذ کرتا۔ اور خود ہی سزا دیتا ہے۔ مسافر حجاج کرام تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ حکومت کے شکایت تک نہیں کرتے۔ اور لاکھوں میں کوئی شکایت کرے بھی تو اُس دہائی شہری یا سپاہی کو قانون ہاتھ میں لینے کی سزا دینے کے بجائے خود ظالم کے ہی حمایتی بنتے نظر آتے ہیں۔

نوری تحفہ (دہائی مذاق)

قارئین! آپ خود ہی انصاف فرمائیں کہ یہ ظالم یہاں بھی تبرک کہہ کر دُرُودِ سلام سے روکتے ہیں۔ اور روضہ انور پر بھی چھڑی مار مار کر دہائی سپاہی عجب عجب بہانوں سے روکتے ہیں۔ اور حینِ بیہودگیوں۔ یا بیہودہ افعال سے روکنا چاہیے۔ وہ روکنا کیا معنی؟ بلکہ ان بیہودگیوں میں وہابیوں کا کوئی بیہودی بھی۔ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء کے دوران جنگِ ان عیسائیوں۔ اور بیہودیوں کے کئی بڑے تہوار بھی حجازِ مقدس میں منانے کی وہابیوں نے سہولتیں فراہم کیں۔ اور فحش ننگ لٹریچر کی بھرمار بھی۔ جبکہ سُنی حجاجِ کرام تراجمِ قرآن۔ پنج سورہ۔ یا اور کسی قسم کے وظیفہ کی کتاب تک بھی حجاز میں نہیں لے جاسکتے۔ یہ ہے امر کی دہائی توحید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جو تبلیغی جماعت والے سفر میں ساتھ ہوتے ہیں۔ یا بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی میں۔ سُنّیوں کو گھیرے ہوئے وہاں کے نجدی وہابیوں کی تعریف کے خطبے پڑھتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے کرتوتوں پر پردہ ڈالتے رہتے ہیں۔ اگر ان سے آپ دریافت کریں کہ پوری دنیا میں نجد کے مذاق مشہور تھے۔ جو حاجیوں کو قتل کر کے اُن کی رقم لوٹ لیتے تھے۔ وہ نجدی نہیں اب کہاں ہیں۔ تو پھر وہ تلجی اللہ عزوجل کی حمد و تعریف شروع کر دیں گے۔ اور کہیں گے کہ اللہ بڑی شان والے ہیں۔ بڑی قدرت والے ہیں۔ وہ چاہیں تو قذاقوں کو شاہی خاندان میں تبدیل کر دیں۔ (جمع کے صیغہ سے گویا کئی خدا ہیں)۔ یہ خادم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کہتا ہے کہ تلجی یہ بھی ہرگز بیان نہیں کریں گے کہ جب بڑا ڈاکہ مار کر عرب پر ہی قبضہ کر لیا تو اب چھوٹے ڈاکے مارنے کی کیا ضرورت؟ اور یہ بھی ہرگز نہیں کہیں گے کہ پہلے وہ صرف مال اور رقم کے ڈاکو تھے اب اسلامی احکام۔ حیار۔ غیرت۔ ایمان کے بھی ڈاکو ہیں۔

جواب ۱۸۔ یاوالا دُرود شریف صرف مدینہ جا کر ہی پڑھنا اگر جائز ہے۔ اور مدینہ سے دُور والوں کو یاوالا دُرود شریف پڑھنے پر۔ بدعت۔ شرک۔ کفر۔ کہنے میں تم اے وہابیو!۔ اگر مخلص ہو۔ تب تمھارے مذہب کے باپ جسکی وجہ سے تم وہابی کہلاتے ہو۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ اور اُس کی اولاد۔ یا۔ اولادِ سُعود۔ خصوصاً عبد العزیز نجدی۔ سعود نجدی۔ فیصل نجدی۔ خالد نجدی نے۔ روضۃ النور پر حاضری دیکر یاوالا دُرود پھر کیوں نہیں پڑھا ہا۔ اور یاوالا دُرود تو وہ نجدی کیا پڑھتے ہا۔ روضۃ النور کی حاضری ہی بتاؤ کہ کیوں نہیں دی ہا وہابیت کی تاریخ میں پہلی بار۔ فہد نجدی نے۔ عراق سے دورانِ جنگ۔ نجد کے مرکزِ ریاض کو چھوڑ کر۔ موت سے ڈر کر۔ مدینہ منورہ میں پناہ لینا تو گوارا کر لی۔ مگر مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے روضۃ النور پر حاضری دینا پھر بھی گوارہ نہیں کی۔ آخر کیوں ہا۔ اگر اے وہابیو! تمھارے پادشاہ اب تک حاضری نہیں دے سکے۔ تو ہمت کر کے اب اپنے پادشاہ فہد نجدی کو ہی روضۃ النور کی حاضری کے لئے راضی کر کے دکھاؤ۔ اگر تم راضی بھی نہیں کر سکتے۔ تو پھر تمھارا یہ کہنا بھی کہ۔ صرف مدینہ میں ہی یاوالا دُرود پڑھ سکتے ہیں کیا نری مٹکاری نہیں ہے ہا۔ اسی مکر ۱۶ کے۔ جواب ہفتم میں ہم بفضلہ تعالیٰ کئی حوالے پیش کر چکے۔ جس طرح ضیاء الحق بودھو کے مندر۔ مراد کی تکمیل و منت کیلئے بُت پر سونا بھینٹ چڑھانے بر ملا گئے۔ اسی طرح امیر فیصل نجدی بھی۔ گاندھی جی کی سمدھ پر پھول چڑھانے بھارت گئے۔ (۱۱ مئی ۱۹۵۵ء نوئے وقت) اور فہد نجدی امریکی پہلے صدر کی قبر پر پھول چڑھانے امریکہ گئے (۲۲ فروری ۱۹۵۵ء کوہستان)۔ گویا نجدی اپنے بزرگوں کی قبر اور سمدھ پر تو گئے۔ مگر نہیں گئے تو صرف اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم کے مزار شریف پر ہی نہیں گئے آخر کیوں ہا۔

حضور علیہ السلام کے روضہ پر پڑھنا جائز بتاتے ہیں۔ پھر ان کی یہ عیاری۔ اور یہ مکاری۔ یہ جرات۔ اور دشمنی ٹیکھیں کہ جب یا والا دُرود مدینہ منورہ۔ اور خاص روضہ انور پر پڑھنا جائز ہے۔ پھر خود روضہ انور کی بالائی جالی سے لفظ یا کیوں پھینکیوں سے کاٹا گیا ہا۔ ان گستاخانِ رسول وہابیوں و دیوبندیوں سے دریافت کیا جائے کہ۔ یہاں تو دُرود شریف پڑھنے پر طرح طرح کی عیاریوں۔ اور مکاریوں سے سُنیوں کو روکتے ہو۔ جہاں آقا و مولیٰ آرام فرما رہے ہیں۔ تم نے یا تمھارے بزرگوں نے۔ وہاں سے بھی لفظ یا مٹا دیا۔ اور تمھارے سپاہی جالی مبارک کے سامنے ہاتھ باندھ کر بھی دُرود اور سلام نہیں پڑھنے دیتے۔ کبھی ہاتھ جھٹکتے ہیں۔ تو کبھی بازو پکڑ کر روضہ انور کو پشت کر کے کھڑے ہونے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور کبھی چھڑی سے دُرود سلام پڑھنے والوں کو خوب دھوکوب کرتے ہیں۔ کیا کبھی وہابیوں و دیوبندیوں نے۔ ان کی حکومت سے احتجاج کیا ہا۔ جس طرح اہلسنت کا نفرنسوں کے ذریعہ احتجاج کرتے رہتے ہیں۔

کانگریسی یہودی لیجنٹوں کو | میرے پیارے سُنی بھائیو! امریکی ایجنٹ اسرائیل کے مخبر۔ کانگریسی وہابی۔ دیوبندی پیشگی جواب | مودودی حکام یا عوام تم سے کہیں کہ۔

تمھارے انیس نے اس کتاب میں وہابیوں و دیوبندیوں کی دل آزاری کی ہے۔ تب آپ اُن سے کہیں کہ اگر انیس نے گستاخانِ رسول کی دل شکنی کی ہے۔ تو پہلے تمھارے بڑے۔ صراطِ مستقیم۔ تقویۃ الایمان۔ بُراہینِ قاطعہ۔ تحذیر الناس۔ حفظ الایمان۔ جواہر القرآن۔ وغیرہ کتب میں۔ اللہ تعالیٰ۔ اور اس کے محبوبِ عظیم کی شانِ پاک میں گستاخی کر کے مُرتد ہونیوالوں نے تمام مسلمانوں کی دل شکنی کی ہے۔ جبکہ حضور علیہ السلام کے گستاخ۔ یا اُس

گستاخ کو اپنا بزرگ۔ پیشوا۔ امام کہنے والوں کو۔ یا اُن کی تعریف کے خطبے پڑھنے والے پیر و کارِ مرتدین کو قرآنی حکمِ قتل کی نذر ہے۔ اور تم مُرتدین کی دل آزاری پر ہی مُعتَصِد ہو۔ اگر ہمارا یہ کہنا غلط ہے تو ان گستاخانِ رسول کی کفریہ عبارات کو اسمبلی میں پیش کرو۔ تاکہ دُنیا کے سامنے حقیقت واضح ہو جائے۔ ایسے خوش نصیب کو انیس احمد انشا اللہ تعالیٰ مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیگا۔

کانگریسی امر کی ایجنٹوں کا آخری حربہ | اور اگر بُرائے مکر گستاخانِ رسول اسراہیلی خیر عوام یا حکام۔ کہیں کہ

ہم کسی کو بُرا کیوں کہیں؟ اللہ اُن سے خود پوچھے گا۔ تب آپ اُن سے دریافت کریں کہ جب اللہ ہی پوچھے گا تو تمام دنیا میں عدالتی نظام ختم ہونا چاہیے کہ سب ہی سر اللہ پوچھے گا۔ پھر تو تمہارے نزدیک عدالتی نظام پر کروڑوں ربوں روپیہ خرچ نہ ہونا چاہیے۔ اور یہ کیا بات ہے کہ تمہاری بیٹی۔ بہو۔ بیوی۔ یا ماں باپ پر۔ کوئی الزام لگائے تو تم خود ہی پوچھنے کو تیار ہو جاؤ گے۔ اُس وقت اللہ پر نہیں جھوٹو گے۔ صرف نبی کے گستاخ کو بُرا کہنے اُن کی کفریہ عبارات کی نشاندہی پر ہی طرح طرح کے شیطانی مکروں سے کام لیتے ہو۔ بتاؤ زانی۔ شرابی۔ چور۔ یا گستاخِ رسول کیلئے قرآنِ حکیم میں کہاں ہے کہ ان کو بُرا نہ کہا جائے۔ انکو کوئی نذرانہ دی جائے ان سے میں خود پوچھوں گا؟

یہ عاجز اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کہتا ہے کہ جب تم یہ کہو گے۔ تو خواہ ملک کا صدر ہو۔ یا وزیرِ عظم۔ یا ان کے مشیر۔ انشا اللہ تعالیٰ اُس کی بولتی پر صدمہ۔ اور گرسن لٹک جائے گی۔ اور اُس امر کی دلائل کی ساری پھوں پھاں ہوا ہو جائے گی۔ اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے محبوب پر قربان کر نیوالا اُسٹی۔ جب گستاخانِ رسول کی حمایت۔ طرفداری اور وکالت کر نیوالے سے اُس کی اپنی حرکت

۱۲۸

پر۔ اُس کے اپنے مُسلمان رہنے کا ثبوت طلب کیے گا۔ بقسم قیامت تک خود کو وہ مُسلمان ثابت نہیں کر سکتا۔ بجز دوبارہ اسلام قبول کر کے توبہ کرنے کے اللہ تعالیٰ گستاخانِ رسول کو توبہ کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

خلیج میں امریکیوں کی کامیابی پر

دہائیوں کی بندیوں کے کئی ماہ تک خوشی کے جشن

امریکہ عراق جنگ بندی کے دو تین ماہ بعد تک یوں تو وہابیوں کی تمام ٹولیاں۔ امریکہ سے عراق کی آبادی کو ڈیڑھ ماہ تک تباہ کروانے پر خوشیاں مناتی رہیں۔ مگر مودودیوں نے کچھ زیادہ ہی اپنے امریکی نوازی کے موقف کو کامیاب اور بہتر بنانے میں کئی ماہ شب و روز سرف کئے۔ خوشی کے جشن منائے۔ اور مبارکبادیاں وصول کیں۔ جگہ جگہ کھانے پینے کی تقاریب۔ اور جلسے منعقد کئے۔ مگر اُس کے نتائج پر۔ مودودی صحافی ارشاد احمد خانی ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے اخبار جنگ کراچی میں اپنی حقانیت اس طرح ارشاد فرما کر عوام سے منواتے ہیں کہ۔ ”حکومت پاکستان نے خلیجی جنگ میں امریکی موقف کی حمایت کی لیکن بندگی میں ہمارا اھلا نہ ہوا“

اس میں شک نہیں کہ امریکی یہودی وہابی!۔ بندگی میں ایسے مصروف ہوئے کہ۔ کوئی اللہ کا ولی بھی۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں خصوصاً اس دور میں۔ اتنا مصروف نہ ہوگا۔ ضرور دیگر مشاغل کیلئے وقت نکالے گا۔ اگر ان دہائیوں کی شب و روز کی امریکی بندگی پر کتاب مرقوم کی جائے تو بہت صفحات کی ضخیم

اُن کے اپنے اخبارات رسائل، ریڈیو ٹیلی وژن وغیرہ پرنٹنگ سے ہی ترتیب دی جاسکتی ہے۔

یہودیوں سے حضور ﷺ کے معاہدہ کی نوعیت | میرے پیارے اسلامی بھائیو! ان امریکی ایجنٹوں۔

بے غیرتوں نے امریکی نوازی پر۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اپنی یہودہ حرکات میں شامل یہ کہہ کر کیا کہ ”حضور علیہ السلام نے بھی یہودیوں سے معاہدہ کیا“ اگر ہم نے کفار سے معاہدہ کیا تو کیا بُرا کیا؟

جبکہ آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے یہ معاہدہ کیا کہ۔ اگر کفار و مشرکین!۔ یہودیوں پر حملہ کریں تو ہم یہودیوں کا ساتھ دیتے ہوئے۔ کفار و مشرکین کو تباہ کریں گے۔ اور اگر کفار و مشرکین!۔ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ تب یہودی!۔ مسلمانوں کا ساتھ دیتے ہوئے۔ کفار و مشرکین کو تباہ کریں گے۔ یعنی ہر دو طرف سے کفار و مشرکین کی تباہی مشروط تھی۔ مگر ان امریکی دلالوں۔ ایجنٹوں۔ نام کے مسلمان حقیقت میں منافق!۔

یہودیوں کی ہمدردی میں غرق ہو کر۔ اور امریکہ پر دباؤ ڈال کر۔ عراق کی آبادی پر یہود نصاریٰ سے رات دن۔ میزائل اور بموں کی بارش کرا کر۔ بلکہ دوران جنگ بھی بٹش کوفون سے لٹش کر کے۔ پہلے سے بھی کئی گنا زبردست بم باری سے تباہی کرا کر اور یہود دوستی کا حق ادا کر کے۔ یوں احادیث مبارکہ کو صحیح ثابت کیا کہ۔ یعنی دنیا بھر کے کفار و مشرکین یہودی عیسائی منافق سب مسلمانوں کے مقابلہ پر۔ ملت واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہودی۔ سعودی۔ امریکی۔ ایک ہیں۔ ایک کھلاتے ہیں۔ جنگ میں یوں تو اوقات دار کے بھوکے امریکی نواز لاکھوں تھے۔ مگر حقیقی

نوری تحفہ

امریکی نواز عرف اٹن سانپ کے کردار نے تمام منافقوں سے اپنا لوہا — اور منافقت میں اپنی برتری منوالی — یہودیوں نے خیسر خواہی کا کوئی پہلو تشنہ چھوڑا — عراق اور امریکہ جنگ میں جتنی رقم خرچ ہوئی — اُس سے دس گنا رقم بھی — یہود و امریکہ نوازوں کے چہروں سے منافقت کی نقاب ہٹانے پر خرچ کی جاتی — تب بھی منافق امریکی اسلامی اُمّہ اس طرح ننگے نہ ہوتے جس طرح — مجاہد اسلام سید صدام حسین نے پچاس سالہ چھپے منافق دنیا کے سامنے ظاہر کر دیئے — بیشک اللہ جبریں پوتا رہے — ان منافق امریکی اسلامی اُمّہ نے — نہ صرف — اسرائیل کے قدم ہمانے میں مدد دی بلکہ اُس کو ایٹمی طاقت بنانے میں — اور اُس پاس کی مسلم ریاستوں کی وسیع تر زمین دلوئے میں بہت اہم کردار ادا کیا — امریکی اسلامی اُمّہ کے چہروں سے صرف منافقت کی نقاب ہی عراق نے نہیں اُٹتی — بلکہ کویت و سعود کا اسرائیل و امریکہ اور برطانیہ سے زمین دوز معاہدے — اور نئے نئے معاہدوں کے اعلانہ اضافے — یہود و نصاریٰ پر ان نجدی و دہائیوں کا واری و قربان ہونا ظاہر ہوا —

صدام حسین نے مسلمانوں کو ان اسلام دشمن ملکوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنے کا طریقہ سکھایا — احساس کمتری توڑی — جنگی چالوں سے مسلمانوں کو ہوشیار کیا — اسرائیل کے مظالم دنیا کے سامنے رکھے — سپر طاقتوں کا بھرم کھانے میں ملایا — اسلام سے مخلص اور منافق — عام لوگوں تک پر ظاہر کئے — اور یہ کہ امریکہ نے کوریا — دیت نام وغیرہ کی تمام جنگوں کے دوران جتنا بارود اُن پر گرایا — اتنا بارود ایک ایک دن میں امریکہ سے ان منافقوں نے گرایا — آبادی پر حملہ کرنے جیسے سینکڑوں اہول جنگ توڑنے والے بتیس سپر ممالک — عراق سے — نہ ہتھیار ڈلوا سکے — نہ ہار منوا سکے — اور نہ کویت خود خالی کر سکے بلکہ

اس کے خود نکل جانے سے قبل ایک انچ بھی زمین نہ لے سکے۔

امریکی صدر ریش نے مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات بی بی سی لندن کی صبح کی نشریات میں خود اعلان کیا کہ۔ صدام حسین نے نہ ہتھیار ڈالے۔ نہ ہی ہار مانی بلکہ پسپہ ہوا ہے۔ جبکہ پسپہ دوران جنگ دونوں فریق ہوتے ہی رہتے ہیں۔ مگر یہودی کے یہودیوں سے زیادہ ہمدرد۔ اُن کے ایجنٹ۔

مناقض گستاخانِ رسول۔ مودودیوں۔ وہابیوں۔ دیوبندیوں نے پسپہ اور ہاریں فرق نہ جانا۔ تب ہی یہ دن ہیں کئی کئی بار لوگوں کو جتلے ہیں کہ عراق۔ امریکی بیٹیں۔ ملکوں سے ہار گیا۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہار اُس کی ہوئی جس نے آبادی پر۔ عورتوں اور بچوں پر۔ رات دن ہر ہر آن مسلسل بمباری کر کے اُصول جنگ توڑے۔ ہار اُسکی ہوئی جس نے پہلے دن سے جھوٹ بولنے پر اپنی عمارت تعمیر کی۔ اور آخر تک مسلسل جھوٹ پر گزارا کیا۔ ہار اس کی ہوئی جس نے ریڈیو۔ ٹیلی ویژن پر خود سُپر طاقت ہو کر بھی دنیا سے امداد کی بھیج مانگی۔ ذرائع ابلاغ ایک طرف ٹریفک کی طرح نشر ہوئے۔ اور یہ ایک طرف ٹریفک جنگ کے کافی عرصہ بعد تک جاری رہی۔ ضرور دال میں کالا تھا۔ اور ہے جو ایک طرف ٹریفک کی طرح ذرائع ابلاغ نے کردار ادا کیا۔

میرے پیارے سنی بھائیو! سچ بتاؤ! یہودیوں عیسائیوں نے تو عراق کی ہار نہیں تسلیم کی مگر امریکی نواز کے چیلے ہار گیا۔ ہار گیا کہیں تو یہ مناقض یہودیے بڑھ کر ہوئے کہ نہیں؟ ان یہودی اتحادی امریکی نوازوں سے کہہ دیجھو!۔

قتلِ حسین اصل میں مرگِ نرید ہے۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اگر ان کی چرب زبانی۔ اسلام دشمنی امریکی نوازی سے روکنا

مقصود ہو تب میرے اسلامی بھائیو! آپ ان گستاخانِ رسول۔

امریکی ایجنٹوں سے یہ کہہ دیجھیں کہ ایک طرف ”صدام حسین“ دوسری طرف

”امریکہ اور اس کے اتحادی“ تم اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا تو کرو کہ — اے اللہ ان دونوں میں جو تیرے نزدیک حق پر ہو اُس کی فزشتوں اور انبیائے کرام کی پاک جماعت سے مدد فرما۔ اور جو تیرے نزدیک غلط ہو اس کو ہدایت عطا فرما۔ یا ان کو ذلت کی عبرت ناک موت دے۔ کہو آمین۔

امریکی ایجنٹوں کے چیلے بھی آمین نہیں کہیں گے۔ اور آپ انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ — ساری چرب زبانی دُعا کرنے کا کہنے سے ہی رخصت ہو جائیگی۔ اور اگر رخصت نہ ہو تو پھر آپ سمجھ لینا کہ ان میں ایمان کی زرہ برابر بھی رقی باقی نہیں۔ بلکہ یہ فتنائی الامریکہ۔ فتنائی الیہود ہیں۔ ایسے حضرات قہر الہی کا انتظار فرمائیں۔

اگر مذکورہ دُعا سے کتر اتے ہو تب یہی دُعا کرو | ۲: — برطانیہ کی

کے اجلاس سے قبل۔ پادشاہ ہند نے پاکستان کے وزیرِ اعظم مسٹر نواز شریف کو پیغام رسانی کی غرض سے سرکاری دعوت پر سعودیہ طلب فرمایا۔ اور برطانیہ کے وزیرِ اعظم مسٹر جان میجر کیلئے پیغام دیا۔ اور یہ بھی ہدایت کی کہ جو پتہ وہ اس کے جواب میں کہیں تو واپسی پر مجھے مطلع کر کے۔ پھر پاکستان جانا۔ پادشاہ ہند کا پیغام یا منصوبہ سے نواز شریف صاحب نے۔ برطانیہ کے وزیرِ اعظم کو بالکل تنہائی میں آگاہ کیا، اور اس پیغام پر عمل سے متعلق جو کچھ جان میجر نے کہا۔ واپسی پر پادشاہ ہند کو مطلع کیا۔ (جس کو ریڈیو پاکستان اور ٹیلی وژن نشریات نے بار بار نشر کیا)۔ اس پیغام رسانی کے چند یوم بعد لیبیا کے خلاف پہلی مرتبہ اُسی برطانوی وزیرِ اعظم کا بیان آیا کہ — تین سال پہلے جہاز کے حادثہ کا شک امریکہ نے لیبیا پر کیا ہے۔ جس کی وجہ سے کسی بھی وقت امریکہ لیبیا پر حملہ کر سکتا ہے۔ اگر امریکہ نے حملہ کیا تو برطانیہ بھی امریکہ کا ساتھ دیگا۔ اور

اور یورپی ممالک وغیرہ بھی ہمارا ساتھ دیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ امریکی سلامتی کونسل نے اقتصادی پابندیاں جب لیبیا پر عائد کیں تو صرف پاکستان کے ہی وزیرِ اعظم نے وہاں شیخوں کے مشورے اس کی تائید میں بیان دیا۔ بے شجہ تو نہیں ہیں چین کی تباہیاں • کچھ باغیاں ہیں برق و سر سے ملے ہوئے

اے وہاہیو!۔ وزیرِ اعظم نواز شریف کی معرفت لیبیا کے خلاف پیغام بھیج کر۔ اگر تمھارے بڑوں نے غیر مسلموں کو لیبیا کے خلاف آمادہ کیا ہے تو دُعا کرو کہ۔ اے اللہ ان اسلام کے غداروں۔ اسلامی سلطنتوں کو۔

عیسائیوں، یہودیوں بے فکر کرانے والوں کو ہدایت عطا فرما۔ یا ایسی عبرتناک سزا اور موت دے کہ آئندہ نسلیں بھی عبرت حاصل کریں۔ اور اگر ایسا کوئی پیغام یا منصوبہ نہیں تھا۔ تو دُعا کرو کہ۔ اے اللہ ان سے ایسے کام لے جس سے۔ تیرے دین کو تقویت حاصل ہو۔ اور کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ کو میاں محمد نواز شریف اور فہد کے ہاتھوں ذلیل و خوار۔ نیست و نابود فرما۔ اور ان کو اپنے مقربوں میں سے شامل فرما۔ اور اپنے محبوب کا سچا عاشق بنا۔ کہہ آمین۔

اگر مذکورہ دعا کی بھی ہمت نہیں تب | ۳: جس دن سے مجاہدین افغانستان نے روس کے

نجیب اللہ سے مقابلہ کیا اس سے بھی چھ سال قبل مجاہدین کے صدر صیغت اللہ صاحب مجددی نے کمیونسٹوں کے خلاف تحریک چلائی تھی۔ اور اس تحریک کے بھی صیغت اللہ مجددی ہی صدر تھے۔ جہاد کے دوران بھی پاکستانی تنظیموں کے لیڈر اس نے صیغت اللہ مجددی کو ہی صدر منتخب کیا۔ جہاد کے دوران۔ جن وہابیوں دیوبندیوں نے مجاہدین کا مقابلہ کیا۔ کہ جہاں مجاہدین کم تعداد دیکھے تو خود ہی ان کو شہید کیا۔ اور جہاں مجاہدین زیادہ تعداد میں مائے

وہاں اُن پر وائرلیس کے ذریعہ رُوسی طیاروں سے بمباری کرائی۔ اور جب بیکھا کہ روس پسپہ ہو رہا ہے۔ تو مجاہدین افغانستان سے مل گئے۔ اور پھر امریکی ایجنٹوں کے اکسلا نے پرلیڈری چمکانے لگے۔ اور مذاکرات میں وہابی امریکی ایجنٹ گنجے گروپ نے مجاہدین کے حقیقی لیڈروں کے بجائے۔ غداروں اور ہیروئن کے پادشاہوں کو ہی ہیرو بنانے میں فوقیت دی۔ پھر اُن کی ہی معرفت۔ افغانوں میں اختلافات پیدا کرائے۔ پھر امریکی دلال گنجے گروپ نے آخر کے سالوں میں مجاہدین پر زور ڈالا کہ نئی حکومت میں ۵۷ فیصد سے زائد۔ عہدیدار۔ نجیب اللہ کی جماعت سے لئے جائیں۔ مجاہدین نے امریکی گنجے گروپ وہابیوں کے ٹوٹے کی بات نہ مانی۔ تب سے ہی افغان مجاہدین کے خلاف پروپگنڈہ شروع کر دیا۔ کہ مجاہدین کے لیڈروں کی صفوں میں خود ہی اتحاد نہیں۔ اور جب نشر و اشاعت کے تمام ذرائع اس پروپگنڈے پر مصروف ہو گئے۔ تب مجاہدین کی ساڑھے چار سو جماعتوں کے لیڈروں نے خود جا کر امریکی ایجنٹوں سے کہا کہ یہ ہم پر الزام ہے کہ افغان لیڈروں میں اتحاد نہیں۔ ہم ساڑھے چار سو لیڈروں کی ایک ہی آواز ہے۔ ہماری حکومت تسلیم کی جائے۔ تب وہابی گنجے گروپ نے۔ اُن کے اتحاد پر جواب دیا کہ۔ جو امریکہ۔ اقوام متحدہ۔ فہرست تیار کرے گی۔ افغانستان کی حکومت اُس کو دی جائے گی۔ تب افغان مجاہدین اور افغان عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ اور اُن کا نعرہ کہ ہمیں امریکی حکومت ہرگز نہیں چاہیے۔ جہاد ہم نے کیا۔ ہم افغانستان پر کسی کا دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ وہابی امریکی ایجنٹ گنجے گروپ مورد دیوں کا مقصد یہ تھا۔ اور ہے کہ۔ افغانستان میں اسلامی حکومت نہ آئے۔ سکولر حکومت آئے۔ پادشاہ فہرست کی معرفت امریکی نواز حکومت آئے۔ ان کی حکومت آئے جنہوں نے جہاد

میں حصہ نہ لیا ہو۔ تاکہ امریکہ اُن سے اپنی مرضی کا کام لے سکے۔
جب چار سالوں میں وہابیوں کو اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ تب پاکستان
کے وہابی۔ مودودی۔ اور وہابی گنج گروپ نے مجاہدین کے صدر صبغت اللہ مجددی
کو لیڈروں سے خارج کرنے کی تحریک چلائی۔ بار بار کمیٹیاں کونسلیں تشکیل دینا شروع
کیں۔ جب وہ بھی کوششیں ناکام رہیں۔ تب یہ مجبوری مجاہدین کا جوش ٹھنڈا کرنے
کی غرض سے۔ صرف دو ماہ کیلئے مجددی صاحب کو عارضی صدر بنایا۔ اور
ڈیڑھ سال کیلئے۔ ان وہابی لیڈروں کو نامزد کیا جو دوران جہاد تقریباً ۱۴ سال۔
افغانستان کے پڑوسی ملک میں رہے۔ یا تھے ہی پڑوسی ملک کے باشندے۔ مذکورہ
افغانیوں کو بدنام کرنے۔ وہابی حکومت لانے۔ سیکولر حکومت کے قیام کی انتھک
کوششیں اگر نہیں کیں تو دُعا کریں کہ افغانستان کے

مخلص مجاہدین کی اللہ تعالیٰ حکومت قائم فرمائے۔ کہو آمین
اور پاکستان میں بھی یہودیوں اور عیسائیوں سے نفرت کرنے والی حکومت قائم ہو۔ کہو آمین
وہابی۔ دیو کی بندی۔ یہ نجدی۔ اور مودودی
خدا کے۔ مصطفیٰ کے۔ دین کے۔ ایمان کے دشمن

نور اکشتی کی چند اخباری سرخیاں

وزیر اعظم نواز شریف کو امریکہ نے کابل میں دھکیلا۔ اور وہاں آگ لگا کر آگئے۔

□ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد ۲۵ مئی ۹۲ء جنگ کراچی □

کابل میں خون خرابے کے ذمہ دار قاضی حسین احمد ہیں (نواز شریف ۲۵ مئی ۹۲ء جنگ کراچی شہر خفی)
افغانستان کی موجودہ صورت حال کے ذمہ دار نواز شریف ہیں

□ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد ۲۵ مئی ۹۲ء جنگ کراچی □

نوری تحفہ

۱۳۶

حق گوئی

وزیر اعظم نواز شریف امریکی پالیسیوں پر عمل کر رہے ہیں۔ (قاضی حسین احمد ۸ مئی ۹۲ء جنگ کراچی)
 کسی پاکستانی جماعت نے خلل نہ ڈالا تو افغانستان میں امن قائم ہو جائیگا۔

□ نواز شریف ۱۰ مئی ۹۲ء شدہ سُرخ جنگ کراچی □

□ مذکورہ بالا بیانات کی اہل مُنت تائید کرتے ہیں □

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا بھر میں دیکھے ہیں بُہت
 سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپس کی

۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو امریکی موقف کی حمایت کے
حق گوئی کی ایک مثال

سلسلہ میں۔ صدر پاکستان غلام اسحاق خاں
 صاحب نے سندھ کی اہم شخصیات کو کراچی مدعو کیا۔ جن میں شیعہ۔ دیوبندی۔
 وہابی۔ مودودیوں کو مدعو کیا۔ اہل سنت کے علماء بھی مدعو کئے گئے۔ سکھر سے
 مفتی محمد حسین قادری بھی شریک تھے۔ صدر پاکستان نے خلیجی جنگ پر روشنی ڈالتے
 ہوئے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۹ پڑھی جس کا ترجمہ ہے۔ ”اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ
 آپس میں لڑیں ان میں صلح کراؤ۔ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے
 سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر پلٹ آئے تو۔
 انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کرو۔ اور عدل کرو۔ بیشک عدل والے اللہ
 کو پیارے ہیں۔“ جناب صدر غلام اسحاق خاں جب آیت کا ترجمہ و تشریح کر چکے
 تب مفتی محمد حسین صاحب قادری نے فرمایا کہ۔ جناب صدر صاحب!
 اس آیت پر تو عمل کیا ہی نہیں گیا۔ کم از کم دنیا بھر کے مسلمان جو عراق کی حمایت
 میں ہیں ان کو ہی اعتماد میں لینے کی خاطر۔ مسلمان حکمران ایک جگہ بیٹھ کر دونوں فریقوں
 کی سُن کر کوئی فیصلہ کرتے۔ اور اس فیصلہ سے جو انحراف کرتا پھر مسلم ممالک ہی۔
 اُس منحرف ملک کے خلاف کوئی کارروائی کرتے۔ پھر تو اس آیت پر عمل ہوتا۔ مگر

افسوس ایسا نہ کیا گیا۔ اتحادی اسلامی ائمہ نے اس آیت کے خلاف امریکہ
برطانیہ۔ فرانس کو مدد کیلئے پکارا۔ بلکہ اپنی اپنی فوجوں کی کمان
بھی امریکہ کے حوالے کر دی۔ نہ صرف فوج حوالے کی بلکہ اس جنگ کا نام ہی۔
عراق امریکہ جنگ رکھ دیا گیا۔ جس کی وجہ سے عراقی فوج اور عوام پر جہاد فرض ہو گیا۔
۱۰۔ اب جس صورت حال میں جنگ لڑی جا رہی ہے اس کے لیے ایسا ہے کہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَ
النَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ
بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَيَنْتَهِ
مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ ۝ — سورة مائدہ آیتہ ۵۱ —
اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔
وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور
تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا۔ وہ انہیں
میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو
راہ نہیں دیتا۔

مفتی محمد حسین صاحب قادری نے فرمایا۔ اس آیت کی روشنی میں دونوں فریق
یہود و نصاریٰ کو ہرگز دوست نہیں بنا سکتے۔ نہ کہ کسی اسلامی ملک کو تباہ کرنے
میں۔ یہود و نصاریٰ کی مدد کی جائے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ۔ تقریباً ایک ہفتہ تک تمام ذرائع ابلاغ۔
ریڈیو۔ ٹیلی وژن۔ اخبارات وغیرہ میں صرف جناب صدر غلام اسحاق خاں صاحب کے
ہی بیان کی تشہیر ہوتی رہی۔ اور مفتی صاحب کے جواب کو نشر نہیں کیا گیا آخر کیوں؟
ذرائع ابلاغ پر امریکی قبضہ۔ پھر کس کو کہتے ہیں؟ اور پھر پاکستان میں ایک
سال بعد امریکی جنرل کو۔ خلیجی جنگ میں بہترین کارکردگی پر اہم تمغہ دینا۔ کس بات
کی نشاندہی کر رہا ہے؟ پاکستان سے گیارہ ہزار بری فوج بھیجی گئی وہ بھی بیت اللہ
شریف اور روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت کے نام سے۔ مگر جنگ کے
بعد تمام اتحادی ممالک نے پاکستان کی فضائیہ فوج کی کارکردگی کی تعریفیں کیں۔

پاکستانی نصابیہ علمی جنگ میں حصہ لینے پاکستان سے کب گئی ہا۔ اس کو عوام سے
 لاعلم ہی رکھا۔ آخر کیوں ہا۔ — بحرین کے ذریعہ خدمت بہرہ و عمرہ جنگ کراچی مکہ کا ۸ پرچمیں —
 سلامتی کونسل کے ممبران نے بے قصور لیبیا پر صرف شک کی بنا پر اقتصادی
 پابندی لگائی۔ تو صرف پاکستان کو ہی سلامتی کونسل کے فیصلہ پر تائیدی بیان
 دینے کی کیا ضرورت تھی ہا۔ کیا مذکورہ آیات کے خلاف یہ تمام اقدامات نہیں ہا۔
 اگر آیات کا علم ہونے پر قصد آیات کا مذاق اڑایا گیا۔ یا اعلانیہ آیات کے خلاف اقدام
 کیا یہ تمام اقدام کفر نہیں ہا۔ اگر اللہ و رسول کی ان خلاف ورزیوں پر نادم و پشیمان
 ہیں تو پچھے دل سے توبہ لازمی ہے۔ پوشیدہ جرم کی پوشیدہ۔ اور اعلانیہ جرم کی
 اعلانیہ توبہ لازمی ہے۔ شیطان مردود کی توبہ کرنے سے ضرور رخصت گاہ۔ اور موت کا علم
 نہیں کب آجائے۔ شیطان مردود کی توبہ کر دہ جھوٹی شرم و حیا کی دیوار پھلانگ کر
 گناہوں سے توبہ کرنا ہی سعادت مندی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب
 پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد حق و طفیل سے۔ احکام اسلام
 پر چلنے کی توفیق رفیق عنایت فرمائے۔ آمین

دشمن کے دوست۔ دوست کے دشمن ہیں بے شک

دیکھو وہابیوں کی یہ عادت عجیب ہے

ہابی امر کی اتحادی اسلامی ائمہ صرف یہ یوں تو اسلام دشمنوں سے ڈر رہے
 دو قرآنی آیات ہی مطالعہ فرمائیں! پریشمار آیات میں اختصار کے پیش نظر
 صرف دو آیات ہی پیش کی جاتی ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ
 وَلِأَخَوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ
 وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَوَلَّيْتُكُمْ فَالْأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 اے ایمان والو! اپنے باپ بھائی کو دوست نہ سمجھو۔ اگر
 وہ ایمان پر کفر پسند کریں۔ اور تم میں جو کوئی ان سے
 دوستی کریگا تو وہی ظالم ہیں — سورۃ توبہ آیت ۱۱۳

شان نزول: جب مسلمانوں کو کافروں سے ترکِ محبت کا حکم دیا گیا تو
 آج کل کے وہابی۔ دلوپندی۔ امریکی اسلامی اُمّہ کے دعویداروں کی طرح۔ کچھ
 لوگوں نے کہا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے باپ۔ بھائی۔ اور رشتہ دار
 وغیرہ سے تعلق ختم کر دے؟ تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور بتایا گیا کہ
 کافروں سے دوستی و محبت جائز نہیں۔ خواہ اُن سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ چنانچہ
 اگے ارشاد فرمایا۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
 وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
 وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ
 تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوْنَهَا
 أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا
 حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ
 لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

تم فرماؤ! اگر تمہارے باپ۔ اور تمہارے بیٹے۔ اور
 تمہارے بھائی۔ اور تمہاری عورتیں۔ اور تمہارا
 کنبہ۔ اور تمہاری کمائی کے مال۔ اور وہ سودا
 جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے۔ اور تمہاری
 پسند کے مکان۔ یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول
 اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو
 راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے
 اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ تو یہ آیت ہے۔

آیت کریمہ کے تیسرے حصے میں (راستہ دیکھو۔ اور یہ کہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا)
 کہ مستقبلِ قریب میں اتحادی امریکی اسلامی اُمّہ پر کوئی سخت عذاب آنے والا ہے۔
 بہت ممکن ہے تاخیر اس وجہ سے ہو رہی ہو کہ یہ اتحادی جو جو فن اور ہنر دکھا سکتے
 ہیں دکھالیں۔ ان ہیود و نصاریٰ اور گستاخانِ رسول کے دلوں میں کوئی ارمان باقی
 نہ ہے۔ یا پھر توبہ کا موقع دینا مقصود ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شواہد میرے دعوے کے ہیں ارشاداتِ تشریف آری
 تمہارا بھوٹ ظاہر ہو چکا ہے اب تو باز آؤ

قارئین! جو لوگ محض اقتدار کی خاطر نہ صرف عراق کی تباہ کاری بلکہ اپنے ملک کو بھی داؤ پر لگا بیٹھے۔ امریکی نوازی میں اتنے غرق ہو گئے کہ علامہ شاہ احمد نورانی جو عالم اسلام کی مسئلہ دور بین اور باخبر سیاسی شخصیت ہیں۔ رات دن کہتے رہے کہ عراق کے بعد پاکستان کو تباہ کرنا امریکی پالیسی ہے۔ اور ایسا ہی ایک انٹرویو بعد میں۔ مرزا اسلم بیگ چیف آف آرمی اسٹاف پاکستان کا۔ قومی اخبارات میں شائع ہوا کہ عراق کے بعد پاکستان اور پھر ایران کی باری ہے۔ مگر امریکی نوازی نے امریکہ نوازی پر اس طرح عمل کیا کہ علامہ شاہ احمد نورانی کے عراقی عوام کی حمایت کے عظیم جلسے جلوسوں پر پولیس سے تشدد کر دیا اور عراق حمایت کمیوں کو ضبط کر لیا جہاد کے بھرتی رجسٹروں پر قبضہ کر لیا۔ اُسی امریکہ نوازی حکومت کے دفاعی پیداوار کے وفاقی وزیر کا امریکہ کی پاکستان دشمنی اور اسلام دشمنی پر بیان روزنامہ جنگ کراچی نے اپنے ادارہ میں جو نقل کیا اب ہم وہ آپ کی نذر کرتے ہیں جس کا عنوان ”امریکی سر دھری کا شکوہ“

جنگ کراچی

روزنامہ جنگ کراچی (3) مئی 1992ء

دفاعی پیداوار کے وفاقی وزیر میر ہزار خاں بجا رانی نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ایف ٹولہ طیاروں کے فاضل چرنے فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے جس سے یہ طیارے ناکارہ ہو رہے ہیں پاکستان یہ چرنے خود اسلئے تیار نہیں کر سکتا کہ امریکہ نے انکی تیاری کا لائسنس دینے سے بھی انکار کر دیا ہے انہوں نے ایوان صنعت و تجارت لاہور کے ایک خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے جن ممالک پر انحصار کیا انہوں نے مشکل وقت میں ہمیں چھوڑ دیا۔

پاکستان کے ساتھ امریکہ کی دوستی ہمیشہ اس کے اپنے مفادات کے تابع رہی ہے

جب وہ روس اور چین کو محصور کرنا چاہتا تھا تو ہمیں سیٹو اور سینٹو کے معاہدوں میں الجھا دیا۔ ۱۹۵۷ء کی جنگ میں پاکستان کا حلیف ہونیکے باوجود اس نے پاکستان کی ہر طرح کی فوجی امداد بند کر دی۔ چین کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات اُسکی نگاہ میں ہمیشہ کھٹکتے رہے۔ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں اُس نے ہمارے دلچخت ہونیکی تماشاکلیا ہماری کوئی مدد نہ کی بلکہ امریکہ اس سازش میں برابر کا شریک ہا۔ روس نے۔ افغانستان پر قبضہ کیا تو امریکہ نے اپنے مفاد کی خاطر پاکستان کی امداد مشروط طور پر بحال کی روس افغانستان سے نکل گیا تو امریکہ نے وہی سرد مہری اختیار کی۔ اور اب نئے عالمی نظام کی جھکڑ بند یوں میں ہمیں پھانسنے اور ہمارا لٹی پروگرام ختم کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جارہا ہے ہر قسم کی امداد بند کر دی گئی ہے لیکن حکومت ہے کہ وہ امریکی دباؤ کے تحت ایک ایک شرط تسلیم کرتی جا رہی ہے۔ دراصل امریکہ کے نئے عالمی نظام کا اصل نشانہ عالم اسلام اور اُس میں بھی اولین ہدف پاکستان ہے۔ ان حالات میں بھی اگر ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو ہمیں مجرم ضعیفی کی تہز امگ مفاجات کی صورت میں بھگتنی پڑے گی۔ امریکہ سے اب کسی امداد کی توقع عبث ہے اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی آزادی اور خود مختاری کے تحفظ کیلئے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور دفاعی ضروریات میں خود کفالت حاصل کرنیکی کوشش کریں، اگلے تئلوں کو چھوڑ دیں اور اپنی ساری توانائیاں اپنی بقا کیلئے وقف کر دیں۔ ہم نے امریکہ کی ساری شرائط تسلیم بھی کر لیں تو بھی وہ ہمیں عزت سے زندہ رہنے کی اجازت نہیں دیگا کیونکہ اُسکے نئے پروگرام میں پاکستان کیلئے کوئی جگہ نہیں۔

روزنامہ جنگ کراچی ادارہ اخبار روزہ یکم ستمبر ۱۹۹۲ء صفحہ نمبر ۳

عشقِ نبی سے دوستو! جس کو بھی اعتراض ہے
میں تو ہوں گا صاف صاف کُفر سے ساز باز ہے

ملک ہمارا سیاست امریکی | ضیاع الحق کی مارشل لاء کے بھیانک دور میں جب پاکستان
اور خصوصاً اسلام آباد امریکی سی، آئی، اے کا دنیا کا سرے
بڑا مرکز بنا۔ جس پر رئیس امر وہوی نے رزنامہ جنگ کراچی ۱۹ اگست ۱۹۸۷ء کو ایک
قطعہ لکھا۔

اٹکے

ہیں اہ طلب میں ہیں یہی خطرے یہی کھٹے | بنانے گردش قسمت کہاں لے جائے دے ٹکے
یہ چالیس سالہ تجربہ اپنی سیاست کا | کہہ لندن سے ٹکے۔ اور واشنگٹن میں جائے

آئینہ

نبی سے تبرک بتاتے جو ہیں | مدد امریکی پاتے وہ ہیں
کاس پھینکا گاتے جو ہیں | روز نیا پھیلاتے وہ ہیں
امن کا شور مچاتے جو ہیں | گھر گھر بم برساتے وہ ہیں
گھر دل کو بم سے گراتے جو ہیں | ٹوٹے مکان دکھاتے وہ ہیں
آگ کے گولے گراتے جو ہیں | نیں ہی آگ لگاتے وہ ہیں
بربادی بموں سے لاتے جو ہیں | تعمیر کے ٹھیکے پاتے وہ ہیں
امن کے بم برساتے جو ہیں | تیل پہ قبضہ جلاتے وہ ہیں
عراقی تیل چراتے جو ہیں | تیل کا نرخ گراتے وہ ہیں
بم بچوں پہ گراتے جو ہیں | اپنا دست چبلاتے وہ ہیں
اغوا قتل کرتے جو ہیں | کرسی پہ قبضہ رکھاتے وہ ہیں
قتل مسلم کا کرتے جو ہیں | موت کتے کی پاتے وہ ہیں
ابن الوقت کہلاتے جو ہیں | وقت پہ بھوکے کھاتے وہ ہیں

نوری باتیں بتاتے جو ہیں
نورانی کہلاتے وہ ہیں

انیس احمد نوری

عراق کی آبادی پر مسلسل بم برسانے کی وجوہات

اتحادی دشمن مسلم کے
ابھی تک مسلم زندہ کیوں ہیں
ملک اسلامی تباہ کرنے ہیں
حسین بھی یہ اور سید بھی
گلف میں پیدا امن کرنا ہے
کویت عراق کے گھر گھر میں ہے
مشرط کیا کیوں اسرائیل ہا
کیوں اُس پر گرائے میزائل ہا
یہود کو طیر بھی نظر سے دیکھا
چودھری اسرائیل کو مانو
آئینہ عیاشی کا دکھایا
کیوں نہیں ایجنٹ امریکہ کا
ہے آبی پرندوں کا غم ان کو
نظر میں ہے عربوں کی دولت
سلامتی کونسل بھی ان کی
ہے مسلم اُمہ امریکے
امداد بحال کرانی ہے
امریکہ کو ہی جستان ہے

گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں

عربوں پر رعب جہانا ہے
ہو گلف کی دولت پر قبضہ
تعمیر کے ٹھیکے لینے ہیں
علامت بار کی روشنی بھی
کھسیانی بی کھمبہ انوپے
پھر کچھ تو کر کے دکھانا ہے
امریکی ایجنٹ تھے۔ اور ہیں
گھر گھر بم برساتے یوں ہیں

یہ منافق ناری ہیں۔ نوری

گھر گھر بم برساتے یوں ہیں
گر کوئی جب مذکورہ نہیں
گھر گھر بم برساتے کیوں ہیں

اتحادی وہابی۔ امریکی یہودی

امن کا شور مچاتے یہ ہیں
مدد کو پکاریں امریکہ کو
نیم برہنہ لڑکیاں اُن کی
یہودی۔ ہندی۔ نصرانی
سینکڑوں کیا۔ ہزاروں تاکے
فوج کے نام سے لڑکیاں اپنی
خلیج میں عیاشیوں کو نرسین
اسرائیل و امریکہ کے
گھر گھر بم برساتے یہ ہیں
نبی سے شرک بتاتے یہ ہیں
اپنی مدد کو رکھ لیتے یہ ہیں
محبوبہ بھی۔ بے ملے یہ ہیں
شادی اپنی رچ پاتے یہ ہیں
پیش انھیں منہ ملتے یہ ہیں
کرنے پیش خود چلتے یہ ہیں
سی، آئی، ملے کھلتے یہ ہیں

مخبر اسرائیل کے بن کر
 یہود کا قبضہ خسروں پر
 خبروں پہ سنسریک طرف
 کر کے اصولوں کے سودے
 پکڑ کر دامنِ امریکہ کا
 ہر ملک کے آگے کاسہ گدائی
 لُٹ لے جنگ میں مدد دنیائے
 یہودی۔ سعودی۔ امریکی
 مرنے جینے تک میں یکجا
 خود کو بیت پر بم برسا کر
 گویا اگر کرنیپام بم
 غیرتِ مسلم۔ عراقی تیل
 چُر کر پیپوں سے خود تیل
 ٹھیکے۔ بربادی۔ تعمیری
 جو ٹھیکہ ٹھیکداروں سے لے
 بچوں پر بم۔ گروانے کی
 سپاہ ہونا۔ ہار نہیں ہے
 صدام کی ہار نہ مانے لُٹ
 بس کر ٹوری۔ تو کیا جانے
 کیا کیا فن دکھاتے ہیں

انیس احمد نوری

احول کا یہ کردار عمال سے سدا رہے
 منہ پر بارود کا گولہ، اُٹھ کر غرور رہے

غیر اللہ کو پکارنا

مکر ۱: اللہ کے سوا کسی کو پکارنا شرک ہے۔

[حوالہ جاتا فتاویٰ رشیدیہ۔ تقویت الایمان۔ الطاف حسین بدھانی کا منظوم کلام۔ توحید خالص دہانی]

جواب ۱: اور بالفرض لفظ یا پیکار یا ندا کے معنی میں بھی ہو۔ تب بھی اللہ کے

علاوہ کسی کو پکارنا کب شرک ہے یا۔ سوالے کسی کو عبادت کے لائق یا خدا سمجھ کر پکارنے کے۔ یعنی کسی غیر خدا کو خدا سمجھنا یا عبادت کے لائق جاننا شرک ہے۔ ناکہ پکارنا۔

جواب ۲: کیا دنیا کا کوئی دہانی دیوبندی ایسا ہو گذرا یا موجود ہے جس نے اللہ

تعالیٰ کے سوا کبھی کسی کو نہیں پکارا ہو یا۔ اور اگر دنیا میں ایک بھی دہانی دیوبندی ایسا نہیں ہو گذرا۔ اور نہ ہے جس نے بھی ماں، باپ، بھائی، بہن، دوست، رشتہ دار،

پڑوسی، ملازم یا حاکم کو نہ پکارا ہو۔ کچھ ایسے فعل کو اپنی جیب خاص سے شرک کہنا کہ جس شرک سے خود دیوبندی نجدی دہانی بھی نہ بچ پائیں۔ بلکہ دنیا کا ایک فرد بھی

حتیٰ کہ اولیاء و انبیاء بھی ان کے جس شرک سے نہ بچ پائیں۔ وہ فعل کب شرک ہو سکتا ہے یا۔ ایسے فعل کو شرک کہنے والوں کا شرک ہونا آسان ہے بہ نسبت تمام

مسلمانوں کے مشرک ہونے سے۔ ان گستاخانِ رسول فرقوں کی تمام ٹولوں کے خواص تو خواص بلکہ بچے بچے حتیٰ کہ ان کی عورتوں تک کی زبان پر۔ رُاں۔ دُاں۔ رہتا

ہے۔ اور اللہ کے سوا کو پکارنے پر شرک بکنے کے دوران کسی قسم کی تخصیص۔ لچک عذر۔ یا کسی وجہ سے رعایت بھی بیان نہیں کرتے۔ اور بڑے اعتماد مٹھلا کر۔

”کسی کو پکارنا شرک“۔ جتنے ہیں۔ جبکہ اسی خود ساختہ شرک سے ان کے عالم انکے جاہل۔ انکے عاقل انکے پاگل۔ انکے بڑے انکے بچے۔ انکے مردانگی عورتیں

کوئی بھی بچا ہوا نہیں۔ اس ہی شرک سے تم بچ پائے؟

نام رکھنے کی وجہ

جواب ۱۳: میرے پیارے اسلامی بھائیو! آپ

جب یہ گستاخانِ رسول کہیں کہ ”غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے“ تو ان سے دریافت کریں کہ پکارا تو نام لیکر ہی جائیگا۔ آپ نام ہی کیوں رکھتے ہیں؟ کیا سچے نام کے پیدا ہوتا ہے؟ صانعِ پہلی مرتبہ جب کسی شے کو تخلیق کرتا ہے۔ تو کیا ساتھ ہی نام بھی تخلیق کرتا ہے؟ اگر گستاخانِ رسول کہیں کہ نام شناخت اور پکارنے کی غرض سے پیدا شد یا تخلیق کے بعد رکھا جاتا ہے۔ تو آپ انکا سوال۔ اُنکے ہی مُنہ پر مارے ہوئے فرمائیں کہ جب نام پکارنے کیلئے ہی رکھا جاتا ہے پھر تم غیر اللہ کو پکارنا شرک کیوں کہتے ہو؟ یا پکارنے کی غرض سے نام رکھتے ہی کیوں ہو؟ ایسا بھی کوئی شخص یا چیز ہے جس کا کوئی نام نہ ہو؟ کیا نام رکھنے والے، اور جن کے بھی نام ہیں۔ تمہارے نزدیک شرک ہے؟ — معاذ اللہ —

جواب ۱۴: جب گستاخانِ رسول کہتے ہیں کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے۔ اور تمام توانائی اس پر خرچ کرتے ہیں کہ۔ بس اللہ ہی کو پکارنا چاہیے۔ ذرا ان گستاخوں سے یہ بھی دریافت فرمائیں کہ جس ذات کا نام اللہ ہے۔ وہ — ”اللہ“

کیا۔ الف۔ لام۔ ہ۔ کا مجموعہ ہے؟ کیا تینوں حروف اللہ ہیں؟ یعنی یہ حروف خالق ہیں؟ یا مخلوق؟ اگر وہ ان تینوں حروف کو مخلوق یعنی غیر اللہ کہیں۔ تب پھر ان مخلوق حروف کے مجموعہ کو پکارنا تمہارے عقیدے میں کیا ہوا؟ جب کسی کلام خود ذات نہیں۔ بلکہ ذات اور ہوتی ہے۔ اور اُس کو پکارنے۔ یا شناخت کی غرض سے نام اور۔ پھر ان گستاخوں سے دریافت کیا جائے کہ معبود کے اسم الف، لام، ہ جو حرف مخلوق ہیں کو پکارنے سے بھی تم اپنے بنائے اصول کے تحت کیا مشرک ہو گئے؟ اس خود ساختہ شرک سے بچ کر تم کہاں چھپو گے؟ تمہارا ایجاد کردہ کوئی شرک ایسا بھی ہے جس میں تم خود نہ پھنستے ہو؟

مکر ۱۸:۔ دُور والے کو پکارنا شرک ہے۔

جواب ۱:۔ اگر ان دلیو بند یوں دہائیوں کے سر پر قرآن پاک رکھو اور پھر دریافت کرو کہ کیا تم نے کبھی کسی غیر اللہ کو نہیں پکارا ہا۔ کیا تم اس شرک سے محفوظ یعنی بچے ہوئے ہو ہا۔ تب عارضی طور پر شرک کا معمولی نشہ اُترتا ہے۔ اور شرک کی ایک سیڑھی اُتر کر ہر کلا تے ہوئے کہتے ہیں کہ۔ دُور والے کو پکارنا شرک ہے۔ اور جب ان سے دریافت کیا جائے کہ جناب پکارا ہی دُور والے کو جاتا ہے۔ قریب والے سے تو بات کی جاتی ہے۔

جواب ۲:۔ تم حلف کرنا کہ۔ کبھی دُور والے کو نہیں پکارا ہا۔ یہ سُنتے ہی عارضی طور پر۔ مزید شرک کا معمولی سا نشہ اُترتا ہے۔ اور شرک کی دوسری سیڑھی اُتر کر۔ یعنی تیسری سیڑھی پہ آکر دلیو بندی مانی کہتے ہیں۔ جناب میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ۔

مُردہ کو پکارنا

مکر ۱۹:۔ ”مُردہ کو پکارنا شرک ہے۔“

جواب ۱:۔ اگر مزید اسی شرک کا نشہ اور اُتارنا مقصود ہو تو یہ کہہ دیجو کہ۔ قرآن حکیم نے اس کو کہاں شرک فرمایا ہے ہا۔ کہ سب کو پکارنا جائز ہے۔ صرف مُردہ کو پکارنا شرک ہے۔؟

جواب ۲:۔ اگر ان پر سے شرک کا بھوت بھی اُتارنا مقصود ہو تو۔ ان سے شرک کے معنی دریافت کرو۔ تب یہ لاکھوں چیزیں شرک بتانا شروع کر دیں گے کہ یہ شرک ہے۔ یہ شرک ہے۔ ان سے معلوم فرمائیں کہ حضرت جی شرک کے معنی بتاؤ ہا۔ شرک کی فہرست نہیں چلائیے۔ اگر تم نہیں بتاتے ہو۔ تو ہم سے سُنو! اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک جاننا۔ یا خدا کے سوا کسی کو عبادت کا مستحق جاننا۔ بس یہ دو شرک کے مادے ہیں۔

پھر ان سے دریافت کریں کہ۔ تم یہ کہتے ہو کہ۔ مُردہ کو پیکارنا شرک ہے۔ اس خود ساختہ فتوے کی روشنی میں۔ زندہ۔ دُور۔ یا قریب والے کو پیکارنا یعنی خدا سمجھنا تمھارے نزدیک جائز ہوا؟۔ اور صرف مُردہ کو خدا سمجھنا شرک؟۔ یہ قرآن میں حکم کہاں ہے؟ جب شرک کے معنی کسی اور کو خدا سمجھنا ہے۔ پھر دُور۔ نزدیک۔ مُردہ۔ زندہ۔ سب کو ہی خدا سمجھنا شرک ہونا چاہیئے۔ جو کام بتشرک ہو یعنی کسی اور کو خدا سمجھنا ہو۔ پھر دُور۔ قریب۔ زندہ کو خدا سمجھنے کی رعایت کیوں؟۔ اور صرف مُردہ کیلئے شرک مخصوص کیوں؟۔ کیا مُردہ صفت بھی تمھارے نزدیک اللہ ہی کی مخصوص صفت ہے جس کی وجہ سے تم نے مُردہ سے شرک کہا؟۔ پیکارنے کی وجہ سے شرک تو ہو نہیں سکتا کیونکہ قرآن حکیم میں یا ادریس۔ یا موسیٰ۔ یا عیسیٰ۔ یا یحییٰ موجود ہے۔ (علیہم السلام)۔ اور خود تم میں ایسا نہ زندوں میں ہے نہ مُردوں میں جس نے نہ پیکارنا ہو۔ بلکہ جیسا کہ ہم پہلے بھی تحریر کر چکے کہ خلیجی جنگ سے قبل یا امریکہ الدہلی کو پیکارنے والے بھی تمھارے ہی بزرگ ہیں۔ ثابت ہوا کہ پیکارنے کی وجہ سے تم نے شرک نہیں کہا۔ بلکہ مُردہ کی وجہ سے شرک کہا۔ لہذا مُردہ صفت تمھارے نزدیک اللہ ہی کی مخصوص صفت ہوئی؟۔ ورنہ مُردہ کو پیکارنا شرک کیوں کہا؟۔ اور کیوں کتب فمفلٹ وغیرہ میں لکھا؟۔ اور یوں اس پر اڑے ہوئے ہو؟۔ اور کیوں اس کا سہارا لے کر مسلمانوں کو مشرک کہتے کا وظیفہ جاری ہے؟۔ یہ ایک دو۔ پانچ دس۔ تیرکوں کی بات نہیں بلکہ ان گستاخوں کے لاکھوں شرکوں کا یہی حال ہے۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ۔ ایک بھی نجدی۔ وہابی۔ دیوبندی۔ ندوی۔ اسماری۔ مودودی۔ کی آنکھ نہیں کھلتی۔ جس وجہ سے تمام مسلمانوں کو یہ گستاخ رسول۔ مشرک جانتے۔ اور کہتے ہیں۔

ڈھبیٹ اور بے شرم دُنیا بھر میں دیکھے ہیں بہت
سب پر سبقت لی گئی ہے بے حیائی اس کی

جواب ۳: جب ان گستاخان رسولِ فرعون کا منہ بولا شرک ان کے اپنے گلے گڑھتا ہے۔ یا ان سے ان کے منہ بولے شرک کے دلائل۔ قرآن سے طلب کئے جائیں اور یہ شرط بھی لگائی جائے کہ۔ بتوں کی آیات۔ اولیاء اور انبیائے کرام پر نہ لگائیں۔ پھر دیکھیں انکے پادریوں کے چہرے پہلے سے بھی مزید بد رونق ہوتے ہیں۔ یا شیطان مردود ان کو کوئی اور حیلہ، بہانہ سمجھاتا ہے ہا۔ **موت کا ذائقہ چکھنا** میرے پیارے سنی بھائیو!۔ ان گستاخوں سے یہ بھی دریافت کر دیکھیں کہ آقا و مولیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حیات النبی کا عقیدہ رکھتے ہو۔ یا معاذ اللہ مردہ ہونیکا ہا۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک زندہ ہے۔ تب کفار و مشرکین کی روح کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہو ہا۔ روح تو ان کی بھی زندہ ہے۔ شہید کو مردہ گمان بھی نہ کرو۔ کہنے والے خود آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا صرف روح ہی زندہ ہا۔ **کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ**۔ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنے والی آیت تو تمہیں اور تمہارے بچے بڑے کو یاد ہے۔ ذرا چکھنے۔ اور ذائقہ کی حیثیت بھی بتادیں۔ کیا چکھنا ہر وقت کھاتے رہنے کا نام ہے ہا۔ چکھنے سے قبل۔ اور چکھنے کے بعد ایک جیسی کیفیت ہو۔ اس کے درمیان ایک آن کیلئے ذائقہ تبدیل ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ذائقہ یہ ہے ہا۔ اور اس ذائقہ چکھنے میں تمام جاندار شامل۔ پھر محبوبانِ خدا کی کیا تخصیص ہا۔ کیا رعایت ہا۔ رب تو فرمائے کہ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ تم چکھنے کے بجائے موت میں مبتلا۔ یعنی مردہ ہی بلکہ تقریروں میں ”مر گئے“ گئے۔ گئے۔ نکلتے ہو۔ اور دلیل میں موت کا ذائقہ چکھنے کی آیت سناتے ہو۔ اور ذائقہ چکھنے کی قلیل سی مدت پر اک ان غور نہیں کرتے۔ جو چالاکیاں عیاریاں۔ اور مکاریاں وغیرہ۔

اگر آقا و مولیٰ سرکارِ دُعا عالم۔ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں عقل کو مرف کر دو۔ تو نورِ ایمان حاصل ہو۔ دل علم نور سے منور ہو۔ غفلت کے پردے چاک ہوں۔ شیطان اور شیطانی دسوسہ تم سے کوسوں دُور بھاگیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

جواب ۴: گستاخانِ رسول کی چالاکیاں۔ عتاریاں۔ مکاریاں۔ دیکھتے ہوئے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ ان کو شیطان کی مدد کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ابھی اس نتیجہ پر نہیں پہنچے کہ شیطان! گستاخانِ رسول کا شیر ہے۔ یا گستاخانِ رسول! شیطانِ مردود کے شیر ہیں۔ البتہ جب تقویتِ الایمان صراطِ مستقیم۔ براہینِ قاطعہ۔ حفظِ الایمان۔ وغیرہ کتب میں اللہ اور اللہ عزوجل کے محبوبوں کی شانِ پاک میں سڑی سڑی گالیاں دیکھتے ہیں تب یقین ہوتا ہے کہ شیطانِ مردود کی ان گستاخوں کے سامنے کیا حقیقت ہے!

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اگر مردہ کو پکارنے پر یہ گستاخ کوئی اور حیلہ بہانہ بنائیں۔ تب ان سے کہیں کہ ان دیکھا واقعہ نہیں۔ یا سنی سنی کہانی نہیں۔ بلکہ حضرت سیدنا ابراہیم ابو الانبیاء علیہم السلام کا واقع قرآن حکیم میں اس طرح بیان ہوا کہ۔ چار مختلف پرندوں کا خود قیمہ فرمایا۔ (کہ زندہ رہنے کا کوئی شک شبہ بھی باقی نہ ہے)۔ ان پرندوں کے سر اپنے پاس رکھے۔ پھر پہاڑ کی چار چوٹیوں پر چوتھائی چوتھائی یکس قیمہ رکھ کر خود آئے۔ (کسی دوسرے پر کام نہیں چھوڑا) وہ پہاڑ کی چار چوٹیاں ایک یا دو فرلانگ میں تو آئیں گی نہیں۔ جن کو قریب کہا جائے۔ پھر مردہ پرندوں کو ان کے اپنے ناموں سے اپنی جگہ پر آکر پکارا۔ کہ ہر ایک مردہ پرندہ سیکندوں میں زندہ ہو کر دوڑتا ہوا اپنے اپنے سرسے چڑھ کر وہ پرندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضور فرما برداروں کی طرح پیش ہو گئے۔

سورہ بقرہ آیت ۲۶۰۔ نور العفان

بہارِ نبوت ♦ جہم جہم کر — زمر کے یہ ہیں

اپنے بنائے شرک سے مُشرک ہوتے ہوں تو ہوا کریں۔ یہ اپنے شرک کے فتوے سے
دستبردار ہونے والے نہیں۔ اگر آزمانا چاہیں تو میرے اسلامی بھائیو!۔ یہ تمام
دلائل۔ ان تمام فرقوں کو سننا کر دیکھ لیں۔ وقتی طور پر تائید میں آنکھیں مٹکائیں تو
مٹکائیں۔ مگر اُس ہی مجلس سے ہٹنے کے بعد فوراً۔ پھر وہی مُرعی کی ایک ٹانگ کہتے
نظر آئیں گے۔ کیونکہ یہ سفید ہوں تو ان پر آسانی سے رنگ چڑھے البتہ کالا
مزید کالا رنگ تو قبول کر لیتا ہے مگر کالے رنگ پر کوئی اور رنگ غلبہ حاصل نہیں کرتا
سوائے اُس کے جس پر اللہ کی خاص رحمت ہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
یہاں چند ای شرک کے متعلق مزید جواب عرض کئے جاتے ہیں۔

اگر بالفرض دلیوبندی بھی شرک کی تعریف و وضاحت مسلک
اہلسنت کی مثل ہی کریں کہ۔ جو صفت اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہو وہ مخصوص صفت
کسی اور کو ماننا شرک ہے۔ پھر وہابی۔ دلیوبندی وغیرہ۔ شرک کی اس وضاحت
کی بنا پر۔ مُردہ کو پکارنا شرک کیوں الپتے ہیں؟ کیا مُردہ صفت بھی ان۔
گستاخانِ رسول کے ایمان میں اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے؟ جو دوسروں کے لئے
شرک قرار دیتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تب دنیا کے تمام دلیوبندیوں وغیرہ سے سوال
ہے کہ۔ پھر مُردہ کو پکارنا شرک کس وجہ سے ہوا؟

پھر دنیا کے تمام مسلمان۔ دلیوبندیوں کے نزدیک مُشرک کیوں ہوئے؟
اور دلیوبندیوں کے نزدیک مُردہ کو پکارنا اللہ تعالیٰ کی ہی مخصوص صفت کیوں ہے؟
جبکہ خدا کی صفت مُردہ نہیں۔ حقی یعنی خدا تعالیٰ کی صفت زندہ ہے۔
وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اگر اپنے مذہبی شرک کے مشن کو دلیوبندی زندہ
رکھنا چاہتے تھے۔ تب زندہ کو پکارنا اپنی عادت و خصلت کے اعتبار سے شرک
نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت زندہ بتا کر خدا کو ہی پکارنا جائز اور

خدا کے علاوہ کسی زندہ کو پکارنا۔ گستاخانِ رسول کیلئے شرک کہنا آسان ہوتا۔ مگر شرک کہا بھی تو مُردہ کو پکارنا شرک کہا۔ جبکہ۔ ان وہابیوں۔ مودودیوں۔ ندویوں۔ سلفیوں۔ نجدیوں۔ دیوبندیوں کے علاوہ کسی بد سے بد مذہب میں مُردہ صفت خدا کی نہیں۔ اگر دیوبندیوں وغیرہ کے نزدیک بھی مُردہ صفت خدا کی نہیں۔ پھر مُردہ کو پکارنا شرک کس وجہ سے ہوا ہا۔

گستاخانِ رسول کی۔ ٹولیوں نے سورۃ یونس آیت ۱۰۶ میں وَلَا تَدْعُ کَاسِ جَلْجَلٍ مَّوْتٍ۔ پکارنا کیا ہے۔ دیکھئے ان کے تراجم۔ اور تقویۃ الایمان ۳۱ قارئین!۔ جب کہ وَلَا تَدْعُ کے معنی اس جگہ عبادت اور بندگی کے ہیں۔ اگر ان گستاخانِ رسول ٹولیوں کی مزید خیانتیں دیکھنا مقصود ہوں تب علامہ اختر شاہ ہمایونی کی کتاب "المشعل" راہ صفحہ ۳۱۹ تا ۳۵۷ مطالعہ فرمائیں۔ یا۔ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی کتاب "قرآن شریف" کے غلط ترجموں کی نشاندہی مطالعہ فرمائیں پہلے یہ دیوبندی بانی۔ ترجمہ میں خیانت کرتے ہیں۔ پھر اس سے سینکڑوں ہزاروں شرک جنتے ہیں۔ یہ بدخصالت۔ وہابی فرقہ کی تمام ٹولیوں کی ہے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ [سورۃ یونس ۱۳۰]

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے

بیشک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی جرأت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ مذکورہ آیت کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی۔ اس سے آگے ۱۰۶ آیت کا غلط ترجمہ کر کے اللہ عزوجل کی آیت کو جھٹلایا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ صرف اس ہی جرم سے روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی پکڑے نہیں بچ سکتے۔ اپنے خود ساختہ شرکوں کا نشانہ دنیا کے مسلمانوں کو

بنانے والے یہ گستاخانِ رسول ہر ہر شرک کا پس منظر اس ہی طرح کارکھتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہابیوں دلیوبندیوں کے اس فعل میں ہندو عیسائی۔ اور یہودی شیطانوں کا ہاتھ ہو۔

کیا زندہ کو پیکارنا شرک ہے؟ **جواب ۲:** — زندہ کو پیکارنے کے سلسلے میں آپکا انیس پہلے

ہی بتا چکا ہے کہ اگر زندہ کو پیکارنا شرک ہو یا۔ تب بھی۔ ماں۔ باپ۔ بھائی۔ بہن۔ عزیز واقارب۔ رشتہ دار۔ دوست۔ احباب۔ حاکم۔ یارِ عیت زندہ کو پیکار کر کوئی۔ وہابی۔ دلیوبندی۔ اس شرک سے نہ بچ سکے گا۔ حتیٰ کہ زندہ کو پیکار کر عام مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ۔ ولی۔ نبی۔ بھی ان گستاخانِ رسول دلیوبندیوں کے نزدیک مشرک ٹھہرتے ہیں۔ بلکہ ان گستاخانِ رسول کے نزدیک اللہ رب العزت بھی۔ کہ اس نے بھی قرآن حکیم میں زندہ کو۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ۔ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ۔** ترجمہ: اے غیب بتلانے والے! (نبی)۔ لے رسول!۔ اے ایمان والو!۔ اے لوگو!۔ کہہ کر ان کو اللہ رب العزت نے یا کے صیغے سے پیکارا۔ جو اُس وقت زندہ تھے۔ اور اُن کو بھی جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔ **اگر دلیوبندی یہ کہیں کہ اُمتوں۔ اور ناس سے مراد اُس وقت کے ہی زندہ ایمان والے۔ یا زندہ لوگ انسان ہی ہیں۔ تب ان سے اے اسلام! بھائیو! کہیں کہ اگر اللہ رب العزت نے زندوں کو ہی پیکارا۔ تب معاذ اللہ کیا اللہ عزوجل نے تمھارے نزدیک شرک کیا یا؟** کہ زندہ اللہ ہی کی صفت ہے۔ بس اللہ ہی کو پیکارتا۔ **جب کہ۔ اللہ رب العزت حتیٰ۔ زندہ ان معنی میں ہے کہ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہمیشہ باقی رہنے والا۔ اور وہ خود زندہ ہے۔ اس کو کسی کی عطا سے زندہ ہونا حاصل نہیں۔ اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی زندگی عطا کرتا**

ہے۔ اور تمام مخلوق فانی ہے۔ اگر وہابی دلیوبندی۔ التدریب العزت کی جب کسی صفاتی اسم کی آڑ میں تمام مسلمانوں کو مشرک بیان کرتے ہیں۔ اگر اُس وقت مندرجہ بالا مذکورہ وضاحت بھی بیان کریں تب کسی سنی کو بھی کوئی شکایت نہ ہو۔ اور نہ کسی مسلمان کو مشرک کہنا پڑے۔ مگر جو قصد مسلمانوں کو مشرک بتانے کی غرض سے۔ التدریب العزت کے صفاتی نام کی آڑ لیتے ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسم کی مذکورہ وضاحت کیوں بیان کرنے لگے ہا۔ انگریزوں اور یہودیوں کی بتائی ہوئی ریت سے کیوں باز رہنے لگے ہا۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی ہمدردیوں کا۔ وہابیوں دلیوبندیوں کے سر سے سایہ ہٹ جائے گا۔

جواب ۷:۔ فارغین کرام!۔ سورۃ احزاب کی آیت ۵۶ میں۔ دُرُود اور سلام خوب یعنی کثرت سے مشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے کا اپنے اپنے رب کا حکم مطالعہ فرمایا۔ اور مسلمانوں کا۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ میں۔ صَلَاةٌ یعنی دُرُود۔ اور وَالسَّلَامُ یعنی سلام پر عمل شب و روز آپ سُنّتے اور دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ مناسب جانا کہ مخالف فرقے یعنی دلیوبندیوں کے پیشوا کی ایک عبارت پیش کر دی جائے۔ گو کہ گستاخانِ رسول کی فطرت میں ہے کہ کتنے ہی دلائل قرآن و حدیث سے دیدیئے جائیں۔ اور ان کے اپنے بزرگوں کے اقوال دکھادیئے جائیں پھر بھی کچھ نہ کچھ۔ مَن، مَن، حیل حجت کرتے ضرور ہیں۔ اور ان کے وہی یہودہ سوال پھر سادہ لوح سنیوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ان من گھڑت شہرک پر ایک ضرب اور ہے۔ چنانچہ دلیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے امیر۔ اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے شیخ الحدیث اپنی کتاب تبلیغی نصائب کے حصہ فضائل دُرُود کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ۔

بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درودِ سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی بجائے — السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ — السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ — وغیرہ کے — الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ — الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ — اسی طرح آخر تک السَّلَامُ کے ساتھ الصَّلَاةُ کا لفظ بھی پڑھا کر زیادہ اچھا ہے۔ — تبلیغی نصاب فضائل درود صفحہ ۲۴ —

ابنِ بغضِ نبی مُلاحِظہ فرمائیں کہ — مولانا کے مرنے کے بعد ان دیوبندیوں نے تبلیغی نصاب کے نزدیک ڈکیشن میں — یہ عبارت نکال دی —

جواب ۸: — قُلْ يُعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ط — ترجمہ: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے جانوں پر زیادتی کی ہے — اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو —

قاری عین کرام! — اس آیت مبارکہ میں — اللہ جلّ شانہ دیوبندیوں کے نزدیک — اپنے محبوب سے کتنا بڑا شریک کر رہا ہے! قُلْ يُعْبَادِيَ محبوب! تم فرماؤ کہ — اے میرے بندو! — کیا یہ نہ اقیامت تک پیدا ہونے والوں کے لئے نہیں ہا — کیا اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے اُسی وقت تک تھے ہا — اور کیا بعد میں سب نیک متقی ہی فوت ہوئے ہوں گے ہا — کیا یہ آیتِ کریمہ دُنیا بھر کے مسلمانوں کو جمع کر کے پڑھی گئی ہا — اور کیا اُس وقت کوئی مسلمان حضور علیہ السلام سے دُور نہیں تھا ہا — جو بزرگ انتقال کر گئے کیا اُن کو یا بھہ کر نہ اکرنا آسان ہے ہا — یا اُس کے مُقابلہ پر جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہا — کیا اُن کو پکارنا — یا نہ اکرنا آسان ہے ہا — جب ان دیوبندیوں دیوبندیوں کے نزدیک — اللہ کے سوا کسی کو نہ اکرنا — پکارنا شرک ہے تب

قُلْ يَا عِبَادِيَ، تم فرماؤ!۔ یعنی ندا کرو۔ پکارو۔ اے میرے بندو! اس طرح ان گستاخوں کے نزدیک شرک کرانے والا رب۔ اور اس پر عمل کرنے والے نبی۔ (معصوم)۔ بھی معاذ اللہ کیا ان گستاخانِ رسول کے نزدیک مُشرک نہیں ٹھہرے ہا۔ لاحول ولا قوۃ۔

میرے پیارے املائی بھائیو!۔ کیا ایسے عقیدے والوں پر لعنت نہ بھیجنا چاہیے ہا۔ جن کے نزدیک معاذ اللہ خود خدا۔ اور اُس کے محبوبِ عظیم بھی مُشرک ٹھہریں۔ اس آیتِ کریمہ میں آقا و مولا قیامت تک کے گنہگاروں کو اپنے بندے کہہ کر پکار رہے ہیں۔ (جس کے معنی غلام اور بیٹے کے بھی ہیں) بلکہ اُن کا رُج ہلوا رہا ہے۔ مگر انگریزوں کے اشاروں پر۔ سرحد کے مسلمان پٹھانوں کا قاتل اسماعیل ہلوی تقویۃ الایمان ہیں۔ اور اشرِ فاعلی تھا نوئی۔ حفظ الایمان میں حضورِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دینے والا۔ کتابِ بہشتی زیور میں شرک کے باب میں۔ عبد التبی۔ عبد الرسول۔ غلامِ نبی۔ غلامِ رسول وغیرہ وغیرہ جیسے ناموں کو شرک لکھ رہے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں عبد کی جمع عباد کہہ کر اپنے محبوبِ کریم رُوفِ رحیم سے پکاروا رہا ہے۔

یَا عِبَادِی کہہ کے ہم کوشا نہ ◆ اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا مزید تفصیل کتابِ احکامِ عقیقہ اور بچوں کے اسلامی نام میں ملاحظہ فرمائیں۔ جواب ۹: اگر دیوبندی مذکورہ آیتِ کریمہ کی دلیل پر یہ کہیں کہ حضور علیہ السلام کو تو اختیار تھا کہ قیامت تک کی مسلمان گنہگار اُمت کو پکاریں۔ اور پکاریں بھی ان کو عبد کی جمع عباد یعنی بندوں غلاموں کہہ کر مگر اُمتیوں کو حق نہیں کہ اپنے آقا کو پکاریں۔ اور نہ خود کو حضور کا بندہ۔ غلام کہنے کا اختیار ہے۔ تب آپ ان سے دریافت کریں کہ یہ اصول۔ وہابیہ دیوبندیہ کے فتوؤں کو جھوڑ کر۔ کسی

بھی مسلمان عالم کے فتاوے میں کیا دکھاسکتے ہیں ہا۔ کہ تمام گنہگار مسلمانوں کو پکارنے یعنی خدا کا شریک۔ یا خدا سمجھنے کا (بقول وہابیہ کے)۔ اللہ اور اُس کے محبوب کو تو اختیار ہے۔ مگر گنہگار امتی کا خدا کے سوا کو پکارنا یعنی اپنے شفیق مہربان غمخوار پیارے نبی کو پکارے یا اُن کا کوئی خود کو بندہ۔ غلام کہے تو۔ بقول وہابیہ۔ شرک ہے ہا۔

یَا عِبَادِیٰ کہے تم کو شاہانے ♦ اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

جواب ۱۰: تمام دیوبندی اور وہابی۔ یعنی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیروکار و مقلد۔ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی جس کے نقش قدم پر چلا۔ جس کی کُتب کا مطالعہ کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی۔ جس کا مُقلد بنا۔ وہ ہے ابن تیمیہ جس کو حضور علیہ السلام کے روحِ النور کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے کو شرک کہنے اور لکھنے کی وجہ سے علمائے عالم اسلام کے احتجاج پر گرفتاری اور جیل میں ہی موت نصیب ہوئی۔ ہم وہابیہ کے دادا پیر ”ابن تیمیہ“ کا نظریہ نقل کرتے ہیں

نظریہ ابن تیمیہ

جب ہم نبی اکرم۔ رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب کریں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اس معاملہ میں۔ اللہ تعالیٰ کے ادب اور طریقہِ ندا پر کاربند ہوں۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ
بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا

تم نبی الانبیاء علیہم السلام والثناء کے
خطابِ ندا کو اس طرح نہ سمجھو جیسے
کد ایک دوسرے کے خطابِ ندا
کو سمجھتے ہو

لہذا ہم بوقتِ ندا و پکار۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

نہیں کہیں گے جس طرح کہ ایک دوسرے کو ندا کرتے وقت پکارتے

ہیں بلکہ ہم یا رسول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ کے القابات سے پکاریں گے۔ اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کو ان کے ذاتی نام لے کر پکارا۔

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَنَرٌ وَجُكُمُ الْجَنَّةَ۔ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں ٹھہرو۔

يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اُمَمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ۔ اے نوح اپنی کشتی سے اتر آؤ ہماری طرف سلامت اور برکات کیساتھ

يَا مُوسٰى اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِاٰيٰتِنَا اِنَّا نُرِيكَ اٰيٰتِنَا اِنَّا نُرِيكَ اٰيٰتِنَا۔ اے موسیٰ بیشک میں ہی تیرا رب ہوں۔ اے عیسیٰ میں تمہیں (اپنی مدتِ عمر پوری کر لینے پر بالآخر) فوت کھڑی ہوں اور اپنی طرف اٹھانیوالا ہوں۔

يَا اِيُّهَا النَّبِيُّ۔ يَا اِيُّهَا الرَّسُوْلُ۔ يَا اِيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ اے نبی! اے رسول! اے مضمحل!۔

المُدَّثِّرُ۔ کے القابات سے پکارا۔ لہذا ہم اس امر کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کے خطابِ بندگان میں ادب و تعظیم پر مشتمل انداز اختیار کریں۔

ماخوذ: شواہد الحق ص ۷ علامہ یوسف بن جمیل نہانی

قارئین کرام!۔ اب آپ ہی کی عدالت میں استغاثہ ہے فیصلہ فرمائیں کہ کیا ہم ان۔ دہائیوں۔ دیوبندیوں۔ مودودیوں۔ اسرائیلیوں۔ ندویوں۔ اور غیر مقلدوں کو مشرک کہیں کہ انہوں نے اپنے امام و پیشوار۔ ابن تیمیہ کو مندرجہ بالا عقیدے پر مشرک نہ لکھا۔ نہ جانا۔ یا ان کے دادا پیر و استاد ابن تیمیہ کو مشرک سمجھیں؟

By Anis Ahmed Noori

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

وہابیوں کی بونڈیوں کے سر و مُرشد مولانا حاجی امداد اللہ صاحب
کا یا رسول اللہ کہنا اور یا محمد مصطفیٰ کہہ کر فریاد اور مشکل کشا کہتے

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں بس اب چاہو ڈباؤ یا تر او یا رسول اللہ
اگر چہ ہوں نہ لائق وال کی امید ہے تم سے کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امداد عاجز کو

بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

اے رسولِ کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

آپ کی اُفت میں میرا یا نبی حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے

سختِ مشکل میں پھنسا ہوں آج کل

اے مرے مشکل کشا فریاد ہے

□ حاجی امداد اللہ جہادِ اُلمرغ نالہ امدادِ غریب صفحہ نمبر ۲۱ □

● وہابیوں کے مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اپنی کتاب کے اختتام پر لکھتے ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ مَنْ وَجَّهَكَ الْمُنِيرُ لَقَدْ نَوَّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمَكِّنُ الشَّيْءُ كَمَا كَانَ حَقٌّ بَعْدَ أَنْ خَدَّ بَرْكَ تَوْفِي الْقَصَّةِ مُحْتَضَرُ

□ ہادی السبیل المعروف مہر سبیل صفحہ ۲۷ □

قارئین کرام!۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ پیکار نے کو شرکِ شہر کا رُطّا

لگا کر دنیا بھر کے مسلمان۔ اور نہ صرف وہابیہ دیوبندیہ کے اپنے بزرگ بلکہ اللہ تعالیٰ

کے نبی ولی، حتیٰ کہ خود خالق کائنات بھی ان گستاخانِ رسول کے نزدیک کیا مُشرک

نہیں ٹھہرتے ہا۔۔۔ □ مَعَاذَ اللہ □

- مکر ۲۰: — سٹی جو یارِ رسول اللہؐ کہہ کر پکارتے ہیں۔ کیا آواز پہنچ جاتی ہے۔
 مکر ۲۱: — کیا دور ولے زندہ — یا — انتقال شدہ آواز سُن لیتے ہیں۔
 مکر ۲۲: — کیا وہ کسی بھی طرح کی مدد کر سکتے ہیں۔

جواب: — دُرود شریف کے آخری لفظ یا رسول اللہؐ کی ادائیگی کا سبب — آقا و مولیٰ نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ سبکس پناہ میں نذرانہ پیش کرنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنی طرف خصوصاً توجہ بھی مقصود ہوتی ہے۔ یا کسی مشکل میں حاجت روائی مطلوب ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کا وسیلہ محبوب — جس کی وجہ سے یا رسول اللہؐ کی گہرائی سے نکلتا ہے۔ جس پر مہابہ دیوبندیہ کی تمام ٹولیاں تھک اور خدا جل نے کیا کیا الابلہ بکتی ہیں۔
دُور سے سُننے کی قوت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایسی سُننے کی قوت عطا فرمائی ہے کہ ہزاروں ہی

نہیں لاکھوں کروڑوں میلوں کی دُوری سے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آواز سُن سکتے ہیں۔ شبِ معراج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساتوں آسمانوں سے اُپر تھے۔ اور آپ کے صحابی ”نعیم خاتم“ زمین پر — حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنی دُور سے اُن کے کھانسنے کی آواز سُن لی تھی۔ اسی وجہ سے اُن صحابی کو ”خاتم“ کہا جاتا ہے۔ یعنی کھانسنے والا۔ — طبقات لابن سعد صفحہ ۱۳۸ جلد ۲ —

جب جدّت میں اتنی دُور سے سُن سکتے ہیں۔ تو یہاں فرشِ زمین پر ہی فرشِ زمین سے سُننا کیا بعید — ہا۔

جواب ۲: — لَا يَخْطِمْكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ سُوْرَةُ نَمْلِ ترجمہ: ”تھیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور اُن کے لشکر بے خبری میں“ قَتَبَسَمَضَاحُکْاؕ تو اُس کی ماس سے مسکرا کر منسے۔ تین میل دُور سے حونٹوں کی آواز سُن کر کھلا

حضرت سلیمان علیہ السلام تین میل دُور آواز سُن کر مسکرائے۔ اور پھر اپنے لشکر کو ٹھہر جانے کا حکم دیا۔ تاکہ وہ چیونٹیاں بلوں میں گھس جائیں۔ آج کے دُریں باریک سے باریک چیز دیکھنے کے آلے ایجاد ہو گئے۔ مگر چیونٹی کی آواز قریب سے بھی سُننے کے آلے تیار نہیں ہوئے۔ چیونٹی نے جس تکلیف کا تذکرہ کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دُور وہیں لشکر کو ٹھہرا کر۔ اشرف المخلوقات نہیں بلکہ چیونٹیوں تک کی تکلیف دُور یعنی مُشکل کشائی کی۔ □ سورہ نمل □

جواب ۳: قرآن وحید گواہ ہیں کہ فرشتے۔ انبیائے کرام۔ اور رسل علیہم السلام کے سر مبارک کے کان۔ عوام الناس کی زبان کی باتوں کو۔ اور دل مبارک کے کان۔ عوام الناس کی دل کی فریادوں کو سُن لیتے ہیں۔
۱۔ اِنَّ رُّسُلَنَا یُکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ ۝۵۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہاری خفیہ تدبیروں۔ یعنی مکروں کو لکھ رہے ہیں۔ □ سورۃ یونس آیت ۲۱ □
۲۔ وَالْعِشْرِ یُرِیْدُوْنَ وَجْهًا ۝۵۔ یعنی صبح شام اُس کی رضا چاہتے ہیں۔ (انعام آیت ۵)
۳۔ وَالْعِشْرِ یُرِیْدُوْنَ وَجْهًا ۝۵۔ یعنی صبح شام اُس کی رضا چاہتے ہیں۔ (کہف آیت ۲)
ان مقدس آیات میں۔ حضور علیہ السلام کو حکم باری ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ اُن سے اپنی جان مانوس رکھو۔ رضا دل سے ہی چاہی جاتی ہے۔ اور جو دلی کیفیات پر مطلع نہ ہو۔ پھر کیسے۔ اللہ کی رضا اور اللہ سے غافل دل میں فرق کرے گا۔ ہا۔

۴۔ وَسَیَرَاللّٰهُ عَمَّا کُمْ وَرَسُوْلًا ۝۹۲۔ یعنی۔ اور اب اللہ رُسول تمہارے کام دیکھیں گے۔ □ سورۃ توبہ آیت ۹۲ □۔ دل سے اچھی یا بری نیت کیجائے تو وہ بھی اعمال میں داخل۔ انبیائے کرام کے دُور سے سُننے کی قوت کے منکرین۔ اگر قرآن وحید کی بات نہیں ملتے تو اپنے بڑوں کے مرنے کے

بعد بھی۔ بغیر کسی کے پکارے دُور سے نہ صرف سُننے بلکہ قبر چیر کر مشکل کُشائی کرنے والی حکایات کا مُطالعہ فرماتے کیلئے دیکھیں کتاب زلزہ مصنف علامہ ارشد القادری۔ خواہوں کی بارات مصنف محمد منصور علی قادری۔ اور مزید معلومات درکار ہو تو دیکھیں کتاب مقیاس حنفیت۔ مقیاس دہابیت۔ دیوبندی مذہب۔ وہابی مذہب۔ الْأَمْنُ وَالْعَالِی۔ حیاۃ الموات فی بیان سماء الْأَمْوات۔ شواہد الحق۔

شواہد میرے دعوے کے ہیں ارشادات قرآنی

تھارا جھوٹ ظاہر ہو چکا ہے اب تو باز آؤ!

مردہ پرندوں کا سُننا | جواب ۴: انبیائے کرام۔ اولیائے کرام

والوں پر جنگل کے پرندے بھی ہنستے ہوں گے کہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن چار پرندوں کا مکس قیمہ۔ پہاڑ کی چار چوٹیوں پر رکھ کر۔ پھر اپنی جگہ واپس پہنچ کر۔ اُن پرندوں کو پکارا۔ پھر اُن پرندوں کا مرنے کے بعد پکار کو سُننا۔ پھر اس پر عمل کرنا۔ دوڑتے ہوئے بغیر سروں کے چاروں پرندوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا۔ سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۶۔ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ مزید تفصیل اسی کتاب میں بیشتر مکر ۱۹ کے جواب ۴ میں۔ یا سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۶ کے ترجمہ تفسیر نور العرفان میں مُطالعہ فرمائیں۔

اے وہابیو کی تمام ٹولیو! حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تمھارے خود ساختہ شُرک کا کس طرح کچھ مرنے والا۔

جواب ۵: وہابیو! دیوبندیو! مُردہ کے سُننے پر اعتراض کر نیوالو! اس کا جواب دو کہ قبر میں سوال زندہ سے ہوتا ہے یا مُردہ سے ہا۔ قبر میں جواب مُردہ سے ہوتا ہے یا زندہ سے۔ سوال زندہ سے ہوتا ہے یا مُردہ سے۔

کردہ شرک۔ کیا شرک نہیں رہتا ہا۔
جواب ۶: اے وہا بیوا۔ دلپندی کی تمام ٹولیو!۔ اب تم بتاؤ قبر کے
 تیسرے سوال میں۔ ذالک ہے یا ہذا ہے۔ ذالک دُور کیلئے۔ اور ہذا
 قریب کے کیلئے بولا جاتا ہے۔ اگر ہذا ہے۔ تب تیسرے سوال کے معنی
 ہوئے کہ۔ اس ذاتِ مقدس کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ ہا۔ اُس وقت تم
 ہی کیا ہا۔ تمام ہی منافق گستاخانِ رسول۔ منکر نکیر کے سوال سوم کے جواب میں
 لا اذریٰ میں نہیں جانتا کہیں گے۔ ایسے بد بختوں کی قبریں پہلے جنتی کھڑکی
 کھول کر بتایا جائیگا کہ۔ اس ذاتِ مقدس کو جانتے۔ پہچانتے۔ تعلق رکھتے ہوتے
 توقیامت تک تمہاری قبر میں جنت کی کھڑکی کھلی رہتی۔

اور جو اپنے آقا و مولیٰ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہے گا کہ۔ مَر کے
 پہنچا ہوں یہاں اس دِلربا کی واسطے۔ یا کہے گا کہ۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لا کھوں سلام
 یا کہے گا کہ۔ یہ تو میرے آقا۔ میرے مولیٰ۔ میرے پیارے نبی۔ اللہ تعالیٰ کے
 پیارے محبوبِ اعظم ہیں۔ تو پہلے دوزخ کی کھڑکی قبر میں کھول کر بتایا جائیگا کہ
 اگر گستاخانِ رسول کی طرح۔ لا اذریٰ کا سبق سنا تا تو یہ کھڑکی قیامت تک کھلی رہتی
 مگر اللہ تعالیٰ کے محبوب سے محبت کی وجہ سے جنت کی کھڑکی کھول کر کہیں گے کہ
 تم اس طرح سو جاؤ جس طرح پہلی رات کی دلہن سوتی ہے۔ (دلہن آنکھیں بند کر کے لیٹی
 ہوتی ہے کہ میرا محبوب اُٹھائے گا۔) **الحاصل:** گستاخانِ رسول کی قبر
 کو دوزخ۔ اور اللہ تعالیٰ کے محبوبِ اعظم کے غلاموں کی قبر کو جنت بغیر پکارے ہی
 تشریف لا کر کون بنا رہا ہے ہا۔ زندہ یا انتقال شدہ ہا۔ ایک دُور کے ساتھ
 بھی نہیں بلکہ بیک وقت سو سو پانچ۔ پانچ سو پر خدا داد اختیار کرتے کون استعمال
 بنا رہا ہے ہا۔ زندہ یا انتقال شدہ ہا۔

ابو جہل کی لعش | جواب ۷: ایک دیو کی بند یوں کے گھر کا بھی واقعہ ہو جائے۔ غزوہ بدر میں فسطح کے بعد مسلم لعشوں کو دفن

اور کفار کو گڑھے میں پھینکنے کے سلسلے میں جب آقا و مولیٰ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو جہل کے کٹے ہوئے سر کے پاس تشریف لائے۔ تب آپ نے اُسے ہونٹوں پر چھڑی کا سر رکھ کر دریافت فرمایا۔ کہ تم اپنی مراد کو پہنچ گئے یا وغیرہ وغیرہ۔ اس پر صحابہ کے مجمع میں سے آواز آئی کہ۔ یا رسول اللہ! جس مردے سے کلام فرما رہے ہیں کیا وہ سُن رہا ہے؟ (تب فوراً حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تعجب سے اس طرح کہہ دیا کہ نبی کے فعل پر اعتراض کرنیوالا کون ہے؟ مگر جب سائل حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا۔ تو جان گئے کہ یہ اپنے لئے نہیں بلکہ قیامت تک اعتراض کرنیوالوں کا منہ بند کرنے کی غرض سے دریافت کرنیوالے ہیں) تب جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں سُن رہے ہیں۔ زبان کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ صرف اس پر پابندی ہے۔ تم ان سے زیادہ نہیں سُن رہے۔

یہ تو کافروں کے سردار۔ اور اُس کا جس کو آقا و مولیٰ نے ابو جہل فرمایا۔ جس نے بے انتہی اللہ کے محبوبِ عظیم کو تکالیف و صدمات دیئے۔ کا عالم ہے کہ وہ سُن رہا ہے مسلمان مومن ولی شہید صدیق نبی پھر سردار الانبیاء کے۔ سُن رہے کا عالم کیا ہو گا؟

دور نزدیک سے سُن رہے والے وہ کان • کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جواب ۸: حدیث قدسی ہے کہ

مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ
إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أَحَبُّهُ
فَإِذَا أَحَبَّهُ فَكَذَّبْتُ سَمْعَهُ
میرا بندہ نوافل سے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں
تک کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔ جب میں اس سے
محبت کرتا ہوں۔ تو میں اُس کی قوتِ سماعت کو جاتا ہوں۔

الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرُهُ
الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَا
الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا
رِجْلَاهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا
جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوا
جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور ہاتھ بن جاتا ہوں جس
سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے
وہ چلتا ہے۔ [مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷]

وہابیہ دیوبندیہ کی تمام ٹولیوں کے مکروں پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر تو کوئی
بھی واقف نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے اسی وجہ سے گستاخانِ رسول وہابیہ
دیوبندیہ کی تمام ٹولیوں کے خود ساختہ شُرکوں کی اس حدیثِ قدسی نے کمر توڑ کر
رکھ دی۔ اب وہابیہ دیوبندیہ کی تمام ٹولیوں کو اپنے اُستاد پیر بزرگوں کو
جو عمل عقائد مذکورہ حدیث کی روشنی یعنی آڑ میں جائز۔ اور وہی عمل عقائد نبی
ولی مومن مسلمان کے لئے شرکِ کبیر و طیفہ بند کرنا چاہیے۔
کہ۔ اس حدیثِ قدسی نے ہر قسم کے سنت پر اعتراضات کا جواب عنایت فرمایا۔
ناظر یعنی ہر قسم کے دیکھنے کے علم پر اعتراضات کا جواب عنایت فرمایا۔ ہاتھ سے
حاجت روائی اور مشکل کشائی پر اعتراضات کا جواب عنایت فرمایا۔ حاجت روائی
اور مشکل کشائی کے سلسلے میں دُور۔ دراز حاضر ہونے پر اعتراضات کا جواب عنایت
فرمایا۔ گستاخانِ رسول پھر بھی اعتراضات کریں تو پھر وہ اپنی عادتِ بد سے مجبور ہیں۔
البتہ تمام مسلمانوں کو شرک کہنے۔ اور اپنی بدنہی میں شریک کرنیکا کسی بھی صورت
ان گستاخانِ رسول کو حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین۔ حکومتِ اسلامی
اس قسم کی تشہیرِ برگستاخانِ رسول کو عبسرتِ ناک نرا دے۔

جواب ۹: سورۃ نسا میں۔ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ۔ تمام دنیا کی دولت
قلیل ارشاد فرماتے والے اللہ رب العزت نے سورۃ کوثر میں ارشاد فرمایا کہ
إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ اے محبوب! بیشک ہم نے تجھیں بیشمار خوبیاں

عطا فرمائیں۔ کوثر عطا کیا۔ ایک نہیں۔ کثرت نہیں۔ کثیر نہیں۔
اکثر نہیں۔ کثا نہیں۔ بلکہ کوثر عطا فرمایا۔ جو خلق کی عقل و فہم سے دراز۔
کثیر زیادہ۔ اکثر بہت زیادہ۔ کثا بہت ہی زیادہ۔ کوثر بے حد زیادہ۔ کئی
قسم کے زائد۔ اولاد کثیر۔ اُمت کثیر۔ آب کوثر خیر کثیر۔ کمالات کثیر
اختیارات کثیر۔ غرض کہ اپنے محبوبِ اعظم کو کوثر عطا فرمایا۔ اس کوثر کا اندازہ اس کے
لگائیں کہ تمام دنیا کی دولتِ قلیل۔ اس قلیل کے مقابلہ پر کثرت۔ کثیر اکثر۔
کثا۔ اور پھر دولتِ کوثر کی عظیم الشان بڑگی۔ ہا

دہا بیہ دل و پند یہ کایہ کہنا کہ یہ بھی دیدیا۔ وہ بھی دیدیا۔ کچھ اللہ کے پاس بھی
رہنے دو گے یا نہیں ہا۔ تو میرے پیارے سنی بھائیو! آپ اُن سے کہیں کہ
جو کچھ بھی اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کو دیا۔ کیا تمہارے نزدیک وہ دی گئی چیز
اللہ تعالیٰ کی ملکیت نہ رہی ہا۔ یا خدا کی حمدی سے کیا باہر ہو گئی ہا۔ جس نبی۔ ولی کو
جو چیز بھی دی گئی۔ تمہارے نزدیک وہ نبی۔ ولی کیا خدا کی ملکیت نہیں ہا۔ جب
نبی ولی۔ اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ تو ان کی عطائی ملکیت بھی اللہ ہی کی ہیں۔
اے دہابیوں کی تمام ٹولیو! اللہ تعالیٰ دینے والا۔ اُس کے محبوب لینے والے۔ تم
کیوں غم میں سوکھ سوکھ کر رہا آگے ہو رہے ہو ہا۔ اختیارات کثیر سے حضور علیہ السلام
سامنے سے پشت کی سمت سے۔ دائیں بائیں۔ اوپر نیچے یکساں دیکھتے ہیں۔

□ مدارج النبوة شریف شیخ عبدالحق محدث دہلوی □

آقا و مولیٰ جب زمین سے اُپر نظر فرمائیں تو عرش کی خبریں دیں۔ اور عرش پر جلوہ
فگن ہوں تو حضرت سیدنا بلال کے جوتوں کی آواز سن لیں۔ دہا بیو! پھر تم یا تمہارے
دلی دوستوں کی کیا حیثیت ہا۔ اور پکار سنا تو آج بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
دربار کے خدام۔ فرشتوں تک کا کام ہے۔ حاجت روائی۔ مشکل کشائی۔

گناہگار غلاموں کی شفاعت فرمانا۔ اُسی خدا داد اختیارات کا دوسرا نام کوثر عطا ہونا،
 سرِ عرش پر ہے تری گزر۔ دلِ فرش پر ہے تری نظر!
 ملکوتِ مُلک میں کوئی تھے۔ نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

مشکل کشائی | جواب ۱۰: جیسا کہ ہم پہلے بھی تحریر کر چکے ہیں کہ۔
 دُرُود شریف کے آخری لفظ۔ یا رسول اللہ کی ادائیگی

کا سبب مخاطب کے صیغہ سے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں
 نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنی طرف خصوصی توجہ بھی مقصود و
 مطلوب ہوتی ہے۔ تب دُرُود شریف کا آخری لفظ۔ یا رسول اللہ پُر
 سوز انداز میں۔ دل کی گہرائی سے فطرت کے مطابق ادا ہوتا ہے۔ معترضین نے
 اعتراض کے لئے مختصر اور بہت ہی مختصر عرض ہے کہ ”مُشکل کشاء“
 صفت ایسی نہیں جو قرآن و حدیث نے صرف اللہ رَبُّ العزت کے لئے مخصوص کر دی
 ہو۔ اور دوسروں کے لئے شریک کر دی ہو۔ بلکہ یہ لفظ خالق و مخلوق دونوں
 کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ البتہ خالق کے استعمال ہونے کی صورت میں۔
 اس کے جو معنی ہوتے ہیں۔ مخلوق کیلئے وہ معنی مُراد نہیں لئے جاتے۔ اس کیمثال
 ایسے ہے جیسے۔ رُؤف۔ رحیم۔ کریم۔ سمیع۔ بصیر۔ حُجّی۔ وغیرہ متعدد الفاظ
 قرآن و حدیث میں خالق و مخلوق دونوں کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔ مگر ہر جگہ
 معنی الگ الگ ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے کہ۔ آپ بندوں
 پر سے اُن کے بھاری بوجھوں۔ اور سخت تکلیفوں کے پھندوں کو اُتارتے ہیں ایت ۱۵۷
 دوسری جگہ ارشاد باری ہے کہ۔ ترجمہ: ”اور انھیں (جہل و کفر کی) اندھیریوں
 سے نکال کر (علم ایمان کے) اُجلے میں لاتے ہیں“۔ سورۃ ابراہیم ایت ۱
 تیسری جگہ ارشاد باری ہے کہ۔ ترجمہ: اہلِ حاجت کو اپنے فضل سے غنی

کرتے ہیں۔ [سورۃ توبہ آیت ۷۴]۔ مذکورہ آیات سے حضور علیہ السلام کیلئے بہت بڑی شان
 ”مشکل کشائی“ ثابت ہوتی ہے۔

چوتھی جگہ ارشاد باری ہے۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی قوم
 جب دریا اور فرعونی لشکر کے درمیان گھر کر آپ سے فریادی ہوئی۔ تو حکم ملا کہ
 دریا پر اپنا عصا مار۔ اُس سے دریا پھٹ گیا۔ راستے نکل آئے۔ بنی اسرائیل
 دشمن سے بچ کر چلے گئے۔ پنجم: پھر فرمایا۔ وَأَسْرَثَ الْبُحُرِ هُوًّا۔ دریا
 کو یونہی جگہ جگہ سے کھلا پھوڑ دو۔ عصا مار کر اسے چالو نہ کرو تاکہ فرعونی غرق ہو جائیں
 [دخان آیت ۲۴]۔ اس طرح آپ کا عصا بنی اسرائیل کیلئے مشکل کشا اور کفار کے سر
 پر قہر خدا ثابت ہوا۔ چھٹی جگہ ارشاد باری ہے۔ میدان تیبہ میں
 ساری قوم شدید پیاس میں مبتلا ہو گئی۔ پانی ملنے کا کوئی ظاہری سبب موجود نہ تھا۔
 قوم نے آپ سے پانی مانگا۔ آپ نے حکم خدا پر عصارا مار کر بارہ چٹھے جاری فرمائے۔

[سورۃ اعراف آیت ۶۰]۔

۷۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنی قمیض۔ اپنے والد بزرگوار حضرت سیدنا
 یعقوب علیہ السلام کو بھیجتے وقت فرمایا۔ میرا یہ کرتا لے جاؤ۔ اے میرے والد کے مٹھ
 پر ڈالو۔ اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی [سورۃ یوسف آیت ۹۳]۔ سچن اللہ مشکل کشائی،
 دفع مرض و بلا کی کتنی روشن دلیل ہے مگر عہدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔
 ۸۔ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشاد
 فرمایا کہ وہ مادر زاد اندھوں کو۔ اور سفید داغ والوں کو شفا دیتے ہیں۔ اور
 باذنہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ [آل عمران آیت ۴۹]۔

۹۔ ملائکہ کرام کے دیگر بیشتر تصرفات کے علاوہ۔ فرشتوں کی تدبیر
 سے دنیا کے کام پورے ہوتے ہیں۔ ہواؤں پر۔ اور لشکروں پر مکمل ہیں کہ ہوائیں

چلانا۔ شکر و شکرست دینا اُن کے متعلق ہے۔ اور باران و روئیدگی پر مقرر ہیں۔ کہ بارش برساتے ہیں۔ اور درخت اور گھاس اور کھیتی اُگاتے ہیں۔ رُوح قبض کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ [الْقُسْرَان]

۱۰: آیاتِ مبارکہ کے اس مختصر اور جامع بیان سے ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جہاں قدرت کی انتہا نہیں۔ وہاں اُس کے فضل و کرم جو دوسخا کی بھی حد نہیں۔ اللہ نے اپنے مقبول بندوں کو بڑی سے بڑی قدرتیں عطا فرمائی ہیں۔ مشکل کشائی و حاجت روائی کی قوتیں بخشی ہیں۔ اس عطائے بے بہا سے اللہ تعالیٰ کی نہ ذاتی قدرت میں کچھ فرق آیا۔ نہ اُس کے بندے اُس کے شریک ہوئے۔ کہ حقیقی مشکل کشا سے لیکر اُسی کے حکم کے مطابق۔ اُس کے نائب و خلیفہ ہونے کی حیثیت سے۔ اُس کے ہی بندوں کی مشکل کشائی فرماتے رہتے ہیں۔ ”اے باری تعالیٰ جو امر کی برطانیہ مشکل کشائی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نبی۔ ولی کی مشکل کشائی کو شرک سمجھتے ہیں۔ یا زبان سے کچھ۔ اور عمل سے اسلام کے خلاف سازشوں میں جو بے دین منافق حکام و غلام مُبتلا ہوں اُن کو ہدایت عطا فرما۔ یا آسمان سے اُن پر بجلی نازل فرما۔“ آمین۔

دماغ میں دیوبند ہے تب ہی ♦ دیوبندی کہلاتے ہیں
سیدنا سلیمان علیہ السلام کا ولی | جواب ۱۱: ملکہ سباہ بلقیس کو
دلیل نبوة درکار۔ اور شادی کے لیے حضرت

سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی ذہانت مطلوب۔ ورنہ تخت کی کہاں حاجت با کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کے دربار میں نو نو کوس دور تک سونے کی اینٹوں کا فرش تھا۔ اسی طرح جنوں پر بشری فضیلت ثابت کرنی کی غرض سے دیوبند میل۔ بہار طحیسا تبسم۔ حدنگاہ پر ایک قدم رکھنے والا حین، تخت جلد لانے پر جب

قادر نہ پایا۔ تب خود بھی نہیں۔ بلکہ اپنے امتی۔ چند گھنٹوں میں بھی نہیں۔
 بلکہ کھلی آنکھ کے سامنے۔ آصف برخیا اپنی جگہ سے بغیر جنبش کئے اور
 بغیر یہ معلوم کئے۔ سات مقفل کوٹھڑیوں سے۔ یہ کہتے ہوئے کہ پلک تھپکنے سے
 قبل۔ کہ تخت سامنے تھا۔ کھلی آنکھ تھپکی بھی نہیں، اور تخت موجود۔
 ─ سورہ نمل پارہ ۱۹ ─

جواب ۱۲: یہ تو انبیائے کرام۔ اولیائے کرام کی رُوحوں کا جسم میں مقید
 رہتے ہوئے طاقت کا عالم ہے۔ مگر جب عالم برزخ کی زندگی کی روحانی اور
 نورانی طاقت دیر انداز کہ ان حدیث کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں تو پھر بے ساختہ
 دل کہہ اُٹھتا ہے کہ ”حقیقت میں ہر ہر اعتبار سے انبیائے کرام تمام فرشتوں سے
 بھی فضیلت لئے ہوئے ہیں۔“

جواب ۱۳: معراج کی شب
 انبیائے کرام وصال کے بعد بیت المقدس میں تمام انبیائے کرام کو
 مقتدری بننے کی خواہش رف رف سے بھی پہلے لائی۔ اگر گستاخانِ رسول
 دیوبندی لفظ خواہش پر اعتراض کریں تب ان کو جواب دیں کہ اگر استقبال کیلئے
 ہی آئے تھے۔ تب بھی تو انتقال شدہ پہلے ہی آئے تھے۔

اگر گستاخانِ رسول دیوبندی وہابی۔ مودودی۔ ڈاکٹر پراسیدی۔
 کراچی کا عثمانی۔ مسعودی۔ احراری۔ خاکساری۔ غیر مقلدین و پٹری۔ سلفی۔
 داؤدی۔ نجدی۔ یہ کہیں کہ یہ طاقت تو اللہ صاحب نے دی تھی۔ تب
 اُن سے وہی سوال کیا جائے جو سوال تمام علمائے اہلسنت کرتے آئے ہیں کہ۔
 سُنّی علمائے کبار سے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم اختیارات اللہ تعالیٰ کی عطا
 عطا سے نہیں بلکہ معاذ اللہ ذاتی تھے۔ ہَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم

کو۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم و طاقت و اختیارات تو ہم اہلسنت کا ہی عقیدہ ہے۔
 تمھارے بڑے تو کتاب تقویت الایمان میں عطائی کو بھی شہرک کھ کر مر کر مٹی میں مل گئے
 جب ہم رسول اللہ حبیب اللہ ولی اللہ۔ یعنی اللہ کے رسول
 اللہ کے محبوب۔ اللہ کے دوست کہتے ہیں۔ تو اس میں اللہ تعالیٰ کی عطا ایسے ہی
 شامل ہے جیسے سو کے نوٹ میں نیا نوے روپیہ شامل ہوتے ہیں۔ یا پھول
 جڑی بوٹیوں میں خوشبو اور تاثیر پوشیدہ ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء | جواب ۱۲: اللہ تعالیٰ اس پر تاد رہے کہ مورخہ
 ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی شب پاکستان پر ہندوستان کے اچانک
 حملے کو پسپہ کرنی غرض حضور علیہ السلام۔ اور ان کے صحابہ کی گھوڑوں پر۔ روانگی
 پر روانگی کی اطلاع۔ مکے اور مدینہ کے وہابیوں ہی سے دلائے۔

مکمل اول صفحہ اخبار جنگ اور اخبار انجام ستمبر ۱۹۶۵ء □

اور اس بات پر بھی قادر ہے کہ گرفتار قیدی سکھوں سے ہی اعلان کر لئے کہ ہم
 نے جو ہتھیار ڈالے ہیں۔ وہ ہرے لباس۔ عمالہ والی فوج سے مرعوب ہو کر ڈالے
 ہیں۔ قادر مطلق کو علم تھا کہ وہابی دیوبندی۔ مودودی۔ غمقلدین۔ سعودی
 وغیرہ۔ سنیوں کی شہادت کو۔ ٹھکرا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہی
 گواہی دلا کر گستاخان رسول کا منہ بند کیا۔ آقاؤ مولیٰ اور صحابہ رسول نے
 کسی فرد واحد کی مدد نہیں کی بلکہ اجتماعی پورے ملک بلکہ تمام دنیا میں فخر سے مسلمانوں
 کا سر اٹھا کیا۔ شب خون اور چھ سو ٹینکوں کے حملے کو جس نے ناکام بنایا۔ وہابیہ
 دیوبندیہ۔ اُسی اللہ کے محبوب اعظم کو مر گئے۔ گئے۔ گئے۔ جکتے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ گستاخان رسول کو ہدایت عطا فرمائے۔ یا اہحاب فیل کی طرح کھایا ہوا
 بھس کر دے آمین۔

جواب حرکت مروی ہوا ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی، سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں لٹکے پاس تھی، انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بد وضع نے اُن کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی، لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیرو مشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا، یوں بندار کی۔ یا شیخ ابی الاحنفی! اے میرے باپ کے پیر! مجھے بچائیے۔ یہ بندہ کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی۔ لڑکی نے نجات پائی۔ وہ کھڑاؤں اُنکی اولاد میں اب تک موجود ہے۔ امام عبد اللہ باب شعرانی۔ طبقات الکبریٰ جلد نمبر صفحہ نمبر ۱۰۲۔

عقل پر پتھر جواب ۱۶: اے دہاویو! اے دیوبندیو کی تمام لولیا! اگر تمہاری عقل پر پتھر نہیں پڑے ہیں تو اور کیا ہے کہ دنیا بھر کی کوئی بے جان چیز ایسی نہیں جو بے کار ہو۔ اور اس سے مدد نہ لی جاتی ہو۔ تو پھر انبیاء و اولیاء کے خدا دافض کو تسلیم کرنا چاہئے۔ کہ جب بے جان پتھر اور لکڑی کی ضرب سے بارہ جہاں چٹے چٹے جاری فرماتے۔ بلکہ بعض پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ وہ بال صاف یعنی مونڈتے ہیں۔ بعض پتھروں کا یہ اثر ہے کہ وہ سر کہتے کرتے اور ترش بناتے ہیں۔ اور بعض پتھروں کی یہ خاصیت ہے کہ وہ لوہے کو دُور سے کھینچ لیتے ہیں۔ بعض پتھروں سے موزی جانور بھاگ جاتے ہیں۔ بعض پتھروں سے جانوروں کا زہر اتر جاتا ہے۔ بعض پتھروں کی دھڑلکن کیلئے تریاق ہیں۔ بعض پتھروں کو زہ آگ جلا سکتی ہے۔ نہ گرم کر سکتی ہے۔ اور بعض پتھروں سے آگ نکل پڑتی ہے۔ بعض پتھروں سے آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے۔ بعض پتھر آنکھوں کے امراض دُور کرتا ہے۔ اور شفا بخشتا ہے۔ بعض پتھر کھانیر کا ذائقہ درست کرتے ہیں۔ بعض پتھر جسم کو شفا بخشتے ہیں۔ بعض پتھروں کا پودر انسانی حُسن دُوبالا کرتا ہے۔ بعض پتھر بادشاہ اور ملکہ رانی کے سر پر سوار ہوتے ہیں۔

اور وہ بھی پتھر ہے۔ جس کا چومنا گناہ مٹاتا۔ اور نیکیاں بڑھاتا ہے۔
 مگر صد افسوس! وہابیوں۔ اسرائیوں۔ ندویوں۔ مودودیوں
 احراریوں۔ عثمان مسعودیوں۔ غیر مقلدین۔ اور دیوبندیوں کے نزدیک صرف
 اللہ تعالیٰ کے محبوب ہی کچھ نہیں کر سکتے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ۔ ان کی عقلوں
 پر پتھر پڑ گئے جو تقویۃ الایمان میں رکھ مارا کہ جس کا نام مُحَمَّد یا عَلی ہے اے
 کوئی اختیار نہیں۔ ان کے بڑے پادری محمد بن عبد الوہاب نجدی نے۔ کتاب
 اوضح البراہین صفحہ ۱۰ پر لکھ کر مٹی میں مل گئے کہ ”میری لالھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ
 اُس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور محمد مر گئے انھیں کوئی نفع باقی
 نہ رہا۔“ گویا ان گستاخان رسول کے نزدیک بے جان پتھر نفع بخش سکتے
 ہیں۔ بے جان لالھی نفع دے سکتے ہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے محبوب ہی جن کا
 وصال ہماری زندگی سے کروڑ درجہ بہتر ہے معاذ اللہ کچھ نہیں کر سکتے۔
 تیری اٹک تو امریکہ سے کرے استمداد۔ ♦ یا رسول اللہ سے بگڑتی ہے طبیعت تیری
 واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو بہنجیں گے
 اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

جوابِ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ
 وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ
 کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ — سورۃ صُحُحِ آیت ۲ تا ۵ —

ان آیات قرآنی میں اللہ رب العزت کا اپنے محبوب اعظم سے وعدہ ہے کہ میں
 روز بروز تمھارے درجے بلند کروں گا۔ اور ساعت بساعت تمھارے مراتب
 ترقیوں میں رہیں گے۔ اے وہابیو! اے دیوبندیو! تمام ٹولیو! تم یہ بہانہ
 بھی نہیں بنا سکتے کہ۔ انتقال کے بعد لمحہ بہ لمحہ ترقی ختم ہو گئی۔ کیونکہ تمھارے

پاس ان آیات کو منسوخ کرانے کی کوئی دلیل نہیں۔ جبکہ اکثر مفسرین نے آخرت میں ترقی پر زور دیا ہے۔ آخرت دنیا سے بہتر۔ اور بہتر تب ہی ہوگی اور درجات میں ترقی تب ہی کہلائے گی کہ آپ ﷺ کے علم و عرفان غرض کہ تمام ہی اختیارات میں لمحہ بہ لمحہ ترقی ہو۔ حاجت روائی۔ مشکل کشائی فرمانے میں ترقی ہو۔

عشاقِ مصطفیٰ | عشاقِ مصطفیٰ کا اپنا ایک طریقہ ہے کہ۔ اس مرض و بیماری پر رشک کرتے ہیں۔ اس غلامِ مصطفیٰ کی قسمت پر رشک کرتے

ہیں۔ جو اپنی تکلیف پریشانی۔ مرض و بیماری پر صبر کرتے ہوئے۔ اپنے آقا و مولیٰ تارِ عشق جوڑے رہتے ہیں۔ اور پھر آقا اپنے اس سچے عاشق کو زیارت کے ساتھ اپنے دستِ شفقت سے اس کی بیماری کو صحت سے۔ تکلیف کو راحت سے۔ حزن و ملال کو خوشی سے بدلتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ ﴿وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يٰحَبِيبَ اللّٰهِ﴾
کیا تم یہ چاہتے ہو کہ | نبی۔ ولی جس کے ساتھ۔ جو بھی مہربانی۔ یعنی مشکل کشائی کریں۔ کیا پہلے تمہارے ہر ایک فرد کا بازو یا کہنی پکڑ کر چھنجوڑیں کہ۔ دیکھو اب میں فلاں کی مشکل کشائی کرنا چاہتا ہوں۔ اور اب فلاں کی حاجت روائی کا ارادہ ہے۔ تب تم شرک شرک کا وظیفہ بند کرو گے ہا۔ اور مسلمانوں کو مشرک کہنے سے زبان روکو گے ہا۔ آقا و مولیٰ نور مجسم ﷺ کسی ایک طبقہ کے حاجت روا۔ مشکل کشا نہیں، بلکہ وہ تو تمام ہی مسلمانوں پر شفیق و مہربان ہیں۔

اے گستاخانِ رسول اپنے گستاخانہ عقائد سے تائب ہو کر مسلمان ہو جاؤ پھر دیکھنا آقا و مولیٰ نور مجسم ﷺ کو حاجت روا۔ مشکل کشا ماننے پر تم خود کو بھی علمِ یقین۔ عینِ یقین۔ حقِ یقین یاؤ گے۔ و ما توفی اللہ باللہ۔

جواب ۱۸: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ ————— [سورة توبہ آیت ۱۲۸]

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چلنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحم فرمانے والے۔ اس آیت کی روشنی میں تمام گستاخانِ رسول فرقوں سے سوال

ہے کہ۔ آقا علیہ السلام رسالت کے ساتھ قیامت تک کیلئے تشریف لائے یا صرف صحابہ تک کیلئے یا۔ اگر قیامت تک کیلئے تب عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ۔ اور۔ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ بھی قیامت تک کیلئے ہوئے۔

۲۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا [اعراف ۱۵۸]

ترجمہ: تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں!۔

۳۔ میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ [الحديث]

آخری آیت اور حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ہی مخلوق کی طرف رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ اور سورۃ توبہ کی آیت

بھی یہی اشارہ فرما رہی ہے۔ مگر ساتھ ہی عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ بھی ارشاد فرمایا۔ اور مشقت میں پڑنا گراں۔ اور

قیامت تک کے مؤمنین پر رؤف رحیم تب ہی آقا ہو سکتے ہیں کہ غلاموں کی تکلیف

رنج و غم حزن و ملال پر مطلع ہوں۔ ورنہ حَرِيصٌ ہر بھلائی کے

چاہنے والے اللہ رب العزت کیوں ارشاد فرماتا۔ کہ علم ہو گا تب ہی تو رحمت رحمت

سے تکلیف کو راحت سے بیماری کو صحت سے رنج و ملال کو خوشی سے

باز نہ تعالیٰ تبدیل فرمائیں گے۔

جواب ۱۹: اللَّهُ قَادِرٌ مُّطْلَقٌ نے اپنے محبوبِ اعظم کو۔ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ — سورۃ انبیاء آیت ۱۰۷ —

عالمین کے کسی چھوٹے سے خطہ سے بھی اگر آقا و مولیٰ بے علم ہوں۔ پھر عالمین کے لئے رحمت کہاں ہوئے ہا۔ اگر عالمین کی مخلوق کے دکھوں کا باذنہ تعالیٰ مداوانہ فرمائیں۔ تب عالمین کے لئے رحمت کہاں ہوئے ہا۔ قیامت تک کے افراد سے اگر بے خبر ہوں تو پھر رحمت اللعالمین کہاں ہوئے ہا۔

جواب ۲۰: رحمت و غضب کا مالک خود ارشاد فرما رہا ہے کہ حدیثِ قدسی ہے

اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِيْ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لی گئی۔

کس مجسم رحمت کو میری رحمت ہا۔ اپنی رحمت ارشاد فرمایا۔ ہا۔ اور رحمت۔ ا۔

سبقت کب لے گئی ہا۔ کہ جب رحمت!۔ رحمت کو دُور کرنے پر قادر ہو۔

جواب ۲۱: اُمت کے غمخوار اُس پیارے حبیب

وصال کے بعد رُوفِ رحیم علی الفضل الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيْمُ کو جب قبرِ انور میں اُٹلا ہے

بہنائے مبارک جنبش میں ہیں۔ فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

کان لگا کر سنا ہے۔ آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں۔ رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ۔

اے میرے رَبِّ! میری اُمت۔ میری اُمت۔

اے وہابیو! اے دیوبندیو! اے مودودیو! اے عباسیو! اے

غیر مقلدو! اے تھالویو! تمام گنہگار اُمت کے حق میں اپنے رَبِّ سے یہ

کون التجا فرما رہا ہے ہا۔ التجا کرنیوالا تمہارے عقیدے میں زندہ ہے ہا۔ یا

انتقال شدہ؟ جو بھی جواب دو گے یقیناً یقیناً اپنے بنائے ہوئے شرک میں

گرفتار نظر آؤ گے۔ کہ تمہارے بڑے نے تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۳ میں لکھ

مارا کہ۔ مَر کر مٹی میں مل گئے۔ (معاذ اللہ)۔ اور عقائد میں اس کا بھی باپ۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھ کر مَر کر مٹی میں مل گیا کہ۔ "میری لاٹھی محمد سلم سے بہتر ہے"

کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور محمدؐ مر گئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ — اوضح البراہین صفحہ ۱۰۱ — معاذ اللہ — اور لکھ کر مر کر مٹی میں مل گیا کہ ”جو ان سے کوئی امید رکھے وہ شرمک میں گرفتار ہے“ — اس کا قتل — اور مال لوٹنا حلال ہے — — شہاب الثاقب —

مذاق گویا نجد کے مذاقوں نے آئین دستور بھی اپنے پیر و کار وہابیوں کو جو دیا وہ بھی مذاقی کا ہی دیا۔ اسی وجہ سے روضۃ النور کے میرے جواہرات، سونا فانوس لوٹ کر نجد لے گئے۔ دوسرے مشہد مقدس حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے مزارات کے سونے جواہرات حتیٰ کہ کلس پر جو سونے کی چادر چڑھی تھی لوٹ کر لے گئے۔ خلیج میں عراق امریکہ جنگ کا سبب بھی بڑے بڑے ہیوی بمپوں سے عراق کے کنوؤں کا اربوڈ الرکاتیل چوری کرنا بنا۔ کہ نجدیوں نے فیصلہ کے وقت طے یہ کیا کہ وہ قیمت کویت لے جو نرخ چوری کے وقت تیل کا تھا۔ مگر جب رقم دینے کی تاریخ آتی تو وہابی کویت کہتا کہ میں نے امریکہ کو چوری کا تیل بہت کم نرخ پر دیا ہے۔ میں وہی قیمت ادا کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح تین سالہ کویت کے ڈھل کی رقم دینے میں عراق کو تڑیاں دی گئیں۔ جس پر عراق نے اپنے علاقے کویت پر چند گھنٹہ میں بغیر خون خرابے کے قبضہ کیا۔ جس پر نجدی چوروں کی حوصلہ افزائی امریکی نواز وہابیوں نے جس طرح کی دنیا کو معلوم ہے۔ وہابی گنجہ گرپ نے کچھ زیادہ ہی امریکہ نواز ہو کر ثابت دیا۔ اور دے رہا ہے۔

ڈاکٹر اقبال توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے آساں نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا — کہنے والے —

ڈاکٹر علامہ اقبال — توحید کی امانت و عقیدہ توحید — کے تحت حضرت علی المرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ وجہ کو مشکل کشا ہو کر کس طرح اعلان فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو

بانوئے آل تاجدارِ کل اُتی ♦ مرتضیٰ مشکل کُشا شیرِ خدا
یعنی حضرت فاطمہ الزہراؑ حضرت علی المرتضیٰ مشکل کُشا کی زوجہ محترمہ میں۔
علمائے نجد و دیوبند! بتائیں کہ آپ کے نزدیک ڈاکٹر علامہ اقبالؒ حضرت علی المرتضیٰ
کو مشکل کُشا مان کر مُشرک ہوئے یا نہیں؟

حاجی امداد اللہ | کتاب کلیات امداد صفحہ ۲۲ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
ہاجرِ مکی نے کس طرح فریاد کی ہے اور کس طرح محبوبِ خدا کو
مشکل کُشا فرمایا۔ کیا تمھارے نزدیک حاجی صاحب مُشرک ہو گئے؟

اے رسولِ کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰؐ فریاد ہے
نختِ مشکل میں پھنسا ہوں آج کل اے میرے مشکل کُشا فریاد ہے
علمائے دیوبند کے شجرہ میں متفقہ طور پر حضرت علی المرتضیٰ کو
مشکل کُشا مان کر ان کا وسیلہ پیش کیا ہے

کھول دے مجھ پر درِ علم حقیقت میرے رب ♦ ہادی عالم علی مشکل کُشا کے واسطے
دکلیات امدادیہ ۱۳، سلاسل طیبہ حسین احمد مدنی پوری ۱۲، تعلیم الدین تھانوی ص ۱۷۱، شجرہ چشتیہ صابریہ امدادیہ ۶
امداد سلوک رشید گنگوہی ص ۱۶۵، تذکرہ حسن مولوی وکیل احمد دیوبندی ص ۲۳۵

وہابیت کے چچا دیوبندیت کے دادا کا قول | اسمعیل ہلوی نے اپنے رسالے
منصبِ امامت میں لکھا ہے کہ
”اِنَّ رِجَالَ الْغَيْبِ كَالْاَيْدِیِّ فَرْدٍ هَزَارُوْنَ اِنْسَانُوْنَ كِی دادرسی کرتا ہے۔ اور ہزار ہا
مقامات پر تصرف فرماتے ہیں“

وہابیت کی تمام ٹولیوں سے سوال ہے کہ ”رجال“ اللہ کو کہتے ہیں یا
یا فرشتے کو یا یا البشیر کو یا دادرسی حاجبِ روائی مشکل کُشا کی

فصل سے یہ سوال بھی ہو جائے تو مناسب ہے کہ دُور سے سُنا۔ دادرسی حاجت دوائی
 مشکل کشائی تو تھارے اور تھارے باپ محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک شرک تھی۔
 یہ کس وجہ سے جائز ہو گئی؟ کیا اس وجہ سے کہ وہابیت کے چچا اسماعیل دہلوی کے بے
 پیر مرشد کی شان بیان کرنی تھی؟ ورنہ یہ سب کچھ امام الانبیاء کیلئے شرک اکبر ہے۔
جواب ۲۲: زید بن یحییٰ نے عتبہ بن غزوہ ان سے اُس نے نبی مکرم صلی اللہ
 حدیث مبارکہ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا ”جب تم میں سے
 کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے۔ اور تمہیں کسی امداد کی ضرورت ہو۔ اور تم کسی ایسی جگہ
 ہو جہاں تھارا کوئی یار و مددگار نہ ہو تو تم پکارا کرو! یا عباد اللہ اَعِیْثُوْنِیْ
 یا عباد اللہ اَعِیْثُوْنِیْ یا عباد اللہ اَعِیْثُوْنِیْ ترجمہ: اے اللہ کے
 بندو! میری مدد کو پہنچو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کو پہنچو۔ اے اللہ کے
 بندو! میری مدد کو پہنچو۔ یاد رکھو! اللہ کے ایسے افراد موجود ہوتے ہیں جنہیں عام
 نظریں نہیں دیکھ سکتیں۔ اور وہ امداد کو پہنچتے ہیں۔ حسن حصین، شفا القلوب ۲۔
ارشادات مجدد یوں تو وہابیہ دلوں بندہ کی عیاریوں۔ مکاریوں کے جواب پر
 امام اہلسنت مولانا الشاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں صاحب
 فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سینکڑوں کتب تحریر فرمائیں۔ یہاں پر
 برکات الامداد اور ملفوظ وصایا سے چند سطر حاضر کی جاتی ہیں۔
 ”جو کچھ غصہ ہے وہ حضرات محبوبانِ خدا کے بارے میں ہے۔ جو رویلے
 مدرگار نو محرکار گزار۔ مگر انبیاء و اولیاء کا نام آیا۔ اور سر پر شرک کا بھوت سوار۔
 یہ کیا دین ہے؟ کیسا ایمان ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
 معلمین اس سیکھتے کو خوب محفوظ و ملحوظ رکھیں۔ جہاں ان چالاکوں عیاروں
 فرق کرتے دیکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کیساتھ شرک ہے۔

فلاں سے نہیں۔ یقین جان لیجئے نرے جھوٹے ہیں۔ جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا۔ واللہ الہادی الی طریق سوی۔ بعضے کچے وہابی پتے ہوشیار۔ جب سب طرح عاجز آتے ہیں۔ اور کسی طرف راہ مفر نہیں پاتے۔ تو ایک نیا شگوفہ تراشتے ہیں۔ کہ صاحبو تم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطائے الہی جان کر کھینچائے۔ اولاً صریح جھوٹے ہیں کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں۔ ان کا امام نافرجام اپنی تقویت الایمان میں صاف کھ گیا۔

”کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔“ □ تقویت الایمان □

کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعویٰ کے؟ (برکات الامداد لاہل الاستمداد ۳۲ تا ۳۴)

دلغ میں دلچ بند ہے تب ہی ◆ دلچندی کہلاتے یہ ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور میں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے ان سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے اللہ رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اُس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رستا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظّم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے لے دو دھسے کھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ □ ماخوذ از ملفوظہ صایا شریف □

الحاصل

الحاصل یہ کہ جو فعل شرک ہے۔ یعنی غیر اللہ کو خدا سمجھنا۔ خدا زندہ کو سمجھا جائے۔ یا مردہ کو۔ خدا قریب والے کو سمجھا جائے۔ یا دور والے کو۔ خدا فرشتے کو سمجھا جائے۔ یا انسان کو۔ غرض کہ غیر خدا کو خدا سمجھنے والا مشرک ہو جائیگا۔ اس کے برعکس جب کسی غیر خدا سے اولاد یعنی چھوٹی بچی یا بچہ مانگنا۔ یا جوان لڑکا یا لڑکی مانگنا شرک نہیں۔ تو پھر اللہ کے نبی۔ یا اللہ کے ولی سے بھی مانگنا شرک نہیں۔ قریب والے سے مدد مانگنا شرک نہیں۔ تو پھر دور والے سے بھی مدد مانگنا شرک نہیں۔ جب امریکہ سے مدد مانگنا شرک نہیں۔ تو پھر اللہ کے نبی۔ اللہ کے ولی سے بھی مدد مانگنا شرک نہیں۔ زندہ کو پکارنا شرک نہیں۔ تو پھر مردہ کو بھی پکارنا شرک نہیں۔ جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سورۃ بقرہ آیت ۲۶۰ میں مردہ پرندوں کو پکارنا شرک نہیں۔ اور یوں بھی کہ مردہ صفت اللہ کی نہیں۔ جو دیوبندی مردہ سے مانگنے کو شرک کہتے ہیں۔ مردہ کو پکارنے پر شرک کہتے ہیں۔ اور دلیل دل سے گھڑ کر۔ یہ دیتے ہیں کہ۔ مردہ سے مانگنا اس کو خدا سمجھنا ہے۔ مردہ کو پکارنا اس کو خدا سمجھنا ہے۔ گویا کہ دلیل سے مردہ صفت مخصوص اللہ ہی کی بتاتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ □ التحول وقوة الابدان العلی العظیم □

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل

یا رسول اللہ کی کشت کیجئے

بھڑک اٹھے نہ جب تک آگ سینے میں منافق کے

کہے جاہنے والے تو برابر یا رسول اللہ

دھواں ہے۔ اور نہ شعلہ۔ منافق پھر بھی جل اٹھا

نہ جانے کہمہدیا کس نے مکرر یا رسول اللہ

بہارِ نبوی

بہارِ نبوی